بفیض روحانی: شہزادہء اعلیٰ حضرت تاجدار اہلسنت سرکار حضور مفتی اعظم قدس سرہ العزیز
پیشوایانِ دین کی زبان اور قلم سے نکلے ہوئے انمول اور گراں قدر پند و نصائح کا مجموعہ
بزرگوں کے
فرمودات و نگارشات
مؤلف
خلیفہ حضور بدر ملت، تاج الشریعہ و علامہ میلسی صاحب قبلہ
حضرت مولانا صوفی عبد الصمد صاحب قادری رضوی نوری
قادری منزل، رضوی گلی محلہ بابو گنج، رفیع گنج ضلع اورنگ آباد، (بہار) موبائل: 9764135477
شائع کردہ
کل ہند جماعتِ رضائے مصطفیٰ
131/5 وجے نگر، کانپور (یوپی)
Mob:9936478680, 97932887

تعظیم نبی جان ایمان ہے

مسلمان کی سب سے قیمتی دولت ایمان واسلام ہے، جان قربان کرکے اس کی حفاظت کی جاتی ہے۔ جنت میں داخلے کی شرط ایمان ہے۔ عمل سے جنت میں درجات بلند ہوتے ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی صبح کرے گا اس حال میں کہ مؤمن ہوگا اور شام تک کافر ہوجائے گا، اور شام کرے گا اس حال میں کہ مؤمن ہوگا اور صبح تک کافر ہوجائے گا۔ ماں، بہنوں کو بھی چاہیے کہ اپنے گھروں میں دینی محفل کے نام پر جمع ہوں اور عقائد اہلِ سنت بیان کریں اور بدعقیدگی سے بچنے کی تلقین کریں۔ دنیا میں ہمارا مرکز مدینہ منورہ ہے اور بھارت میں بریلی شریف۔ نجات پانے والی جماعت صرف جماعت اہلِ سنت ہے جسے "مسلک اعلیٰ حضرت" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ قبر میں ایمان کا امتحان لیا جائے گا اور حشر میں سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا۔ جو چیز سب سے پہلے والی منزل میں پوچھی جائے گی جس پر سارے اعمالِ صالحہ کی قبولیت کا دارومدار ہے اُس کی کوئی فکر نہیں اور جو بعد میں دریافت کی جانے والی ہے تبلیغی وہابی پارٹی اس کا خوب پرچار کر رہی ہے۔ اب بتائیے وہ دل کے اندھے ہیں یا نہیں؟ شیطان بہت بڑا نمازی تھا۔ وہ خداوند قدوس کے سجدے کا منکر نہ تھا۔ تعظیم نبی کا انکار کیا تو جنت سے نکال دیا گیا، لعنت کا طوق اس کی نمایاں نشانی ہے۔ جس بنیاد پر شیطان جنت سے نکال دیا گیا وہ ہے "انکارِ تعظیم نبی" جب انکار کرنے پر فرشتوں کا اُستاذ اندر سے باہر کردیا گیا تو گستاخِ نبی باہر سے کیسے اندر جائیں گے؟ شیطان اس راز سے بخوبی واقف ہے کہ عقیدہ خراب کروادو اور عمل خوب کراؤ، کچھ بھی کام آنے والا نہیں ہے۔

پیش کردہ

فقیر قادری عفی عنہ

۲۶/ذی الحجہ ۱۴۴۱ھ

9764135477

بفیض روحانی:

تاجدارِ اہلِ سنت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت سرکار حضور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان

کر جوانی میں عبادت کاہلی اچھی نہیں
جب بڑھاپا آگیا کچھ بات بن پڑتی نہیں

ہاتھ میں پھر پاؤں میں یہ زور، یہ قوت کہاں
نطق میں یہ بات، بینائی میں یہ طاقت کہاں

ہے بڑھاپا بھی غنیمت گر جوانی ہوچکی
یہ بڑھاپا بھی نہ ہوگا موت جس دم آگئی

جائے عبرت ہے یہ دنیا کچھ نہیں زیبا غرور
ہے یہ نادانی کہ ایسی زیست پر اتنا غرور

(حضرت علی علیہ الرحمۃ والرضوان)

مؤلفہ:

خلیفۂ حضور بدر ملت و حضور تاج الشریعہ وعلامہ میلسی صاحب قبلہ
حضرت مولانا عبد الصمد صاحب قادری رضوی نوری
قادری منزل، رضوی گلی، رفیع گنج، ضلع اورنگ آباد (بہار)

شائع کردہ:
کل ہند جماعت رضائے مصطفیٰ
131/5 وجے نگر، کانپور (یوپی)
Mob:9936478680, 9793288786

نام کتاب:۔ **بزرگوں کے فرمودات ونگارشات**

مؤلفہ:۔ خلیفۂ حضور بدر ملّت حضرت مولانا عبدالصمد قادری رضوی، اورنگ آبادی

اثر گرامی:۔ فاضل بغداد حضرت علامہ انیس عالم صاحب قبلہ قادری رضوی سیوانی مدظلہ العالی لکھنؤ (یوپی)

سن اشاعت:۔ ربیع الغوث ۱۴۴۴ھ بمطابق نومبر ۲۰۲۲ء

تعداد:۔ ۲۱۰۰ (اکیس سو عدد)

سیٹنگ:۔ محب قلبی مولانا محمد نسیم صاحب قادری

استاذ مدرسہ شیخ العالم صابریہ چشتیہ لکھنؤ (یوپی) 9794078320

مندرجہ ذیل حضرات سے کتاب حاصل کریں۔

(۱) مفتی ابوالحسن صاحب قبلہ گھوسی 7905845029

(۲) مولانا حامد رضا صاحب قادری بہرائچ شریف 7800635047

(۳) مولانا احسان الحق صاحب قبلہ ممبئی 8655717860

(۴) مولانا محمد عاقل صاحب قادری رضوی کانپور 9793288786

(۵) مولانا عبید الرضا صاحب نوری ہشام پور ضلع بلرامپور، یوپی 9198139649

(۶) مولانا اسرار رضا صاحب رضوی بلرامپور، یوپی 6394247227

(۷) فیضی بکڈپو بڑھئی پوروا بازار، بلرامپور، یوپی 7310139649

(۸) غلام حسن بھائی قادری بکارو 9031914037

(۹) حضرت مولانا دلشاد صاحب رضوی امام وخطیب جامع مسجد پوکھرایاں 6390515283

شرفِ انتساب

وارثِ علوم اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلِ سنت، آفتابِ رشد و ہدایت، واقفِ اسرارِ شریعت و طریقت امام المشائخ والفقہاء، مخدوم الاکابر والعلماء سیدی مرشدی آقائے نعمت حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ ابوالبرکات آلِ رحمٰن محمد مصطفیٰ رضا خاں قادری برکاتی نوری بریلوی قدس سرہٗ العزیز کے نام، جنہوں نے ۱۴؍رجب المرجب ۱۳۹۷ھ کو بعد نماز ظہر رضا مسجد بریلی شریف میں شرف بیعت عطا فرما کر مجھ ناچیز کو شہنشاہ بغداد حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلاموں میں جگہ مرحمت فرمائی اور گاہ بگاہ کچھ خدمت میں رہنے کا موقع بھی مرحمت فرمایا۔ جن کی شان کرامت یہ ہے۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

اور استاذی الکریم یادگار سلف حضرت علامہ الشاہ مفتی بدرالدین احمد صاحب صدیقی رضوی نوری نور اللہ مرقدہٗ کے نام جن کی درسگاہ فیض و تربیت سے مجدد اعظم امام اہلسنت اعلیحضرت امام احمد رضا خاں قادری برکاتی علیہ الرحمۃ والرضوان سے اور ان کے خانوادے سے سچی عقیدت و محبت اور خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں وہابیوں، دیوبندیوں، رافضیوں، صلح کلیوں اور دیگر فرقہائے باطلہ کے لوگوں سے سچی نفرت و بیزاری پیدا ہوئی۔ اور امام اہلسنت، حضور حجۃ الاسلام اور حضور مفتی اعظم قدس سرھم العزیز کی مقدس بارگاہوں میں مسلسل حاضری کی برکتوں کے صلے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے بھی لکھنے پڑھنے اور دین حق یعنی مسلک رضویت کی ترویج و اشاعت میں کچھ حصہ لینے کا حوصلہ و جذبہ عطا فرمایا:

گدائے کوئے رضوی
فقیر عبدالصمد قادری رضوی، اورنگ آبادی

Scanned with CamScanner

فہرست مضامین

فہرست مضامین

فہرست مضامین

Scanned with CamScanner

فہرست مضامین

Scanned with CamScanner

نعت شریف

از: سیدنا شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

زبان تا بود در دہاں جائے گیر ثنائے محمد بود دلپذیر ﷺ
حبیب خدا اشرف انبیاء کہ عرش مجید ش بود متّکا
سوار جہاں گیر یکراں براق کہ بگذشت از قصر نیلی رواق

مذکورہ بالا نعت پاک کا اردو ترجمہ (کریمہ صفحہ ۲)

(۱) زبان جب تک منہ میں برقرار رہے گی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دل بھاتی تعریف کرتی رہے گی۔

(۲) اللہ کے پیارے انبیائے کرام میں سب سے اشرف واعلیٰ کہ عرش اعظم ان کا مسند ہے۔

(۳) عمدہ نسل کے بجلی کی چمک کی طرح تیز رفتار گھوڑے کے سوار عالم کے فاتح جو نیلے آسمان کے محل سے گذر گئے۔

Scanned with CamScanner

دیو کے بندوں سے ہم کو کیا غرض؟

از: سیدی سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سر سوئے روضہ جھکا، پھر تجھ کو کیا — دل تھا ساجد نجدیا! پھر تجھ کو کیا
بیٹھتے اٹھتے مدد کے واسطے — یارسول اللہ کہا، پھر تجھ کو کیا
یا غرض سے چھٹ کے محض ذکر کو — نامِ پاک ان کا جپا، پھر تجھ کو کیا
بے خودی میں سجدۂ در یا طواف — جو کیا اچھا کیا پھر تجھ کو کیا
ان کو تملیکِ ملیکُ المُلک سے — مالکِ عالم کہا پھر تجھ کو کیا
ان کے نامِ پاک پر دل، جان و مال — نجدیا! سب تج دیا پھر تجھ کو کیا
یُعبادِی کہہ کے ہم کو شاہ نے — اپنا بندہ کرلیا پھر تجھ کو کیا
دیو کے بندوں سے کب ہے یہ خطاب؟ — تو نہ ان کا ہے نہ تھا پھر تجھ کو کیا
لَا یَعُوْدُوْنَ آگے ہوگا بھی نہیں — تو الگ ہے دائما پھر تجھ کو کیا
دشتِ گرد و پیشِ طیبہ کا ادب — مکہ سا تھا یا سوا پھر تجھ کو کیا
نجدی مرتا ہے کہ کیوں تعظیم کی — یہ ہمارا دین تھا پھر تجھ کو کیا
دیو تجھ سے خوش ہے، پھر ہم کیا کریں — ہم سے راضی ہے خدا، پھر تجھ کو کیا
دیو کے بندوں سے ہم کو کیا غرض؟ — ہم ہیں عبدِ مصطفٰے، پھر تجھ کو کیا

تیری دوزخ سے تو کچھ چھینا نہیں
خلد میں پہنچا رضاؔ، پھر تجھ کو کیا

Scanned with CamScanner

ہم گدائے اولیا، پھر تجھ کو کیا

از: الحاج محمد عرفان رضا قادری رضوی
مقام و پوسٹ نوادہ، مشرکھ، ضلع چھپرہ (بہار)

سوئے طیبہ سر جھکا پھر تجھ کو کیا ۔۔۔ دل ہوا در پر فدا پھر تجھ کو کیا

منھ اپنا باادب، نجدی خبیث! ۔۔۔ جانبِ روضہ کیا پھر تجھ کو کیا

تُو غلامِ ابلیس و دیوِ لعیں ۔۔۔ ہم گدائے اولیا، پھر تجھ کو کیا

بزمِ پاکِ مصطفٰی میں باوضو ۔۔۔ نجدیوں کا رد کیا پھر تجھ کو کیا

چلتے پھرتے ہر گھڑی، ہر حال میں ۔۔۔ المدد ہم نے کہا، پھر تجھ کو کیا

مسلکِ احمد رضا کا چار سُو ۔۔۔ دہر میں چرچا ہوا پھر تجھ کو کیا

مسلکِ احمد رضا کا ہر گھڑی ۔۔۔ دل مِرا شیدا ہوا پھر تجھ کو کیا

مل گیا فضلِ شہِ کونین سے ۔۔۔ دامنِ احمد رضا، پھر تجھ کو کیا

دل، جگر میں بس چکا ہے باخدا ۔۔۔ مسلکِ احمد رضا، پھر تجھ کو کیا

شاد ہے ابلیس تجھ سے شاد ہے ۔۔۔ ہم سے راضی رب ہوا، پھر تجھ کو کیا

جس نے ٹی وی کو لگایا پیار سے ۔۔۔ ہم نے شیطاں کہہ دیا پھر تجھ کو کیا

اہلِ باطل کو یہاں عرفانؔ نے ۔۔۔ آئینہ دکھلا دیا پھر تجھ کو کیا

بن گیا عرفانِؔ احقر بن گیا ۔۔۔ ان کے در کا اِک گدا پھر تجھ کو کیا

رحمتِ سرکارِ اعظم کے طفیل
خلد میں عرفاںؔ گیا، پھر تجھ کو کیا

Scanned with CamScanner

تقریظ جمیل

تلمیذ رشید حضور بدر ملت، حضرت علامہ مفتی محمد ابوالحسن صاحب قادری رضوی مدظلہ العالی
صدر شعبہ افتاء دارالعلوم امجدیہ رضویہ، گھوسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

گرامی مرتبت، عالم جلیل، فاضل عظیم، حضرت مولانا صوفی عبد الصمد صاحب قبلہ دام ظلہ العالی اہلسنت و جماعت کے ایک نہایت متدین حساس قلم کار، تقوی وتصوف کے حامل، اسلاف واکابر کے سچے پیروکار طریقت وشریعت کے جامع و پیکر ہیں۔

موصوف مفتی اعظم عالم شہزادۂ اعلیٰ حضرت ہم شبیہ غوث اعظم علامہ مفتی الشاہ الحاج محمد مصطفی رضا خان نوری علیہ الرحمۃ والرضوان کے مرید مخلص ہیں اور خلیفہ سرکار مفتی اعظم استاذی و سندی بدر العلماء حضرت علامہ مفتی بدرالدین احمد قادری رضوی نوری گورکھپوری علیہ الرحمۃ والرضوان کے متلمذ وخلیفہ ہیں اور وارث علوم اعلیٰ حضرت نائب مفتی اعظم حضرت علامہ الحاج مفتی محمد اختر رضا خان ازہری بریلوی علیہ الرحمہ وضیغم اہل سنت مجاہد دوراں حضرت علامہ حسن علی قادری رضوی مصنف محاسبہ دیوبندیت (دام ظلہ) سے بھی خلافت واجازت یافتہ ہیں۔

آپ مذہب حنفی ومسلک اعلی حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بے باک ترجمان ونقیب احیاء سنت وشریعت واعلائے حق وہدایت کے جذبات سے سرشار ہیں اسی لئے آپ بڑے حساس اور ضروری مسائل خصوصا معمولات وعقائد اہل سنت کی نشر واشاعت ترتیب وتالیف میں ہمہ دم مصروف نظر آتے ہیں اس کے لیے وعظ وخطاب کرتے ہیں اور تحریر وقلم کو بھی اپنا محور بناتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

جس موضوع پر خامہ فرسائی کرتے ہیں اسے پورے طور پر واضح اور اجاگر کر دیتے ہیں
اب تک آپ کے متعدد مضامین اور رسائل وکتب طبع ہو کر منصہ شہود پر آچکے ہیں
جو اکابر واصاغر، علما وعوام سب کے یہاں مقبول و پسند خاطر ہوئے۔
زیر نظر کتاب ''بزرگوں کی نگارشات اور ان کے اقوال وملفوظات'' ایک گراں قدر علمی وقلمی
افادہ ہے۔
جس کو ممدوح موصوف نے بڑی عرق ریزی وجاں سوزی اور جگر کاوی سے ترتیب دیا ہے۔
اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس کے چند مذکورہ ذیل مشمولات سے لگایا جاسکتا ہے۔
ملاحظہ ہوں:

۱) کھانے پینے کے اسلامی آداب۔
۲) دینی مدارس کا الحاق۔
۳) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے مسلک سے انحراف۔
۴) کسی عالم ربانی کی توہین وتحقیر کا حکم۔
۵) دیوبندی مفتی کا یزیدی فتویٰ۔
۶) سنّی مفتی کا حسینی فتویٰ۔
۷) اہل بیت کے نام پر رافضیت کا فروغ۔
۸) عبید اللہ خان اعظمی کا جماعت اہلِ سنت سے انحراف

ان کے علاوہ بھی بہت سے اہم موضوع ہیں۔ جو یقیناً قابل مطالعہ ہیں۔
دعا ہے کہ اللہ رب العزت اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے کتاب ہذا کو
قبول فرمائے آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

محمد ابوالحسن قادری رضوی غفرلہ
خادم الافتاء جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی، مئو، یوپی
۲ ربیع الاول شریف ۱۴۴۴ھ مطابق ۲۹/ستمبر ۲۰۲۲ء بروز پنجشنبہ

Scanned with CamScanner

تأثر گرامی

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

از: مولانا انیس عالم سیوانی صاحب

صوفیٔ باصفا، پیر طریقت، خلیفۂ حضور بدر ملت حضرت مولانا صوفی شاہ عبد الصمد صاحب قبلہ قادری، اورنگ آبادی، اہل سنت و جماعت کے ان چنندہ حضرات میں شامل ہیں جنہیں اپنی حیات مستعار کو کارآمد اور دین وسنیت کی تبلیغ واشاعت میں صرف کرنے کا شوق اور ولولہ ہے۔

آدمی اور جانور دونوں زندہ ہیں، دونوں کھاتے پیتے ہیں مگر انسان اور جانور میں فرق یہ ہے کہ انسان کی زندگی کا مقصد اور ثمرہ اسے موت کے بعد ملے گا، یہی وجہ ہے کہ کامیاب آدمی کی زندگی عام لوگوں کی زندگی سے الگ اور نمایاں ہوتی ہے۔ اچھا کھانا، اچھا پہننا کچھ لوگوں کے نزدیک کامیابی کی دلیل بن سکتا ہے مگر کامیاب زندگی وہ ہے کہ مرنے کے بعد جسے اللہ تعالیٰ بہتر صلہ عطا فرمائے۔

میرے پیش نظر حضرت موصوف صوفی صاحب قبلہ دام ظلہ کی تازہ ترین کاوش بنام ”بزرگوں کی نگارشات اور اقوال وملفوظات“ ہے۔

صوفی صاحب کی خواہش اور فرمائش پر عدیم الفرصتی اور علالت طبع کے باوجود چند سطور تحریر کرنے کی کوشش کر رہا ہوں، حقیر نے بعض مقامات سے کتاب کی ورق گردانی کی ہے۔ بالاستیعاب پڑھنے کا موقع نہیں ملا، بہر حال جہاں جہاں نظر پڑی کتاب کارآمد اور دینی بھائیوں، بہنوں کے حق میں مفید نظر آئی۔

صوفی صاحب مدظلہ العالی کی زندگی کا واحد مقصد سنی مسلمانوں کے دین وایمان کا تحفظ، عقائد میں پختگی اور تمام بدمذہب گروہوں سے دوری، اس مقصد کے حصول کے

Scanned with CamScanner

لیے آپ ہمہ دم تازہ دم اور پُر جوش نظر آتے ہیں۔ ہمیشہ پڑھنے، کچھ مفید باتیں تلاش کرنے اور جمع کرنے کا جذبہ صادق جب پروان چڑھتا ہے تو اس طرح کی باتیں نوک قلم سے صفحۂ قرطاس پر موتی بن کر بکھرتی ہیں۔ زیر نظر کتاب بھی صوفی صاحب کے انہیں جذبات واحساسات کے محور پر گردش کرتی نظر آتی ہے کہ ہمارے بزرگوں کے عقائد کیا تھے۔ ان کے اقوال وافعال میں مسلمانوں کے لیے کیا پند ونصائح ہیں۔

صوفی صاحب مختلف مضامین اور کتابوں کو پڑھ کر بزرگوں اور معتمد اسلاف کرام کی تصنیفات سے اخذ کر کے عوامی انداز اور معیار پر مذہبی دینی لٹریچر آگے بڑھانے کا کام کرتے ہیں تا کہ اس سے ہمارے سنی بھائی فائدہ اٹھاسکیں۔

اب تک کم وبیش کئی درجن کتابیں جس میں بعض ان کی ترتیب شدہ اور بعض بزرگوں کی لکھی ہوئی کتابیں منظر عام پر لا چکے ہیں۔

میری دعا ہے کہ رب تعالیٰ ان کی دیگر پیش کش کی طرح اس تازہ پیش کش کو بھی شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

آپ کی تحریروں کا خاص مقصد ومحور مسلک اعلیٰ حضرت کا تحفظ اور دیابنہ، وہابیہ، روافض، قادیانیہ اور بالخصوص صلح کلیہ کے فتنوں سے اپنی عوام کو آگاہ کرنا، اور مسلمانوں کے دین وایمان پر ہونے والے حملوں سے باخبر اور ہوشیار کرنا ہے۔

اللہ عزوجل صوفی صاحب کی عمر میں برکت دے، صحت وعافیت مع ایمان وعقیدۂ صحیحہ کے سلامتی عطا کرے۔ آمین۔ بجاہ حبیبہ الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

انیس عالم سیوانی لکھنؤ

۲ رصفر المظفر ۱۴۴۴ھ مطابق ۳۱/اگست ۲۰۲۲ء

عرض حال

لَكَ الْحَمْدُ يَا اللهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله

برادران اسلام! اس مادی ترقی کے چکا چوند نے قدیم دینی خیالات اور اخلاقی کردار کے چراغ کو مدھم کردیا ہے۔ مغربی طرز زندگی کا قالب اتنا مضبوط ہوگیا ہے کہ مشرقی حسن اخلاق اور رواداری داستان پارینہ بن کر رہ گئی ہے۔ عدیم الفرصتی۔۔۔۔۔کے علاوہ معاشی واقتصادی کشاکش نے بزم شب تارکی داستانوں کا خاتمہ کردیا ہے۔ موبائل، کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی ایسی ہماہمی کے دور میں جہاں دین وایمان یعنی عقائد اہلسنّت وجماعت سمجھنے اور انھیں اپنے دلوں میں راسخ طور پر بٹھانے اور اس پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہنے کے لئے علوم دینیہ ضروریہ نیز سنجیدہ مکارم اخلاق کے لئے مذہبی کتابوں کا عمیق مطالعہ تو در کناران کی ورق گردانی بھی تضیع اوقات سمجھی جانے لگی ہے، الا ماشاء اللہ

ایسے ناگزیر حالات میں راقم نے اس امر کو محسوس کیا کہ اس سائنسی ترقی کی راہ پر سرپٹ دوڑنے والوں کے لئے پیشوایانِ دین کے فرامین اور اقوال زریں و نگارشات اختصار کے ساتھ پیش کردیئے جائیں، تاکہ کم وقت اور کم قیمت میں ضروری دینی معلومات، اخلاق وآداب کے ایسے گوہر نایاب قوم مسلم کو حاصل ہو سکیں جو ان کی دنیوی اور اُخروی زندگی کے لئے کارآمد ثابت ہوں۔

یہ بات بھی تسلیم شدہ ہے کہ علمائے ربانین اور بزرگانِ دین سے عالم اسلام اور دنیائے سنیت میں بہار ہے۔ اولیائے کاملین اور نائبین رسول کے اقوال و

Scanned with CamScanner

فرامین اور ارشادات ونگارشات سے نہ جانے کتنے یہود ونصاریٰ اور کفار ومشرکین وغیرہم اپنے مذاہب باطلہ سے توبہ کرتے ہوئے ان سے بیزاری کا اعلان کرتے ہوئے دامن اسلام میں داخل ہوگئے اور بہت سارے فساق وفجار توبۃ النصوح کر کے نیکوکار اور پرہیزگار بن گئے اور ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا ہوگیا۔ اہل اللہ کی انہیں صفات کو بیان کرتے ہوئے حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ الرضوان یوں گویا ہیں۔

گفتۂ اُو گفتۂ اللہ بود　　　گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

یعنی اس کا فرمان، فرمانِ خدا ہوتا ہے۔ اگرچہ اللہ کے بندے کے منہ سے نکلتا ہے۔

مسلمانو! یقیناً بزرگوں کے احوال اور واقعات اور ان کے فرامین واقوال ہمارے لئے دارین میں کامیابی وکامرانی کا ذریعہ اور زینہ ہیں۔ ہمارے حنفی مسلک کے عظیم پیشوا سیدنا امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی مقام پر ارشاد فرمایا ہے کہ ''جب لوگ عام طریقے سے بدعقیدگی، بدعملی اور گناہوں میں مبتلاء ہو جائیں تو ان کے سامنے اللہ والوں کی سیرت اور ان کے فرامین بیان کئے جائیں تاکہ ان کے دلوں میں نرمی پیدا ہو اور اپنے گناہوں سے تائب ہو کر دین و ایمان ٹھوس کرنے اور عمل صالح کی جانب راغب ہونے کی توفیق مرحمت ہو۔ اہل نظر پر یہ بات مخفی نہیں ہے کہ دور حاضر میں اہل اسلام دینی تعلیم، مذہبی درسگاہوں اور علمائے حق سے کس قدر دور ہوتے چلے جارہے ہیں جس کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ ایسے مخمصہ کے عالم میں بزرگوں کے تابندہ نقوش پیش کئے جارہے ہیں

Scanned with CamScanner

جنہیں بغور پڑھیں اور عملی جامہ پہنا کر اپنے حالات میں تبدیلی لانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اور ڈاکٹر اقبال صاحب کے اس شعر کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنا محاسبہ کریں۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت بدلنے کا

دین حق یعنی مذہب اسلام کے ماننے والو! آپ اس بات کو ضرور یاد رکھیں کہ آدمی کی زندگی دو طرح کی ہیں: ایک تو دنیوی زندگی جو چند روزہ اور فانی ہے اور دوسری اُخروی زندگی جو ہمیشہ باقی رہنے والی اور پائیدار زندگی ہے۔ بندے کا اس دار فانی میں آنے کا اصل مقصد یہی ہے کہ اللہ ورسول پر ایمان لا کر ان کی رضا اور خوشنودی والے کاموں میں منہمک ومشغول رہ کر اعمال صالحہ کا زیادہ سے زیادہ توشہ جمع کر کے باایمان یہاں سے چلا جائے۔ دین وایمان سے برگشتہ ہو کر صرف مال وزر، زمین وجائداد، مکان ودکان، کھیت کھلیان، روپیہ پیسہ اور خزانہ اور بڑی بڑی بلڈنگیں اور موٹر کار وغیرہ جمع کر لینا کامیابی نہیں ہے۔ دین حق صراط مستقیم پر قائم رہ کر سلامتی ایمان کے ساتھ یہاں سے چلا جانا یہ سب سے بڑی کامیابی، ہے جسے رب تبارک وتعالیٰ نے قرآن میں فوز مبین فرمایا ہے۔

یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں میں سب سے اعلیٰ نعمت سیدھے راستے کی ہدایت کامل جانا ہے۔ اسی لئے نماز میں بندہ مومن سے ہر رکعت میں یہ دعا کرائی گئی ہے کہ اے پروردگار عالم، ہم کو سیدھا راستہ چلا۔ راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا نہ ان کا جن پر غضب ہوا نہ بھکے ہوؤں کا یہاں سے یہ بھی

Scanned with CamScanner

معلوم ہوا کہ سیدھے راستے کی پہچان یہ ہے کہ اُن پر اولیاء اللہ اور صالحین ہوں، کیوں کہ وہی رب کے انعام والے بندے ہیں۔ رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَیعنی سچوں کے ساتھ ہوجاؤ اور وہ راستہ صرف اہلسنت و جماعت کا ہے کہ اس میں اولیاء اللہ گذرے ہیں اور اب بھی ہیں۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ ہدایت صرف اپنی کوشش سے نہیں ملتی بلکہ رب کے کرم سے ملتی ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ گمراہی کی ہمراہی خدا کا غضب ہے۔ نہ ان کے جیسا عقیدہ رکھے نہ ان کی جیسی شکل وصورت بنائے۔ مؤمن کو چاہیے کہ عقائد واعمال، سیرت وصورت ہر چیز میں یہود ونصاریٰ اور تمام کفار ومشرکین اور مرتدین یعنی وہابیہ، دیوبندیہ، رافضیہ، خارجیہ، نیچریہ اور ندویہ وغیرہم سے علیٰحدہ رہے۔ نہ ان کی جیسی صورت بنائے، نہ ان کی رسمیں اختیار کرے، نہ وضع قطع میں ان سے مشابہت اختیار کرے، نہ ان کے جیسا عقیدہ رکھے۔ کیوں کہ یہ تمام چیزیں کفار ومرتدین کے راستے ہیں۔

یہاں سے یہ واضح اور آشکارا ہوگیا ہے کہ دونوں جہاں کی کامیابی وکامرانی، فلاح وبہودی کا دارومدار ایمان وعقائد کی درستگی پر موقوف ہے۔

لہٰذا فقیر قادری بحمدہ تعالیٰ ''عقائد وایمان کا بیان'' کے عنوان سے اس کتاب کو شروع کررہا ہے۔ بندگانِ خدا اسے بغور پڑھیں اور اس پر عمل کر کے دارین کی سرخروی اور سرفرازی حاصل کریں۔

OOOOOOOO

Scanned with CamScanner

عقائد وایمان کا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ
عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَھْلِ مَحَبَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ،

امام اہلِ سنّت ارشاد فرماتے ہیں:

ذِیَابٌ فِیْ ثِیَابٍ لَبْ پہ کلمہ دِل میں گستاخی
سلام اسلام ملحد کو کہ تسلیم زبانی ہے

یعنی انسانی لباس میں بھیڑیئے ہوں گے جو زبان سے اسلام کا کلمہ پڑھیں گے اور دل میں اللہ ورسول کی شان میں گستاخانہ عقیدہ رکھیں گے، ایسے ملحد اسلام کو دور سے سلام اس لیے کہ ان کا دعوی اسلام صرف زبانی ہے جو قابل قبول نہیں۔

جماعت اہلسنت کے عظیم رہنما و پیشوا حکیم الامت حضرت مولانا مفتی احمد یار خان صاحب علیہ الرحمۃ الرضوان اپنی معرکۃ الآراء کتاب ”جاء الحق“ کے دیباچہ میں رقم طراز ہیں:

”دین اسلام کو دنیا میں تشریف لائے ہوئے آج تقریباً پونے چودہ سو برس گذر گئے، اس عرصہ میں اس پاک دین نے ہزار ہا بلاؤں سے مقابلہ کیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس لہلہاتے ہوئے چمن پر بہت سی آندھیاں آئیں اور اپنا اپنا زور دکھا کر چلی گئیں مگر الحمد اللہ یہ چمن اسی طرح سرسبز وشاداب رہا۔ اس آفتاب پر بارہا تاریک بادل اور غبار آئے مگر یہ آفتاب اسی طرح چمکتا رہا اور کیوں نہ ہوتا کہ رب تبارک وتعالیٰ خود اس دین کا حافظ و ناصر ہے۔ خود فرماتا ہے ہم نے ہی قرآن اتارا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں کبھی اس پر یزیدی بادل آئے کبھی، حجازی غبار، کبھی مامونی طاقت نے اس کے سامنے آنے کی جرأت کی اور کبھی تاتاری قوتیں اس سے ٹکرائیں، کبھی خارجی شورش نے اس سے مقابلہ کیا اور کبھی رفض کی طاقت نے اس کو زیر کرنے کی

کوشش کی مگر سب کے سب اس پہاڑ سے ٹکرا کر پاش پاش ہوگئیں اور یہ پہاڑ اسی طرح اپنی جگہ مضبوطی سے قائم رہا۔ اللہ تعالیٰ اس کو دائم قائم رکھے۔ مگر ان تمام مصیبتوں میں سب سے زیادہ خطرناک مصیبت وہابیوں نجدیوں کا فتنہ تھا، (اور ہے) جس کی خبر مخبر صادق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی دے دی تھی اور طرح طرح سے اس فتنہ سے مسلمانوں کو آگاہ فرمادیا تھا۔" (جاء الحق ص۔ ۷)

سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا :۔ مشرق یعنی پورب کی طرف اشارہ کر کے خبردار، خبردار کہ فتنہ اس طرف سے ظاہر ہوگا اور نکلے گا یہاں سے قرن الشیطان (نجد جس کا نیا نام ریاض رکھ دیا گیا ہے، مدینہ سے ٹھیک پورب ہے۔) اس حدیث پاک میں خبردار، خبردار فرما کر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو نجد اور نجدیوں سے ڈرایا اور ہوشیار کیا تھا۔ (بخاری شریف)

پھر حضور نے یہ بھی فرمایا کہ نجد سے ایسا شیطان نکلے گا جس کے فتنے سے عرب کا جزیرہ ہل جائے گا۔ (مسلم شریف) وغیرہ وغیرہ

مسلمانو! اس بھیانک اور خطرناک فتنے نے پوری دنیا کے مسلمانوں کا شیرازہ بکھیر کر رکھ دیا ہے۔ اور عالم اسلام کے چین وسکون کو غارت کر دیا ہے۔ آج اسی منحوس فتنے کی وجہ سے عالم اسلام کے مسلمان بے چین اور بے قرار ہیں اور روز بروز ان کی پریشانیاں بڑھتی ہی جارہی ہیں اگر اس فتنہ کا زور ٹوٹ جائے تو مولیٰ تعالیٰ کے کرم سے امید قوی ہے کہ پوری دنیا کے مسلمان امن وامان اور چین وسکون میں آجائیں۔

اس خطرناک فتنے کا بانی اور اس کا نام اور اس کے چند عقائد خبیثہ یہاں درج کئے جاتے ہیں۔ محمد بن عبدالوہاب ۱۱۱۱ھ میں پیدا ہوا ۱۲۰۷ھ میں مرگیا۔ اس کے کچھ عقائد باطلہ یہ ہیں:

(۱) چھ سو برس تک کی امت کو کافر کہتا تھا اور کتب دینیہ کو جلا دینے کا حکم کرتا تھا۔

Scanned with CamScanner

قتل کرنا عالموں کا اور مال اہل اسلام کو غارت کرنا مباح کہتا تھا۔

(۲) پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اہانت کرتا تھا، اولیاء کی قبروں کو کھود کر ان میں پاخانہ بھرواتا تھا۔

(۳) اور اعتقاد کرتا تھا کہ میرے اور میرے تابعداروں کے سوا زمین پر کوئی با ایمان نہیں ہے۔ (بحوالہ: انوار آفتاب صداقت مصدقہ سرکار اعلیٰ حضرت ص۔ ۵۷۲)

اور اس فرقے کے متعلق سرکار اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں:۔ بارہویں صدی کے آخر میں ابن عبدالوہاب نجدی اس فرقہ کا سرغنہ ہوا اور اس نے کتاب التوحید لکھی اور توحید الٰہیٰ عزوجل کے پردے میں انبیاء اور اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور خود حضور اقدس سید الانام علیہ افضل الصّلوٰۃ والسّلام کی توہین دل کھول کر کی اس کی طرف نسبت کر کے اس گروہ کا نام نجدی وہابی ہوا۔ ہندوستان میں اس فتنہ ملعونہ کو ملا اسمٰعیل دہلوی نے پھیلایا کتاب التوحید کا ترجمہ کیا اس کا نام تقویۃ الایمان رکھا۔ وہابیوں کا دلی عقیدہ ہے۔ جو تقویۃ الایمان میں کئی جگہ صاف لفظوں میں لکھ دیا کہ "اللہ کے سوا کسی کو نہ مان اَوروں کا ماننا محض خبط ہے۔" (فتاویٰ رضویہ قدیم ج۔ ۱۱ ص۔ ۳۸)

اس فرقہ نجدیہ وہابیہ کے ان دونوں گروگھنٹالوں اور ان کے عقائد کے متعلق جب دیوبندیوں کے غوث اعظم ملا رشید احمد گنگوہی سے سوال ہوا تو اس کا جواب ملاحظہ کریں۔

تذکرۃ الرشید میں مولوی گنگوہی کو ان کے ماننے والے نے غوث اعظم لکھا ہے اس لئے ان کے نام سے پہلے ان کی جانب سے لکھا گیا۔ معاذ اللہ محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد عمدہ تھے۔ اور مذہب ان کا حنبلی تھا۔ البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی۔ مگر وہ ان کے مقتدی اچھے ہیں۔ مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ہیں۔ ان میں فساد آگیا ہے۔ اور عقائد میں سب متحد ہیں۔ اعمال میں فرق حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کا ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ

سوال: ۔تقویۃ الایمان میں کوئی مسئلہ ایسا بھی ہے جو قابل عمل نہیں، یا کل اس کے مسائل صحیح اور علمائے دین کو مقبول ہیں؟

جواب بندہ کے نزدیک سب مسائل اس کے صحیح ہیں ۔(فتاویٰ رشیدیہ ص ۷۸)

سوال : ۔تقویۃ الایمان کیسی کتاب ہی ؟

جواب تقویۃ الایمان نہایت ہی عمدہ کتاب ہے اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے ۔(فتاویٰ رشیدیہ ۷۸)

ہر مسلمان جانتا ہے کہ قرآن عظیم کا ماننا عین اسلام ضرور ہے ۔لیکن اس کا رکھنا پڑھنا یا عمل کرنا عین اسلام نہیں ہے ۔ بہت سے مسلمان ہیں جو نہ تو قرآن کریم رکھتے ہیں نہ پڑھتے ہیں اور عمل بھی نہیں کرتے ۔وہ لوگ گنہ گار تو ضرور ہیں مگر ہیں مسلمان لیکن دیوبندی دھرم میں تقویۃ الایمان کا رکھنا، پڑھنا اور اس پر عمل کرنا عین اسلام ہے ۔ یعنی جو تقویۃ الایمان نہ رکھے مسلمان نہیں ۔اگر نہ پڑھے تو مسلمان نہیں یا اس پر عمل نہ کرے تو مسلمان نہیں معاذ اللہ یعنی دیوبندیوں کے نزدیک تقویۃ الایمان کا درجہ قرآن عظیم سے بھی بڑھ کر ہے ۔

بعض لوگوں کو ان پر حنفیت کے لیبل لگے ہونے سے دھوکہ ہوتا ہے، اور خیال کرتے ہیں کہ یہ تو حنفی ہیں پھر وہابی کیسے ہو سکتے ہیں؟

تو ایسے لوگوں کو ہوشیار اور چوکنا ہو جانا چاہیے اور یہ یقین کر لینا چاہئے کہ ہر دیوبندی، ندوی، تبلیغی، مودودی، نیچری وغیرہم وہابی ضرور ہیں ۔

اب ہم اپنے مربی حضور بدر ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کی کتاب مضامین بدر ملت ص ۱۷۴ تا ۱۷۷ اعقائد حقہ وعقائد باطلہ کی فہرست پیش کرتے ہیں جس میں دائیں جانب کے جو سچے عقائد حقہ واہلسنت وجماعت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت کے ماننے والوں کے ہیں ۔اور بائیں جانب کے جو جھوٹے عقائد باطلہ ہیں وہ وہابیہ،

دیوبندیہ وغیرہم کفار و مرتدین کے ہیں۔

عقائد دینیہ اسلامیہ

دہریہ اور ملحدین کے سوا باقی کلمہ گو فرقوں میں کوئی ایسا نہیں جو عقیدہ کی اہمیت کا منکر ہو۔عقیدہ جڑ اور عمل شاخ۔اگر عقیدہ حق ہے تو عمل خیر کارآمد و نفع بخش ہے۔اور اگر عقیدہ باطل اور کفری ہے تو نماز، روزہ حج، زکوٰہ، صدقہ، قربانی، تلاوت قرآن مجید۔تبلیغ اسلام وغیرہ سب اعمال اکارت اور حبط ہیں۔دین اسلام کے نام پر دنیا میں طرح طرح کے عقائد پھیلائے گئے ہیں۔ہم ذیل میں عقیدوں کی دو لائن پیش کرتے ہیں آپ کو فیصلہ کرنا ہے کہ کس لائن کا عقیدہ آپ کو پسند ہے۔

دائیں لائن کے عقائد	بائیں لائن کے عقائد

Scanned with CamScanner

دائیں لائن کے عقائد	بائیں لائن کے عقائد
(۱) اللہ تعالیٰ ازلی، ابدی طور پر سچا ہے، جھوٹا ہونا محال بالذات ہے ہرگز ہرگز ممکن نہیں	(۱) خدا ضرور سچا ہے مگر اس کا جھوٹا ہونا قطعی ممکن ہے، اس کا کذب محال بالذات نہیں۔
(۲) اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے غیب کا عالم ہے۔ اور ہمیشہ غیب کا عالم رہے گا، یہ ہرگز اس کی شان نہیں کہ غیب دریافت کرے۔	(۲) یہ خدا ہی کی شان ہے جب چاہے غیب کی بات دریافت کر لے۔
(۳) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرات انبیائے کرام و اولیاء کرام عزت و عظمت والے بندے ہیں۔ ان حضرات کو ذرہ ناچیز سے کم تر کہنا اور اور چمار سے زیادہ ذلیل قرار دینا انتہائی کمینگی اور اللہ تعالیٰ کی بخشی ہوئی عزت کی توہین ہے۔	(۳) خدا کے دربار میں انبیاء و اولیاء ایک ذرۂ ناچیز سے بھی کم تر اور چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں۔

Scanned with CamScanner

دائیں لائن کے عقائد

(۴) سرکار مصطفی رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہ تعلیم ربانی زمین وآسمان سارے جہاں کا علم ہے۔

(۵) سرکار مصطفی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصال کے بعد اپنی قبر مقدس میں حقیقی دنیوی زندگی کے ساتھ زندہ ہیں۔

(۶) اللہ تعالیٰ نے سرکار اعظم پیارے مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے جہاں میں سب سے بڑا علم والا بنایا ہے۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے: وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْماً بہ فضل الٰہی و بہ تعلیم الٰہی سرکار اقدس صلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ساری زمین اور سارے آسمان کا علم حاصل ہے۔

(۷) آیت کریمہ میں خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ کا معنی آخر الانبیاء ہے سرکار مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننا دین اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے جو کلمہ گو اس عقیدہ کو نہ مانے وہ کافر و مرتد ہے۔

بائیں لائن کے عقائد

(۴) رسولِ خدا کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔

(۵) رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام مر کر مٹی میں مل گئے۔

(۶) ابلیس کو ساری زمین کا علم حاصل ہے رسول خدا کو زمین کا یہ وسیع علم حاصل نہیں جو رسول خدا کے لئے ساری زمین کا علم مانے وہ مشرک بے ایمان ہے۔

(۷) سرکار مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو آخری نبی ماننا عوام جاہلوں کا خیال ہے۔ اہل فہم کے نزدیک خاتم النبین کا معنیٰ آخری نبی نہیں بلکہ خاتم ذاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

دائیں لائن کے عقائد	بائیں لائن کے عقائد
(۸) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد اب کوئی نبی پیدا نہیں ہوسکتا۔	(۸) چونکہ خاتم النبیین کا معنیٰ آخری نبی نہیں بلکہ خاتم ذاتی ہے اس لئے حضور کے بعد نیا نبی پیدا ہوسکتا ہے۔
(۹) التحیات پڑھتے وقت عین حالت نماز میں سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دھیان کرتے ہوئے سرکار مصطفی نبی الانبیاء کو پکارنا اور سرکار کو مخاطب کر کے سلام کرنا ضروری ہے۔	(۹) حالت نماز میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دھیان باندھنا گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوبنے سے بدرجہا بدتر ہے۔ نماز پڑھنے کی حالت میں سرکار کی طرف خیال لے جانے سے نمازی شرک سے قریب ہوجاتا ہے۔
(۱۰) سرکار مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مسلمانوں کے آقا، مولیٰ اور حاکم ہیں سرکار کو بڑے بھائی کے درجہ میں اتارنا چھچھورا پن اور سرکار کی شان میں گستاخی ہے۔	(۱۰) رسول خدا، عام انسانوں کے بڑے بھائی ہیں اور عام انسان رسول خدا کے چھوٹے بھائی ہیں رسول خدا کی تعظیم بڑے بھائی کے اتنا ہونا چاہئے۔
(۱۱) سارے مسلمان آپس میں بھائی ہیں قرآن مقدس فرماتا ہے۔ اِنَّمَا الْمُؤمِنُونَ اِخْوَۃٌ۔	(۱۱) سب انسان آپ کے بھائی ہیں۔
(۱۲) مسلمان جن، مسلمان انسان کا ضرور بھائی ہے البتہ کافر انسان مسلمان انسان کا ہرگز بھائی نہیں (تعلیم القرآن)	(۱۲) مسلمان جنات، مسلمان انسان کا ہرگز بھائی نہیں اور کافر انسان مسلم انسان کا ضرور بھائی ہے۔ (تعلیم شیطان)

(۱۳) سرکار مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سارے جہاں کے رسول اور سارے عالم کے حاکم ہیں۔ مسلم شریف میں ہے۔ وَاُرسِلتُ اِلَی الخَلقِ کَافَّۃً۔ (مسلم شریف جلد اول ص۔۱۹۹)	(۱۳) رسول خدا اپنی امّت میں ایسے ہیں جیسے کسی گاؤں کا چودھری اور پردھان
(۱۴) جو سرکار کی حاکمیت میں چون و چرا کرے وہ کافر اور جہنمی ہے۔	(۱۴) جس کا نام محمد یا علی ہے کسی چیز کا مالک و مختار نہیں۔

بطور نمونہ یہ چند عقائد لکھے گئے ہیں۔ ان میں دائیں لائن کے عقیدے صحیح اور سنت کے مطابق ہیں اور بائیں لائن کے عقائد باطل اور سنّیت کے مخالف ہیں جن کو بائیں لائن کے عقائد پسند ہیں وہ ہرگز سنی نہیں۔ اگر وہ اپنے کو سنی کہلاتا ہو تو وہ چور جھوٹا عیار و مکار ہے عوام اس کے فریب سے ہمیشہ چوکنا رہیں۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی ھُوَ الھَادِیْ جَلَّ شَانُہٗ۔

اس کے بعد سرفراز احمد خان فاضل دیوبند کی جانب سے دیوبندی مفتی کا یزیدی فتویٰ'' کے عنوان سے ماہنامہ اشرفیہ ۱۴۱۱ھ میں شائع ہوا تھا اسے افادۂ مسلمین کے لئے شامل کتاب کیا جارہا ہے۔ ملاحظہ کریں

دیوبندی مفتی کا یزیدی فتویٰ

تبلیغی جماعت: جمیعۃ العلماء، دیوبندی وہابی ٹولیوں کے چہرے بے نقاب

یزید پلید کی حمایت اور سرکار سیدنا امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مخالفت کا کھلا اعلان مدرسہ حیات العلوم مراد آباد (یوپی) کے دارالافتاء نے یزیدی ہونے کا اعلان کردیا۔ اب ہر دیوبندی، وہابی تبلیغی جماعت والوں کے گھر میں سیدنا امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بجائے یزید پلید کی فاتحہ ہونی چاہئے۔

میں عالم دیوبند ہوں اور کئی سال تک ادارۂ تعلیم تربیت حفظ الرحمٰن اسکول "البلاغ" مراد آباد (یوپی) میں تعلیمی خدمت انجام دی ہے لیکن یہ معلوم ہو جانے کے بعد کہ دیوبندی، وہابی تبلیغی جماعت والے یزید کے حمایتی ہیں۔ اس جماعت وہابیہ سے بالکل قطع تعلق کرلیا ہے۔ اور تمامی لوگوں سے اپیل ہے کہ وہ وہابیت، دیوبندیت سے توبہ کریں کیوں کہ ان کا حشر یزید پلید کے ساتھ ہونا ہے۔ اور ہر مؤمن کے دل کی آواز یہ ہے کہ اے رب العلمین! تو ہمارا حشر امام عالی مقام سیدنا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ فرما اور کل قیامت میں جہاں وہ رہیں۔ وہیں ان کے قرب میں جگہ مرحمت فرما۔ آمین ثم آمین

اب ملاحظہ فرمایئے دیوبندی مدرسہ حیات العلوم کا فتویٰ جو بارہ سوالات کے جوابات پر مشتمل ہے۔ سوالات میرے ہیں اور جوابات مدرسہ حیات العلوم کے۔ مسلمانان ہند خوب یاد رکھیں کہ مراد آباد میں اسلامی عربی یونیورسٹی کا جو پروگرام ہے وہ اسی مدرسہ حیات العلوم کی جانب سے ہے جو یزیدی حمایتی اور ووٹر ہے۔ اس یونیورسٹی میں شرکت اور تعاون گویا کہ یزید کی حمایت اور سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مخالفت کرنا ہے اور ان کی مخالفت خود سرور کائنات حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت ہے اور آپ کی مخالفت خدا سے جنگ کرنے کے مترادف ہے۔ اگر کسی مسلمان نے ان یزیدیوں کی مدد کی تو یقیناً عاقبت خراب ہو جائے گی۔

کیا فرماتے ہیں مفتی مدرسہ حیات العلوم اس بارے میں کہ

Scanned with CamScanner

(۱) سوال: ۔کیا یزید بفرمان رسالت جنتی ہے؟
الجواب: ۔باللہ التوفیق ہر مؤمن جنتی ہے۔یزید صحابی رسول کے بیٹے اور تابعی تھے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قسطنطنیہ پر چڑھائی کرنے والوں کے لئے بخشے بخشائے ہونے کی پیشن گوئی فرمائی ہے۔اور چونکہ یزید بھی اس میں شریک تھے۔اس لئے یزید کا جنتی ہونا بھی یقینی ہے۔
(۲) کیا یزید کو برا کہنا شرعاً جرم ہے؟ الجواب یزید کو برا کہنے کا ثبوت صحیح روایات سے نہیں ملتا۔یزید کو برا کہنا رافضیوں کا طریقہ ہے۔
(۳) کیا یزید واجب التعظیم ہے؟: الجواب مؤمن مغفور کی تعظیم کرنی ہی چاہیے۔
(۴) کیا یزید کی روح کو ایصال ثواب درست ہے: الجواب درست ہے اور کار ثواب ہے۔اور ہر مسلمان کے لئے خواہ وہ نیک ہو یا بد ایصال ثواب کرنا کار ثواب ہے۔
(۵) کیا یزید کو "خلیفۃ المسلمین" کہہ سکتے ہیں؟ الجواب: ۔کہہ سکنے کی بات ہی کیا وہ حقیقت میں تھے۔
(۶) کیا یزید کے نام کے ساتھ علیہ السلام یا رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھ سکتے ہیں۔
الجواب: ۔یہ دونوں کلمے دعا کے ہیں۔ہر مؤمن کے لئے کہے جاسکتے ہیں مگر متاخرین اول کلمہ کو انبیاء کے ساتھ اور ثانی کو صحابہ کے ساتھ خاص کر دیا ہے۔لہذا فرق مراتب کے لئے پہلے کو نبیوں کے ساتھ اور دوسرے کلمہ کو صحابہ کے ساتھ خاص کر کے بولنا چاہئے ۔یزید کے لئے نہ کہنا چاہئے۔کیونکہ وہ نہ تو نبی تھے نہ صحابی۔
(۷) کربلا میں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق پر تھے یا یزید؟ الجواب: ۔سیدنا حضرت حسین اور یزید دونوں حق پر تھے۔کربلا کی جنگ (عبداللہ بن سبا کے گروہ) یعنی سبائیوں نے لڑی اور لڑائی۔
(۸) کیا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کہہ سکتے ہیں؟
"الجواب: ۔چونکہ ظلماً شہید کئے گئے اس لئے انہیں شہید کہہ سکتے ہیں

(۹) کربلا میں پیش آنے والا واقعہ کو جہاد کہیں گے یا صرف لڑائی؟
الجواب:۔ یہ جہاد نہیں تھا بلکہ صرف ایک لڑائی تھی جو سبائیوں نے کی اور لڑی
(۱۰) کیا امام حسین کو ظالم کہہ سکتے ہیں؟ الجواب:۔ انہیں ظالم کہنا درست نہیں وہ اپنے بھولے پن ہونے کے باعث دھوکہ کھا گئے۔
(۱۱) کیا کربلا میں پیش آنے والے واقعات سیاسی نوعیت کے تھے یا اسلامی؟
الجواب:۔ سیاسی نوعیت کے تھے اور یہ سیاسی کھیل سبائیوں نے کھیلا تھا۔
(۱۲) سوال:۔ کیا کربلا میں گلستان نبوت کے نونہالوں کی تمام قربانیاں ہوس واقتدار کی خاطر تھیں یا حفاظت دین کے لئے؟
الجواب:۔ نہ اقتدار کے لئے تھی نہ ہی دین کی حفاظت کے لئے تھی۔ بلکہ مثل جنگ جمل اور جنگ صفین کے سبائیوں نے حضرت حسین اور ان کے ساتھیوں کو شہید کیا اور آپسی بھگڈر پیدا کی کہ بقول علامہ طبری کے ذبیحہ کھلانے اور دوپہر کو قیلولہ کرنے کے برابر وقت میں یعنی کوئی ایک گھنٹہ میں جنگ چھڑی بھی اور ختم بھی ہوگئی۔
نوٹ:۔ آپ نے تحریر میں جس قدر سوال کیا ہے اسی قدر جواب دیا گیا ہے۔ اس سے زیادہ وضاحت کا موقع نہیں اگر ان جوابات سے تسلی نہ ہو تو وضاحت کے لئے زبانی ہے، گفتگو فرمالیں اور اپنے اشکالات وشبہات کو دور فرمالیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ حبیب الرحمن خیرآبادی عفی اللہ عنہ
خادم دارالافتاء جامعہ عربیہ حیات العلوم مرادآباد (یوپی)
۲۱ رصفر ۱۳۹۵ھ مطابق ۵ رمارچ ۱۹۷۵ء

(منقول از۔ ماہنامہ اشرفیہ بابت شوال المکرم ۱۴۱۱ھ مطابق مئی ۱۹۹۱ھ شمارہ نمبر۔ ۵۔ جلد نمبر۔ ۱۶ ص۔ ۹۔ تا ۱۰)
قارئین! ابن عبدالوہاب نجدی اور دیگر وہابیوں، دیوبندیوں کے پیشواؤں کی کچھ گستاخیاں اور کفریات خصوصیت کے ساتھ شہزادۂ رسول شہید کربلا امام عالی مقام

Scanned with CamScanner

گلگوں قبا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کھلم کھلا دشمنی پر مشتمل فتوے پڑھنے کے بعد دین اسلام کا سچا مذہب ''اہلسنّت و جماعت'' کے سُنّی مفتی کا حسینی فتویٰ اور صرف چند عقائد درج کئے جاتے ہیں جسے پڑھ کر ایک مومن مسلمان کا دل و دماغ اور مشام جان مشک بار ہو جائے محبت کے ساتھ ملاحظہ کریں اور اپنے قلوب میں محفوظ کرلیں۔

سنّی مفتی کا حسینی فتویٰ

از: تلمیذ رشید صدر الشریعہ، حضرت علامہ مفتی خلیل احمد قادری برکاتی علیہ الرحمۃ والرضوان

سائل: حافظ محمد رمضان، کراچی، پاکستان

سوال۔کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان اعتراضات کے جواب میں کہ (۱) کچھ لوگ یہ کہتے ہیں واقعہ کربلا من گھڑت ہے یا کہانی ہے؟

الجواب:-یزید کا دورِ حکومت صحابہ واجلہ تابعین کا دور ہے، یہ امر واجب الیقین ہے کہ اس دور میں جو واقعات رونما ہوئے وہ بڑی کدو کاوش سے قابل اعتماد بزرگان دین کے ہاتھوں قلمبند ہوئے۔اب اگر یہ سب من گھڑت ہے تو کیا عجب کہ اس قائل کے ماں باپ کے مابین جو نکاح ہوا وہ بھی من گھڑت ہو کہ گواہوں کا کیا اعتبار اور بیچارے قاضی کا کن میں شمار۔سچ ہے کہ خدا جب دین لیتا ہے تو عقل پہلے لے لیتا ہے۔

(۲) اور کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یزید نے قتل نہیں کیا۔اور یزید کو جنتی کہتے ہیں مثلاً قسطنطنیہ کی جنگ میں شامل تھا۔

الجواب:-کون کہتا ہے کہ حضرت امام کو یزید نے اپنے ہاتھوں سے قتل کیا لیکن اسباب قتل اس نے فراہم کئے۔ظالموں کی پشت پناہی اس نے کی اور اسی کے اشارے پر ان مظلوموں پر ظلم و ستم توڑا گیا تو پھر یہ قتل کے جرم سے کیسے بری الذمہ ہو گیا۔اب ایسے ظالم، ایسے فاسق و فاجر، ایسے ناخدا ترس کو کوئی محض اس لئے جنتی کہتا ہے کہ اس نے جہاد قسطنطنیہ میں حصہ لیا۔تو اسے اختیار ہے کہ ہر کلمہ گو کو جنتی مانے کہ حدیث میں آیا ہے کہ

جس نے لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں گیا۔اب وہ خدا اور سول کو گالیاں دے، بتوں کو سجدہ کرے، قرآن کا انکار کرے، احکام شرع کو جھٹلائے۔غرض ہر نا کردنی کرتا اور ہر ناگفتنی کہتا رہے اور کلمہ بھی پڑھتا رہے تو قطعی جنتی ہوا۔ پھر شریعت کیا ہوئی ایک مذاق ہوگیا۔ایک معمّہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا۔ جہاد قسطنطنیہ میں شرکت کرنے والوں کے لیے عمومی بشارت ہے۔نامزدکہیں نہیں۔اور وہ بھی علماء کی اس شرط سے مشروط ہے کہ اس میں شرکت کرنے والا ایمانیات کے تقاضوں کو پورا کرتا رہے۔جب کہ یزید نے جو کچھ کیا وہ تواریخ سے عیاں ہے۔خانہ خدا پر گولا باری، مسجد نبوی کی بے حرمتی، صحابہ کرام کی خون ریزی مسلمان عورتوں کی بے حرمتی، اہل بیت کرام کی آبرو ریزی وغیرہ یہ تمام امور اس کی پیشانی پر کلنک کا ٹیکہ ہیں۔ تو صرف ایک جہاد میں شرکت اور وہ بھی نہایت بے دلی سے، اس کے تمام اگلے پچھلے تمام کبیرہ گناہوں کا کفارہ ہو جائے گی اور اسے ہر گناہ و معصیت اور نافرمانی و سرکشی سے نکال کر یک لخت نیکوکاروں بلکہ اہل جنت میں داخل کردے گی۔عقل وتمیز کی بھی کوئی حد ہونی چاہیئے۔تف ہے اس مایۂ علم پر جو راہ حق کے لئے، قبول حق کے لئے سد راہ بن جائے (تفصیل کے لئے دیکھیں تاریخ ابن خلدون اور کامل بن اثیر)

جس بدنصیب کے دل میں یزید اور یزیدیوں کی محبت کی نجاست بھری ہو اور جس کے حصہ میں خارجیت اور ناصبیت کی غلاظت آئی ہو وہ چمنستان اہل بیت کے ان نونہالوں کی قدر کیا جانیں۔افسوس! یزید اور یزیدیوں کا ذکر کرنا، اسے جنتی قرار دینا، اس کے فضائل ومناقب کے گیت گانا تو ایمان وعین ثواب ہو۔اور گلگوں قبا، جسے سرکار نے اپنے دوش مبارک پر سوار کر کے پروان چڑھایا جس کے گلوئے نازنین کے بوسے لئے، جسے سینے سے چمٹایا، جسے جنتی ہونے کا مژدہ عوام وخواص کو سنایا وہ معاذ اللہ چنیں و چناں اور اس کا ذکر خاص بدہن گستاخاں، سب سے بڑا گناہ، جس کی کبھی مغفرت نہ ہوگی، مشرک قرار پائے۔مگر قیامت تو نہ آئے گی۔انہیں غضب الٰہی کی برق تو نہ تپائے گی۔

Scanned with CamScanner

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

(۳) اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ جنگ اقتدار کی جنگ تھی

الجواب:- یہی تو ہم کہتے ہیں کہ یہ اقتدار کی جنگ تھی۔ مگر یہ اقتدار اور دنیوی عزووقار، کس کے پاس تھا، کس کے ہاتھوں میں تھا، کسے اس کو بچانے کی فکر تھی۔ کس نے اکابر صحابہ سے زبردستی بیعت کے لئے اپنے حکام کو احکام پہنچائے اور قاصد دوڑائے۔ کس کے پاس فوج تھی، کس کے پاس خزانوں کی کنجیاں تھیں۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جو ستر نفوس کا ایک بے سروسامان قافلہ لے کر وطن پاک چھوڑنے پر مجبور کئے گئے اور جنہیں فوج کے نرغہ میں میدان کربلا میں پہونچایا گیا۔ یا اس لعین کے پاس، جسے شیطان رجیم کچے ڈورے کی لگام لگا کر اپنے اشاروں پر چلا رہا تھا۔ اسی کو اپنے اقتدار کی فکر تھی۔ اسی کو اپنا اقتدار عزیز تھا۔ تو اقتدار کی جنگ بھی یزید نے لڑی، یزیدیوں نے لڑی، یزید کے لئے لڑی، یزید کے حکم پر لڑی۔ تو سارا وبال اسی کے سر ہے۔ گناہوں کا طوق اسی کی گردن میں ہے۔ حیرت ہے کہ سنّی مسلمان ایسے خبیثوں کی باتوں پر کان دھرتے ہیں، ان کے جاہلانہ اعتراض سنتے ہیں اور پھر جواب کے خواہاں ہوتے ہیں۔ حالانکہ ان پر لازم ہے کہ نہ ان کے پاس بیٹھیں، نہ ان کی بات سنیں، نہ ان سے اُلجھیں۔

حدیث شریف میں یہی ارشاد ہوا کہ تم ان سے دور رہو اور انھیں اپنے سے دور رکھو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ خلیلیہ، ج:۱، ص ۱۴ تا ۱۵)

چند عقائد اہلسنّت

از۔ خلیفہ اعلیٰ حضرت حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ والرضوان

Scanned with CamScanner

عقیدہ ا: قیامت کے دن مرتبہ شفاعت کبریٰ کی حضور کے خصائص سے ہے کہ جب تک حضور فتح باب شفاعت نہ فرمائیں گے کسی کو مجال شفاعت نہ ہوگی بلکہ حقیقۃً جتنے شفاعت کرنے والے ہیں حضور کے دربار میں شفاعت لائیں گے اور اللہ عزوجل کے حضور مخلوقات میں صرف حضور شفیع ہیں اور یہ شفاعت کبریٰ مؤمن، کافر مطیع، عاصی، سب کے لئے ہے کہ انتظار حساب جو سخت جاں گزا ہوگا جس کے لئے لوگ تمنائیں کریں گے کہ کاش جہنم میں پھینک دیئے جاتے اور اس انتظار سے نجات پاتے اس بلا سے چھٹکارا کفار کو بھی حضور کی بدولت ہی ملے گا۔ جس پر اولین وآخرین، موافقین ومخالفین، مؤمنین و کافرین۔ سب حمد کریں گے۔ اسی کا نام مقام محمود ہے۔ اور شفاعت کے اور اقسام بھی ہیں۔

مثلاً بہتوں کو بلا حساب جنت میں داخل فرمائیں گے۔ جن میں چار ارب نوے کروڑ کی تعداد معلوم ہے۔ اس سے زائد اور ہیں جو اللہ ورسول کے علم میں ہیں۔ بہتیرے وہ ہوں گے جن کا حساب ہو چکا ہے اور مستحق جہنم ہو چکے، ان کو جہنم سے بچائیں گے اور بعضوں کی شفاعت فرما کر جہنم سے نکالیں گے۔ اور بعضوں کے درجات بلند فرمائیں گے اور بعضوں سے تخفیف عذاب فرمائیں گے۔

عقیدہ نمبر ۲: ۔ ہر قسم کی شفاعت حضور کے لیے ثابت ہے۔ شفاعت بالوجاہت، شفاعت بالمحبت، شفاعت بالاذن ان میں سے کسی کا انکار وہی کرے گا جو گمراہ ہے۔

عقیدہ نمبر ۳: ۔حضور کی محبت مدارِ ایمان بلکہ ایمان اسی محبت ہی کا نام ہے۔ جب تک حضور کی محبت ماں باپ، اولاد اور تمام جہاں سے زیادہ نہ ہو، آدمی مسلمان نہیں ہوسکتا۔

عقیدہ نمبر ۴: ۔حضور کی اطاعت عین اطاعت الٰہی ہے۔ طاعت الٰہی بے طاعت حضور ناممکن ہے۔ یہاں تک کہ آدمی اگر فرض نماز میں ہو اور حضور اسے یاد فرمائیں فوراً جواب دے اور حاضر خدمت ہو اور یہ شخص جتنی دیر تک حضور سے کلام کرے

بدستور نماز میں ہے اس سے نماز میں کوئی خلل نہیں پڑتا۔

عقیدہ نمبر ۵: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم یعنی اعتقاد و عظمت جزو ایمان و رکن ایمان ہے۔ اور فعل تعظیم بعد ایمان ہر فرض سے مقدم ہے۔ اس کی اہمیت کا پتہ اس حدیث سے چلتا ہے کہ غزوۂ خیبر سے واپسی میں منزل صہبا پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر پڑھ کر مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرمایا۔ مولیٰ علی نے نماز عصر نہ پڑھی تھی آنکھ سے دیکھ رہے تھے کہ وقت جا رہا ہے مگر اس خیال سے کہ زانو سرکاؤں تو شاید سرکار کے خواب مبارک میں خلل آئے زانو نہ ہٹایا۔ یہاں تک آفتاب غروب ہوگیا جب چشم اقدس کھلی مولیٰ علی نے اپنی نماز کا حال عرض کیا۔ حضور نے حکم دیا ڈوبا ہوا آفتاب پلٹ آیا۔ مولیٰ علی نے نماز عصر ادا کی پھر ڈوب گیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ افضل العبادات نماز بھی صلوٰۃ وسطیٰ نمازِ عصر مولیٰ علی نے حضور کی نیند پر قربان کر دی کہ عبادت بھی ہمیں حضور ہی کے صدقے میں ملی۔

دوسری حدیث اس کی تائید میں یہ ہے کہ غار ثور میں پہلے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گئے۔ اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر اس کے سوراخ بند کر دیئے۔ ایک سوراخ باقی رہ گیا اس میں پاؤں کا انگوٹھا رکھ دیا پھر حضور اقدس صلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلایا۔ تشریف لے گئے ان کے زانو پر سر اقدس رکھ کر آرام فرمایا۔ اس غار میں ایک سانپ مشتاق زیارت رہتا تھا۔ اس نے اپنا سر صدیق اکبر کے پاؤں پر ملا۔ انہوں نے اس خیال سے کہ حضور کی نیند میں فرق نہ آئے پاؤں نہ ہٹایا۔ آخر اس نے پاؤں میں کاٹ لیا۔ جب صدیق اکبر کے آنسو چہرۂ انور پر گرے۔ چشم مبارک کھلی تو عرض حال کیا۔ حضور نے لعاب دہن لگا دیا فوراً آرام ہوگیا۔ ہر سال وہ زہر عود کرتا۔ بارہ برس بعد اسی سے شہادت پائی۔

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں

اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

(سرکار اعلیٰ حضرت)

عقیدہ نمبر ۔۶: حضور کی تعظیم وتوقیر جس طرح اس وقت تھی کہ حضور اس عالم میں ظاہری نگاہوں کے سامنے تشریف فرما تھے ۔اب بھی اسی طرح فرض اعظم ہے جب حضور کاذکر آئے تو بکمال خشوع وخضوع وانکسار باادب سنے اور نام پاک سنتے ہی درود شریف پڑھنا واجب ہے ۔اور حضور سے محبت کی علامت یہ ہے کہ بکثرت ذکر کرے اور درود شریف کی کثرت کرے اور نام پاک لکھے تو اس کے بعد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھے ۔بعض لوگ براہ اختصار صلعم یا ص لکھتے ہیں ۔یہ محض ناجائز وحرام ہے ۔اور محبت کی یہ بھی علامت ہے کہ آل واصحاب، مہاجرین وانصار وجمیع متعلقین ومتوسلین سے محبت رکھے اور حضور کے دشمنوں (نجدیوں، وہابیوں، دیوبندیو، ندویوں، تبلیغوں، مودودیوں، نیچریوں، اور صلح کلیوں نیز کھلے کفار ومشرکین یہود ونصاریٰ وغیرہم) سے عداوت رکھے اگرچہ وہ اپنا باپ یا بیٹا یا بھائی یا کنبہ وقبیلہ ہی کے کیوں نہ ہوں ۔اور جو ایسا نہ کرے وہ اس دعویٰ میں جھوٹا ہے ۔کیا تم کو نہیں معلوم کہ صحابہ کرام نے حضور کی محبت میں اپنے سب عزیزوں، قریبوں، باپ، بھائیوں اور وطن کو چھوڑا ۔اور یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ ورسول سے بھی محبت ہو اور ان کے دشمنوں سے بھی الفت ۔ایک کو اختیار کر کہ ضدین جمع نہیں ہوسکتیں ۔چاہے جنت کی راہ چل یا جہنم کو جا ۔نیز علامت محبت یہ ہیکہ شان اقدس میں جو الفاظ استعمال کئے جائیں ادب میں ڈوبے ہوئے ہوں ۔کوئی ایسا لفظ جس میں کم تعظیمی کی بو بھی ہو، کبھی زبان پر نہ لائے ۔اگر حضور کو پکارے تو نام پاک کے ساتھ ندا نہ کرے کہ یہ جائز نہیں ۔بلکہ یوں کہے یا نبی اللہ، یارسول اللہ، یا حبیب اللہ، اگر مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو تو روضہ شریف کے سامنے چار ہاتھ کے فاصلے سے دست بستہ جیسے نماز میں کھڑا ہو کر سر جھکائے ہوئے صلاۃ وسلام عرض کرے ۔بہت قریب نہ جائے

Scanned with CamScanner

ادھر ادھر نہ دیکھے اور خبر دار خبر دار! آواز کبھی بلند نہ کرنا کہ عمر بھر کا سارا کیا دھرا اکارت جائے اور محبت کی نشانی یہ بھی کہ حضور کے اقوال وافعال واحوال لوگوں سے دریافت کرے اور ان کی پیروی کرے۔

عقیدہ نمبر ۷: حضور کے کسی قول وفعل وعمل وحالت کو جو بنظر حقارت دیکھے وہ کافر ہے۔

عقیدہ نمبر ۸: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے نائب مطلق ہیں۔ تمام جہان حضور کے تحت تصرف میں کر دیا گیا جو چاہیں کریں۔ جسے جو چاہیں دیں۔ جس سے جو چاہیں واپس لیں۔ تمام جہان میں ان کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں۔ تمام جہان ان کا محکوم ہے اور وہ اپنے رب کے سوا کسی کے محکوم نہیں۔ تمام آدمیوں کے مالک ہیں جو انہیں مالک نہ جانے حلاوت سنت سے محروم ہے۔ تمام زمین ان کی ملک ہے۔ تمام جنت ان کی جاگیر ہے۔ ملکوت السمٰوٰت والارض حضور کے زیر فرمان جنت ونار کی کنجیاں دست اقدس میں دے دی گئیں۔ رزق خیر اور ہر قسم کی عطائیں حضور کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں۔ دنیا وآخرت حضور کی عطا کا ایک حصہ ہے۔ احکام تشریعیہ حضور کے قبضہ میں کر دیئے گئے کہ جس پر جو چاہیں حرام فرما دیں اور جس کے لئے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں معاف فرما دیں۔

عقیدہ نمبر ۹: سب سے پہلے مرتبہ نبوت حضور کو ملا روز میثاق تمام انبیاء سے حضور پر ایمان لانے اور حضور کی نصرت کرنے کا عہد لیا گیا اور اسی شرط پر یہ منصب اعظم ان کو دیا گیا۔ حضور نبی الانبیاء ہیں اور تمام انبیاء حضور کے امتی، سب نے اپنے عہد کریم میں حضور کی نیابت میں کام کیا۔ اللہ عزوجل نے حضور کو اپنی ذات کا مظہر بنایا اور حضور کے نور سے تمام عالم کو منور فرمایا بایں معنی ہر جگہ حضور تشریف فرما ہیں۔ (بہار شریعت حصہ اول ملخصاً ص ۱۹ تا ۲۲)

Scanned with CamScanner

حضور شیر بیشۂ اہلسنت کا فرمان، تصنیفات اعلیٰ حضرت کو دستور العمل بناؤ۔
۱۹۴۷ء کے تباہ کن ہنگاموں کے بعد ارشاد فرمایا للہ اپنے جسم کو آگ سے بچاؤ مصطفیٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن پاک میں آؤ سب کچھ برباد ہوگیا اب بھی آنکھ نہیں کھلتی۔ ہر طرف سے بے دینیت لا مذہبیت تمہیں دعوت ہلاکت دے رہی ہے۔ چند روزہ زندگی ہے ایک دن قبر کا منہ دیکھنا ہے یہاں کا بویا وہاں پانا ہے علم دنیا سے اٹھتا جارہا ہے۔ جو عالم جاتے ہیں ان کی جگہ خالی ہو جاتی ہے۔ تصنیفات اعلیٰ حضرت کو اپنا دستور العمل بناؤ عقائد حقہ پر گامزن ہو جاؤ دنیا کا نقشہ بدل جائے گا، روحانیت پیدا ہو جائے گی۔ اپنی حفاظت آپ کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے گی تائید غیبی ساتھ ہوگی۔ خیر خواہ امت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھیڑو! بھیڑیوں سے ہوشیار ہو جاؤ یہ ظالم بھیڑیئے ٹٹی کی آڑ میں شکار کرتے ہیں۔ چڑی مار جب چڑیوں کا شکار کرتا ہے تو پہلے جال بچھاتا ہے اور چھپ کر چڑیوں کی بولی بولتا ہے۔ چڑیاں سمجھتی ہیں کہ ہمارا ہم جنس ہے اور دھوکہ میں آکر جال میں پھنس جاتی ہیں۔

یہ جو تجھ کو بلاتا ہے یہ ٹھگ ہے مار ہی رکھے گا
ہائے مسافر دم میں نہ آنا مت کیسی متوالی ہے

سید ہر دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان بدمذہبوں بے دینوں سے دور رہو اور ان کو اپنے سے دور رکھو کہیں یہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں، کہیں یہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ آؤ! آؤ ان گمرہان زمانہ سے دور و نفور رہتے ہوئے اسلامی احکام نماز، روزہ وغیرہ کی پابندی کرتے ہوئے اپنے گناہوں سے ظاہری و باطنی حال کو سنوارتے ہوئے رب کریم کی بارگاہ میں آؤ اور نبی رؤف و رحیم علیہ وعلیٰ الہ الصلوٰۃ والتسلیم کے وسیلہ سے توبہ کرو اپنے جملہ ظاہری باطنی چھپے کھلے چھوٹے بڑے گناہوں سے معافی طلب کرو اور الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کی دولت سے اپنے کو مزین کرو دارین کی فلاح و بہودی تمہاری جھولیوں میں ہوگی یہ وہ ارشادات ہیں جن پر عمل کرنے سے کل بھی

Scanned with CamScanner

کامیابی وکامرانی قدم چومے اوران پرآج بھی عمل کیاجائے تو دونوں جہاں کی کامیابی قدموں کوبوسہ دے مولیٰ عزوجلّ ایمان کے ساتھ اعمالِ صالحہ کی توفیق عطاء فرمائے آمین، آمین، آمین۔(سوانح شیر بیشہ سنت، ص ۲۸۶)

سرکار حضور مفتی اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں''جب تک مسلمان دین حق پر بروجہ کمال پیروی تعمیل احکام کرتے رہے روز افزوں دن دونی رات چوگنی ترقیات کرتے رہے۔دین حق کی پیروی سے اس معراج ترقی پر پہونچے جہاں تک کوئی قوم نہ پہونچی مسلمان کے خون کے پیاسے مسلمان کے جان ومال، عزت وآبروسب کے خون کے پیاسے مسلمان کے جان ومال وآبروسب کے دشمن بھی اس کااعتـرف کرتے آئے۔ اور آج تک برابر کررہے ہیں وَالْفَضْلُ مَاشَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَاءُ۔

جب سے مسلمانوں میں سستی آئی احکام دین حق پر عمل میں تکاسل پیدا ہوا جب ہی سے ان کی ترقیاں بند ہوئیں نہ صرف یہ بلکہ روز بروز انحطاط وتنزل ہورہا ہے۔ جتنی جتنی مذہب سے دوری ہوتی جارہی ہے۔(فتاویٰ مصطفویہ ص ۹۵)

تاجدارِمارہرہ حضور ابوالحسین احمد نوری قدس سرہ العزیز

ائے سچے سنیو! عموماًبرکاتی متوسلو خصوصاً! تم میں جو اپنا دین عزیز رکھتا ہے جسے روز قیامت خدا اور رسول کو منہ دکھانا ہے۔جسے حضرت صاحب البرکات سے علاقہ رکھنا ہے، وہ نیچریوں، غیر مقلدوں، وہابیوں، اوران مدعیان سنیت، گندم نما جوفرشوں، حق پوش باطل کوشوں کے سائے سے دور بھاگو، ان کی زہریلی صحبت کو آگ جانو (ندوہ کاٹھیک فوٹو گراف ص۔ ۶۴)

تاج العلماء

خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف کے ایک بزرگ تاج العلماء حضور سید محمد میاں قادری قدس سرہٗ العزیز گزرے ہیں جو ۲۳؍رمضان المبارک ۱۳۰۹ھ ضلع سیتاپور یوپی میں پیدا ہوئے اور ۲۴؍جمادی الآخرہ ۱۳۷۵ھ میں وصال فرمایا۔آپ اپنی تمام عمر تحفظ اسلام وتحفظ ناموس رسالت میں صرف کی۔آپ نے عقائد کے تحفظ اور مسلک حق اہلسنّت وجماعت کے فروغ میں نمایاں کردار ادا فرمایا۔آپ کے چند اقوال درج ذیل ہیں۔

(۱) دینی کتابیں (اہلسنت وجماعت کے اکابرین کی) منگا کر خود پڑھیں اور اپنے بچوں اور بچیوں کو پڑھائیں جن سے انہیں اہلسنت کے عقائد اور نماز روزے وغیرہ عبادت اور اسلامی تہذیب وتمدن اور معاشرت کے ضروری معلومات بقدر کافی حاصل ہوں۔

(۲) عقائد ایمانیہ کی درستگی کے بعد اپنے اعمال بھی موافق شریعت مطہرہ کریں۔

(۳) دنیا میں مصیبت کیسی ہی اشد ہو۔اس میں اللہ ورسول (جل جلالہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کے دشمنوں، مخالفوں، کفار ومشرکین اور مرتدین ومبتدعین سے بلا وجہ شرعی ہرگز رجوع نہ کریں۔ان کی خوشامد اور چاپلوسی سے قطعاً بچیں۔انکو اپنا معتمد علیہ۔چارہ گر، ماویٰ وملجا ہرگز ہرگز نہ جانیں۔اللہ ورسول پر بھروسہ رکھیں۔

(۴) سب سے اہم اقدام یہ کہ دین اسلام قدیم اور اہلسنت وجماعت کے مذہب نہایت قدیم ہیں نہایت پختگی اور مضبوطی سے ظاہر وباطن میں قائم رہیں۔

(۵) اللہ ورسول جل وعلیٰ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوستوں کو ان کے فرما برداروں ہی کو اپنا دوست جانیں۔اللہ ورسول جل وعلی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالفوں و دشمنوں کو ان کی دشمنی اور مخالفت کے موافق اپنا مخالف اور دشمن جانیں اور ایسوں

سے دوری اور حتی الوسع دوری وعلیٰحدگی میں کم ازکم وہی برتاؤ رکھیں جو خود اپنے دشمنوں اور مخالفوں سے رکھتے ہیں۔

(۶) اہلِ اسلام، اہلسنّت اپنے آپس میں اتحاد و تنظیمی امور خیر و جائز میں ایک دوسرے کو تعاون کریں۔

حضور سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں:۔ مرتد منافق وہابی، رافضی، قادیانی نیچری، چکڑالوی کہ اس کی صحبت ہزار کافر کی صحبت سے زیادہ مضر (نقصان دہ) کہ یہ مسلمان بن کر کفر سکھاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مترجم۔ ۱۴۔ص ۳۲۸) صدر الافاضل علامہ نعیم الدین قدس سرہٗ فرماتے ہیں:۔ تمام فرقہائے باطلہ کو متفق و متحد کر کے جو تنظیم بنائی جائے گی وہ غلط راستے پر پڑے گی۔ اس سے کامیابی نہیں ہو سکتی۔

(ماہنامہ السواد الاعظم مراد آباد ص،۲۹، ذی الحجہ ۱۳۴۹ھ)

سرکار حضور مفتی اعظم قدس سرہ فرماتے ہیں: کسی کافر سے دوستی۔ بھائی چارہ، محبت، ان کو انصاف مددگار بنانا، ان کے حلیف بننا، ان سے مل کر غلبہ و عزت چاہنا حتّٰی کہ ان سے مشاورت وموانست دینی امور نہیں، دنیوی باتوں ہی میں سہی، ان سے ملاطفت ان سے مسلمانوں کی معاشرت سب حرام ہے۔ (فتاویٰ مصطفویہ۔ص ۱۲۷)

وہابیوں، دیوبندیوں سے ہمارا اختلاف چادر وگاگر کا نہیں

آج سے تقریباً 39 سال پہلے شنکر پور بھدرک شریف میں خطبہ جمعہ سے پہلے خلیفۂ حضور مجاہد ملت، حضرت علامہ مولانا مفتی سید عبد القدوس صاحب قادری حبیبی مفتیٔ اعظم اڑیسہ علیہ الرحمہ نے وہابیوں دیوبندیوں سے اصل اختلاف پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنی ناصحانہ تقریرِ دل پذیر میں ارشاد فرمایا تھا کہ:

''وہابیوں، دیوبندیوں سے ہمارا اختلاف چادر وگاگر کا نہیں، فاتحہ و نیاز کا نہیں،

Scanned with CamScanner

کچھڑا اور حلوے کا نہیں، سلام وقیام کا نہیں، ان سے ہمارا اصل اختلاف عقیدہ اور ایمان کا ہے۔

ان کے اکابر نے آقائے کائنات محبوب رب کائنات حبیب خدا علیہ التحیۃ والثنا کی بارگاہ اقدس میں کھلی گستاخیاں کی ہیں، یہ ہمارے نبی کے وفادار نہیں، کھلے غدار ہیں۔ یہ مصطفی جان رحمت ﷺ کے گستاخ ومعاند ہیں۔ ان لوگوں نے اپنی کتابوں میں شان الوہیت ورسالت میں کھلی گستاخیاں کی ہیں۔ دریدہ دہنی کا مظاہرہ کیا ہے، جس کی وجہ سے علمائے عرب وعجم نے ان سے اتمام حجت کے بعد ان کی تکفیر فرمائی اور یہ حکم دیا کہ

من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔ یعنی ان کے کفر پر مطلع ہونے کے بعد جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

لہذا آپ حضرات ان فرقہائے باطلہ سے دور ونفور رہیں، ہرگز ہرگز ان کو اپنا دوست نہ بنائیں کہ اس میں نقصان ہی نقصان اور ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔" (تجلیات مفتیٔ اعظم اڑیسہ)

مذکورہ بالا فرمان کی روشنی میں سنی مسلمانوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہابیوں، دیوبندیوں کے ذبیحہ ونکاح سے متعلق مدنی میاں کی حالیہ غلط بیانی سے ہرگز ہرگز دھوکہ نہ کھائیں اور اپنے بزرگوں کی تعلیمات کے مطابق ان دشمنانِ خدا ورسول سے تنکا توڑ جدا رہ کر اپنا دین وایمان بچائیں۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

صدا یہ آئی ہے جنتوں سے
نہ ہم کو پاؤگے دولتوں سے
بہارِ جنت نصیب ہوگی
نبی اکرم کی طاعتوں سے

(محمد عرفان رضا قادری چھپروی)

مفتیٔ اعظم اڑیسہ کے پاکیزہ اقوال

۱- وضو میں منافع کثیرہ ہیں۔اس سے جسم کو طہارت اور دماغ کو سرور وفرحت حاصل ہوتی ہے،اور رات میں باوضو سونے کی عادت رہے تو ضرور نصیبہ جاگے گا۔سرکار علیہ الصلوۃ والسلام کا کرم ہوگا وہ اپنے دیدار پُر انوار سے ایک نہ ایک دن ضرور شاد کام فرمائیں گے۔

۲- ایثار وقربانی کے جذبے کا عملی مظاہرہ کرنا زندۂ جاوید ہونا ہے۔

۳- نفسانی غرض سے جو کام کیا جائے اس میں برکت نہیں ہوتی۔

۴- غربت اللہ کی نعمت اور اس پر صبر باعثِ رحمت ہے۔

۵- اولاد عطائے الٰہی ہے اور فراخیٔ رزق کا سبب ہے۔اس کو دینی تعلیم اور اسلامی تہذیب سے آراستہ کرنا توشۂ آخرت ہے۔

۶- سچا حسینی وہ ہے جو حق وصداقت کا علمبردار ہے۔جو حق کا خوں خوار اور باغی ہو اس کو حسینی کہنا سید الشہداء کی نسبت کا مذاق اڑانا ہے۔

۷- سچوں اور اچھوں کی دوستی اختیار کرو کہ یہ باعث رحمت ہے،لیکن سچا صرف مومن ہے،دوست صرف اسی کو بناؤ،بد دین و بد مذہب کافر و مرتد کو ہر گز ہر گز دوست نہ بناؤ کہ اس میں تمہارے لئے ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ان کے ظاہری اطوار کتنے ہی اچھے ہوں واللہ وہ اچھے نہیں،وہ شیطان کے پرتو ہیں،ان سے دور ونفور رہنے ہی میں خیر ہی خیر اور بھلائی ہی بھلائی ہے۔

۸- مسلک اعلیٰ حضرت کی اساس حب رسول پر ہے اور حب رسول ہی اصل ایمان بلکہ جانِ ایمان،روح ایمان ہے۔بے حب رسول ایمان واسلام کا تصور،تصور محض ہے۔جس کا حقیقت ایمان سے کوئی علاقہ نہیں۔حب رسول کا بنیادی تقاضا یہ ہے کہ رسول پاک، صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ادنیٰ نسبت رکھنے والی ہر چیز سے محبت ہو اور ان کی شان میں ادنیٰ گستاخی کرنے والوں سے قلبی نفرت کی جائے۔اور اس میں اپنے

Scanned with CamScanner

اور پرائے کا امتیاز نہ برتا جائے۔ اگر کسی کا دل اس بنیادی تقاضے سے خالی ہے تو اس کو اپنے ایمان کی خیر منانا چاہئے۔ دل سے اگر حب رسول رخصت ہے تو اس کا ایمان بھی رخصت ہے۔ اعلیٰ حضرت کا مسلک ان کے اس شعر سے ظاہر ہے:

انہیں جانا، انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد، میں دنیا سے مسلمان گیا

۹- اللہ ورسول جلّ وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سچی محبت ہی مقصد حیات اور کامیابی کی ضمانت گردانیں، صراط مستقیم پر گامزن رہیں، بدمذہب، بدعقیدہ، مرتد، بے دین وغیرہ گستاخان رسول سے دور بھاگیں، ان سے ہرگز ہرگز کوئی تعلق نہ رکھیں۔

۱۰- سجادہ نشیں سنی صحیح العقیدہ بریلوی اور مسلک اعلیٰ حضرت کا ترجمان ہو۔

(برکاتِ ہدایت)

حضرت علامہ شاہ نور الہدیٰ قادری علیہ الرحمہ کا وصیت نامہ

بیت الانوار، شہر گیا، (بہار)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم علیہ اکرم الصّلوٰۃ والتّسلیم

امابعد!

مومنوں، مسلمانوں، سنیوں، حنفیوں، مریدوں، معتقدوں پر مخفی نہ رہے۔ کہ دنیا عالمِ فانی ہے، اور ساری کائنات نوایجاد اور حادث ہیں۔

Scanned with CamScanner

جو یہاں آیا ہے اسے جانا ضرور ہے۔
كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ یعنی ہر چیز فنا ہو جائے گی سوائے رب کے وجہِ کریم کے۔

اس عالم میں بڑے بڑے صاحبِ کمال علم و ہنر والی ہستیاں رونق افروز ہوئیں۔شاہ و گدا، عالم و عارف، فاضل و کامل، صاحبِ کشف و کرامت بھی تشریف لائے، مگر جب ان کا وقت پورا ہو گیا اور فرمانِ خداوندی کا قاصد ان کے پاس پہنچ گیا تو ایک لمحہ کی بھی تاخیر نہ ہوئی، اور فوراً پیغام موت پر لبیک کہتے ہوئے راہی ملکِ بقا ہو گئے۔

نوٹ :۔آپ کا وصال ۱۷رجُمادی الاولیٰ ۱۳۵۵ھ بمطابق ۱۷ر اگست ۱۹۳۶ء کو ہوا۔

اسی روز وصال سے صرف تین گھنٹہ قبل اپنے شہزادگان کو سلسلۂ قادریہ کی اجازت وخلافت دی۔اور اپنے منجھلے شہزادے شاہ سراج الہدیٰ صاحب کو سجادہ بناتے ہوئے یہ قیمتی نصیحت ارشاد فرمائی۔

”کسی کی زندگی اور موت کا کوئی بھروسہ نہیں، دنیا مکر و فریب کی جگہ ہے، ہمیشہ بدی و برائی، حرص و ہوس اور نفس و شیطان سے بچتے رہنا۔۔اسی میں دونوں جہاں کی بھلائی اور سرخ روئی ہے“۔(سوانح سراج ملت ص ۴۲/ ۵۲)

پیش کردہ: فقیر قادری عفی عنہ

۹ر صفر ماہِ اعلیٰ حضرت ۱۴۴۴ھ بمطابق ۷ر ستمبر ۲۰۲۲ء چہار شنبہ

سرکار اعلیٰ حضرت کی آخری وصیت

اے لوگو! تم پیارے مصطفیٰ ﷺ کی بھولی بھیڑیں ہو، اور بھیڑیے تمہارے چاروں طرف ہیں وہ چاہتے کہ تمہیں بہکائیں، تمہیں فتنہ میں ڈال دیں تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں۔ان سے بچو اور دور بھاگو، ان کے حملوں سے ایمان بچاؤ، جس کو

بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ ومعظم کیوں نہ ہوا پنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔ میں پونے چودہ برس کی عمر سے یہی بتارہا ہوں اوراس وقت پھر یہی عرض کرتا ہوں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ضرور اپنے دین کی حمایت کیلئے کسی بندے کو کھڑا کردے گا مگر نہیں معلوم میرے بعد جو آئے وہ کیسا ہو اور تمہیں کیا بتائے اس لئے ان باتوں کو خوب سن لو کہ حجۃ اللہ قائم ہو چکی اب قبر سے اٹھ کر تمہارے پاس بتانے نہ آؤں گا جس نے اسے سنا اور مانا قیامت کے دن اس کے لئے نور ونجات ہے۔ اور جس نے نہ مانا اس کے لئے ظلمت وہلاکت ہے۔ یہ تو خدا اور رسول کی وصیت ہے جو یہاں موجود ہیں سنیں اور مانیں اور جو یہاں موجود نہیں تو حاضرین پر فرض ہے کہ غائبین کو اس سے آگاہ کریں۔(وصایا شریف۔ص ۲۱،۲۲)

مبارک خواب

حضرت مولانا سید شاہ حافظ غلام حسین مصطفی رضا قادری ،ملتان شریف، (پاکستان) کے مبارک خواب وہ فرماتے ہیں:

واللہ واللہ مجھے دو مرتبہ زیارت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوئی، سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور میرے ناقص کانوں نے سنا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہ ارشادات مبارکہ ہیں فرمایا" موجودہ وقت میں میری امت کو اگر صحیح راستہ اختیار کرنا ہے تو میرے احمد رضا کا راستہ اختیار کرے۔ احمد رضا کا راستہ ہی میرا راستہ ہے۔(منقول از ماہنامہ نور مصطفی پٹنہ کا امام اہل سنت نمبر ۱۴۴۱ھ مطابق ۲۰۱۹ء)

قارئین!

ایمان وعقائد میں تصلب، پختگی اور جلا پیدا کرنے والی تحریروں کے بعد اب ہم

تقریباً ۱۴۲ سال پیشتر کے انشاء کردہ نہایت ہی نصیحت آموز، آسان اور سہل چودہ اشعار قارئین ملاحظہ کرتے چلیں۔

خواب غفلت میں سوئے ہوئے مومنو! عیش وعشرت بڑھانے سے کیا فائدہ
آنکھ کھولو اٹھو یاد رب کو کرو عمریوں ہی گنوانے سے کیا فائدہ
اپنے رب کو جوانی میں بھولا ہے تو اور طاقت کے بوتے پہ پھولا ہے تو
جب جوانی ڈھلے گی تو پچھتائے گا پھر یوں رونے رولانے سے کیا فائدہ
تھا حکومت کا فرعون کو بھی نشہ ظلم پر ظلم ہر وقت کرتا رہا
جب سمندر میں ڈوبا تو کہنے لگا اس حکومت کے پانے سے کیا فائدہ
کتنا مشہور قصہ ہے شداد کا روح جب اس کے تن سے نکالی گئی
مرتے مرتے یہ لوگوں سے کہتا گیا ایسی جنت بنانے سے کیا فائدہ
مالداری میں مشہور قارون تھا وہ مخالف تھا موسیٰ و ہارون کا (علیہم السلام)
جب زمین نے دھنسایا تو کہنے لگا ایسے بیجا خزانے سے کیا فائدہ
قابل ذکر قصہ ہے نمرود کا وہ بھی انکار کرتا تھا معبود کا
مغز اس کا تو مچھر نے کھا کر کہا یوں بڑائی جتانے سے کیا فائدہ
اپنی شہرت پہ محسنؔ نہ تو یوں مچل ایک دن آدبوچے گی تجھ کو اجل
روح کو صاف کر نیک اعمال کر صرف ظاہر بنانے سے کیا فائدہ

اور سرکار اعلیٰ حضرت یوں ارشاد فرماتے ہیں:۔

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرم نبی خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

خلاصہ:۔اے غافل تو دن بھر کھیل کود میں لگا رہا اور رات میں لیٹا تو صبح تک سوتا رہا۔ تجھے خدا کا ڈر نہیں اور نہ ہی پیارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے شرمندگی کا احساس رہا۔ تیری غفلت عجیب وغریب ہے۔

Scanned with CamScanner

رزق خدا کھایا کیا فرمان حق ٹالا کیا
شکر کرم ترس سزا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

خلاصہ:۔اے نادان خدا کے پاک کی دی ہوئی روزی کھاتا پیتا رہا اور اسی مہربان خدا کا حکم بھی ٹالتا رہا نہ تجھے اس کی مہربانی کے شکریہ کا موقع اور نہ اس کے عذاب کا ڈر ہے۔

سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

زبان کو شکوہ وشکایت سے بچاؤ دل کو طمانیت حاصل ہوگی پاک نفس آدمی عورتوں سے بھی زیادہ شرمیلا ہوتا ہے۔جب کوئی قوم جہاد فی سبیل اللہ کو ترک کر دیتی ہے تو وہ فنا ہو جاتی ہے۔جس پر اچھی صحبت کا اثر نہ ہو،اسے سمجھنا چاہئے کہ میرا ایمان درست نہیں ۔جب عقل کامل ہو جاتی ہے تو گویائی کم ہو جاتی ہے۔

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پانچ اشخاص جنتی ہیں۔(۱)وہ محتاج (مومن) جو عیال دار مگر صابر ہو(۲)وہ عورت جو اپنے شوہر کا حق مہر معاف کر دیا ہو(۳)وہ شخص جو اپنی گناہوں سے سچی توبہ کرے(۴)وہ عورت جس کا شوہر اس سے خوش اور راضی ہو(۵)وہ شخص جس کے والدین اس سے خوش ہوں۔

طالب دنیا کو پڑھانا ڈاکو کے ہاتھ میں تلوار دینے کے برابر ہے۔

(دنیا کے عام لوگوں میں) نہ تمہاری محبت حد سے زیادہ ہو نہ تمہاری نفرت۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تعجب ہے اس پر جو سزا و جزا جنت و دوزخ کو حق مانتا ہے پھر گناہ کرتا ہے بعض

اوقات جرم معاف کر دینا مجرم کو زیادہ خطرناک بنا دیتا ہے۔
تعجب ہے اس پر جو شیطان کو دشمن جانتا ہے اور پھر بھی اس کی اطاعت کرتا ہے۔
تعجب ہے اس پر جو حساب وکتاب پر ایمان رکھتا ہے پھر بھی وہ مال جمع کرتا ہے۔
تعجب ہے اس پر جو جنت پر ایمان رکھتا ہے پھر دنیا میں آرام طلبی کرتا ہے۔عافیت کے نو حصے لوگوں سے الگ رہنے میں ہے اور ایک حصہ ملنے میں ہے۔
بندگی یہ ہے کہ احکام الٰہی کی پابندی کی جائے۔عہد پورا کرو جو مل جائے اس پر قناعت کرو اور جو نہ ملے اس پر صبر اختیار کرو۔

حضرت سیدنا مولائے کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کی آخری وصیت:۔امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا :۔بیٹا میری چار باتوں کے ساتھ چار باتیں یاد رکھنا حضرت امام حسن نے عرض کیا: وہ کیا ہیں فرمایئے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا: اوّل سب سے بڑی تونگری عقل کی توانائی ہے۔دوسری بیوقوفی سے زیادہ کوئی مفلسی اور تنگدستی نہیں۔تیسری غرور، گھمنڈ سب سے سخت وحشت ہے اور چوتھی سب سے عظیم خلق کرم ہے۔
حضرت امام حسن نے عرض کیا: اور دوسری چار باتیں کیا ہیں بیان فرمایئے۔آپ نے ارشاد فرمایا کہ اوّل احمق کی صحبت سے بچو، اس لئے کہ وہ نفع پہنچانے کا ارادہ کرتا ہے لیکن نقصان پہنچا دیتا ہے۔دوسرے جھوٹے سے پرہیز کرو۔اس لیے کہ وہ دور کو نزدیک اور نزدیک کو دور کر دیتا ہے۔تیسرے بخیل سے دور رہو، اس لیے کہ وہ تم سے ان چیزوں کو چھڑا دے گا جن کی تم کو حاجت ہے۔چوتھے فاجر سے کنارہ کش رہو، اس لیے کہ وہ تمہیں تھوڑی سی چیز کے بدلے میں فروخت کر ڈالے گا۔

(تاریخ الخلفاء بحوالہ خطبات محرم، ص،۲۱۶)

Scanned with CamScanner

آپ کے اقوال زرّیں

(۱) علم مال سے بہتر ہے علم تیری حفاظت کرتا ہے اور تو مال کی،علم حاکم ہے اور مال محکوم،مال خرچ کرنے سے گھٹتا ہے اور علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔

(۲) عالم وہی شخص ہے جو علم پر عمل بھی کرے اور اپنے عمل کو علم کے مطابق بنائے۔

(۳) حلال کی خواہش اسی شخص میں پیدا ہوتی ہے جو حرام کمائی چھوڑنے کی مکمل کوشش کرتا ہے۔

(۴) تقدیر بہت گہرا سمندر ہے اس میں غوطہ نہ لگاؤ۔

(۵) خوش اخلاق بہترین دوست ہے اور ادب بہترین میراث ہے۔

(۶) جاہلوں کی دوستی سے بچو کہ بہت سے عقلمندوں کو انہوں نے تباہ کر دیا (۷) اپنا راز کسی پر ظاہر نہ کرو کہ ہر خیر خواہ کے لئے کوئی خیر خواہ ہوتا ہے۔

(۸) انصاف کرنے والے کو چاہئے کہ جو اپنے لئے پسند کرے وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کرے۔ (خطبات محرم۔ص۔۲۱۸)

منقول ہے کہ کسی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین! مجھے کچھ وصیت فرمایئے۔آپ نے فرمایا: اپنے اہل وعیال سے انہماک تیرا سب سے بڑا مشغلہ نہ بن جائے، اگر تیرے اہل وعیال اولیاء میں سے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے ولیوں کو ضائع نہیں کرتا اور اگر وہ دشمن خدا ہیں تو اس کے دشمن سے تجھے کیا سروکار؟ (کشف المحجوب۔ص ۱۱۴)

موت کے بعد انسان کے لیے کوئی مکان نہیں جس میں وہ رہے،مگر وہی جسے اس نے موت سے پہلے بنایا۔

آپ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں علماء کتوں کی طرح قتل کیے جائیں گے،تو کاش علماء اس زمانے میں بیوقوف بن جاتے (تاکہ قتل سے

بچ جاتے)۔(حجۃ اللہ۔ج۔۲۔ص۔۲۹)

اپنی عقلوں کو ناقص سمجھتے رہو کہ عقل پر بھروسہ کرنے سے ضرور غلطی ہوتی ہے، جب عقل بڑھتی ہے تو باتیں کم ہو جاتی ہیں۔انسان اپنی زبان کے پیچھے پوشیدہ ہے۔بدترین قول جھوٹ ہے۔جس شخص کا راز اس کے سینے میں سما نہیں سکتا اس سے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں۔خوب صورتی ان کپڑوں میں نہیں جو ہمیں زینت بخشتے ہیں بلکہ خوب صورتی تو علم وادب کی خوب صورتی ہے۔

جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے گویا اپنے رب کو پہچان لیا۔اپنے تجربات کو محفوظ رکھنے اور ان کی روشنی میں کام کرنے کا نام ہشیاری ہے۔علم ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیتا ہے۔اور جہالت اعلیٰ کو ادنیٰ بنا دیتی ہے۔شریف آدمی عروج پا کر نرم ہو جاتا ہے اور کمینہ کا معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔

خداوند کریم کے عذاب کا اس قدر خوف نہ رکھو کہ اس کی وجہ سے اس کی رحمت سے ناامید ہو جاؤ۔اور نہ اس کی رحمت کی اس قدر امید پیدا کرو کہ اس کا عذاب فراموش ہو جائے۔حکمت کی بات مؤمن کی گمشدہ چیز ہے۔جسے وہ جہاں دیکھتا ہے لے لیتا ہے۔بصارت کا چلا جانا چشم بصیرت کے اندھا ہونے سے اچھا ہے۔جو شخص مال دینے میں سب سے بخیل ہو وہ اپنی عزت دینے میں سب سے زیادہ سخی ہوتا ہے۔جو شخص اپنے دشمن کے قریب رہتا ہے۔اس کا جسم گھل کر لاغر ہو جاتا ہے۔خدا کی رحمت سے ناامید ہونا نہایت نقصان دہ ہے۔دین کی درستی دنیا کے نقصان کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔فرصت کو کھونا بہت بڑی مصیبت ہے۔دنیاداروں کی دوستی ایک معمولی اور ادنیٰ بات سے دور ہو جاتی ہے۔حق نہایت زبردست مددگار ہے۔اور جھوٹ بہت کمزور معاون ہے۔دشمن کے حسن سلوک پر بھروسہ مت کرو کیوں کہ پانی کو آگ سے کتنا ہی گرم کیا جائے پھر بھی اس کو بجھانے کو کافی ہے۔شریف عالم تواضع اختیار کرتا ہے اور جب کمینہ باعلم ہو جائے تو وہ بڑائی کرنے لگتا ہے۔شرافت اپنی بلند ہمتی سے حاصل ہوتی

ہے نہ کہ باپ دادا پر فخر کرنے سے۔جو شخص نیک سلوک کرنے سے درست نہ ہو وہ بدسلوکی سے درست ہو جاتا ہے۔دنیا و آخرت کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص کی دو بیویاں ہوں، جب ایک کو راضی کرتا ہے تو دوسری ناخوش ہو جاتی ہے۔جب رزق کی تنگی تیرے اوپر ہو تو بخشش مانگ اللہ تبارک وتعالیٰ سے یعنی استغفار کر اور کلمہ پڑھ کشادگی ہوگی۔اور آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے دنیوی فکر میں ثواب بھی رکھا ہے اور عذاب بھی۔وہ فقر جس میں ثواب موجود ہے، وہ یہ صاحب فقر کے اخلاق نیک ہوں، اپنے رب کا طاعت گزار بندہ ہو اور حال کی شکایت اپنے لب پر نہ لائے اور اپنے فقر پر اللہ کا شکر بجالائے۔اور وہ فقر جس میں عذاب ہے، اس کی علامت یہ ہے کہ صاحب فِقر کے اخلاق بُرے ہوں اور وہ اپنے رب کا نافرمان ہو، اپنے فقر پر بہت شکوہ شکایت کرے اور حکم الٰہی یعنی تقدیر پر غصہ کرے۔

سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

تم اسرار ربانی کی حفاظت میں محکم رہنا کیوں کہ اللہ تعالیٰ دلوں کے بھیدوں سے واقف ہے۔(کشف المحجوب۔ص ۱۱)

مؤمن وہ ہے جو زاد آخرت تیار کرنے میں لگا رہتا ہے اور کافر وہ ہے جو دنیا کے مزے اڑانے میں مشغول رہتا ہے۔

آدمیوں کی تین اقسام ہیں۔پورے، آدے، اور لاشے، (یعنی کچھ نہیں) پورے آدمی وہ ہوتے ہیں جن کی رائے اور مشورہ دونوں کارآمد ہوں۔آدھے آدمی وہ ہوتے ہیں جن کی رائے ہو مگر مشورہ نہ دے سکے۔اور لاشے وہ آدمی ہوتے ہیں جن کے پاس رائے اور مشورہ دونوں نہ ہوں۔

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تمہارے لئے تمہارا سب سے زیادہ مہربان و رفیق تمہارا دین ہے۔اس لئے کہ بندے کی نجات دین کی پیروی کرنے میں ہے اور اس کی ہلاکت اس کی مخالفت میں ہے۔(کشف المحجوب۔ص ۱۱۹)

اس کے پیچھے نہ پڑ جس پر قدرت نہ ہو۔کسی چیز کو حاصل نہ کر مگر تو اپنے آپ کو اہل پائے۔بے شک لوگ دولت کے غلام ہیں اور ان کی زبان پر دین بے سود ہے۔

حضرت سیدنا عمر ابن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس شخص کی زندگی میں کوئی بھلائی نہیں جس کے لئے آخرت میں اللہ کی رضائے کے ساتھ کوئی حصہ نہ ہو۔

بارگاہِ الٰہی میں امام اعظم اور صاحبین کی مقبولیت

حضرت اسمٰعیل بن ابی رجاء فرماتے ہیں۔میں نے حضرت امام محمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بعد وصال خواب میں دیکھا اور میں نے ان سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟

تو انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی، اور فرمایا اگر میں تجھے عذاب دینے کا ارادہ رکھتا تو یہ علم تجھے نہ دیتا۔

حضرت اسمٰعیل نے دوسرا سوال کیا کہ حضرت امام یوسف کہاں ہیں؟ جواب میں فرمایا کہ ہم سے دو درجہ اوپر۔پھر میں نے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ تو بہت ہی بلند اعلیٰ علیین میں ہیں۔صاحب درمختار علامہ علاء الدین الحصکفی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اعلیٰ علیین میں ہونا قطعاً تعجب کی بات نہیں ہے۔کیوں کہ آپ اس درجہ عابد و زاہد متقی و صاحب ورع تھے کہ چالیس سال تک آپ نے عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی اور آپ نے اپنے رب کا سو بار خواب میں

Scanned with CamScanner

دیدار فرمایا۔ آپ نے اپنے آخری بار حج کے موقع پر محافظین کعبہ سے کعبہ کے اندر داخل ہو کر اندرون عمارت کعبہ نماز ادا کرنے کی اجازت چاہی اور آپ اندر داخل ہوئے اور دو ستونوں کے درمیان عالم شوق میں صرف داہنے پیر پر کھڑے ہو کر بایاں پیر سیدھے پیر کے اوپر رکھ لیا، یہاں تک کہ اسی حالت میں قرآن پاک نصف پڑھ لیا پھر رکوع وسجدہ کیا۔ دوسری رکعت میں بائیں پیر پر کھڑے ہو کر داہنا پیر اٹھا کر بائیں پیر پر رکھا اور نصفِ آخر قرآن پاک ختم فرمایا۔ جب سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہوئے تو بے ساختہ روتے ہوئے اپنے رب سے مناجات کی اور عرض کیا اے میرے معبود! اس کمزور وضعیف بندے نے تیرا کچھ بھی حق عبادت ادا نہیں کیا، لیکن تیری معرفت حاصل کرنے میں حق معرفت ادا کیا، پس تو اس کے حق عبادت کی ادائیگی میں نقصان کو اس کے کمال معرفت کے بدلے بخش دے، اس وقت خانہ کعبہ کے ایک گوشہ سے یہ غیبی آواز آئی "اے ابوحنیفہ! بے شک تو نے حق معرفت ادا کیا اور ہماری عبادت کی اور بہترین عبادت کی یقیناً ہم نے تیری مغفرت فرمادی اور اس کی بھی جس نے تیری اتباع کی اور جس نے تیرا مسلک اختیار کیا یہاں تک کہ قیامت آجائے"

(ضمیمہ بہار شریعت حصہ ۱۹ از: علامہ ظہیر احمد زیدی قادری علیہ الرحمہ ص ۲۹)

لیکن وہابیہ غیر مقلدین تقلید ائمہ کو حرام و بدعت بتاتے ہیں اور ائمہ دین کو سبّ و شتم سے یاد کرتے ہیں، مولیٰ تبارک وتعالیٰ ان کی بدعقیدگی اور بے دینی سے نیز تمام فرقہائے باطلہ مثلاً وہابیہ، دیوبندیہ، تبلیغیہ، مودودیہ، نیچریہ، ندویہ، رافضیہ، قادیانیہ اور صلحکلیہ وغیرہ سے دور ونفوررہ کر بچنے بچانے کی توفیق عطا فرمائے اور ائمہ مجتہدین کے دامنوں کو مضبوطی کے ساتھ تھامنے اور دین حق اہلسنّت و جماعت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت پر قائم رہنے کی توفیق بخشے اور ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے اور میدان محشر میں ان سرکاروں کے زمرے میں اٹھائے، آمین بجاہ سید المرسلین وعلیٰ

Scanned with CamScanner

اٰلہٖ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔

حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہر علم کے ساتھ عمل چاہئے۔کیوں کہ بے عمل عالم بے جان جسم ہے۔حق گوئی میں کسی کی پرواہ نہ کرنا خواہ بادشاہ وقت ہی کیوں نہ ہو۔بدترین وہ شخص ہے جوتوبہ کی امید پر گناہ کرے۔مصیبت اور سختی کا آنا صحت ایمان کی علامت ہے۔

امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نیکوں میں سب سے زیادہ وہ نیک ہے جو اپنے والد کے دوستوں سے ملاپ رکھے۔وہ علم میرا ساتھی ہوتا ہے کہ میں جہاں کہیں بھی ہوں وہ مجھے نفع دیتا ہے۔اور میرا دل اس کا ظرف ہے نہ کہ صندوق۔

کمال اور بزرگی کو غنیمت جانو اور اس کو حاصل کرنے میں جلدی کرو۔حاجت مندوں کا تمہارے پاس آنا یہ انعامات الٰہیہ سے ہے تم اس کو غنیمت جانو اور حاجت مندوں کی حاجت روائی کرتے رہو۔جو سخاوت کرے گا وہ سردار ہوگا جو بخل کرتے ہیں وہ ذلیل وخوار ہوتے ہیں۔جو اپنے بھائی کی بھلائی کرے گا وہ میدان محشر میں اس کا اجر پائے گا۔

حضرت سیدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اگر لوگ مجھے اس لیے دشمن رکھتے ہیں کہ برائیوں سے روکتا ہوں اور اچھائیوں کی تلقین کرتا ہوں تو خدا کی قسم ان کا یہ طریقہ مجھے حق بات کہنے سے روک نہیں سکتا۔میں آخرت کی سرداری طلب کی تو مجھے خلق خدا کو نصیحت کرنے میں ملی۔میں نے نسب چاہا تو وہ تقویٰ میں پایا۔میں نے فخر کو چاہا تو مجھے فقرہ میں ملا۔سلامتی تنہائی میں ہے۔جو شخص

Scanned with CamScanner

تین چیزوں کو قریب رکھتا ہے دوزخ اس کی گردن سے بھی زیادہ قریب ہے۔
(۱) اچھا کھانا (۲) اچھا لباس (۳) دولت مندوں کی صحبت میں بیٹھنا۔
سوتے وقت موت کو سرہانے سمجھو اور جب بیدار ہو تو موت کو سامنے سمجھو۔ گناہ کو معمولی مت جانو بلکہ بڑا سمجھو کہ اسی کے باعث تم گناہ کا ارتکاب کرتے ہو۔

خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ نافع علم۔ اکمل علم، اخلاص وقناعت اور صبر جمیل حاصل کرتا رہے۔ اور جب یہ چیزیں حاصل ہو جائیں تو اس کی اخروی مراتب کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔

حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سچائی ایک ایسا لباس ہے جو کبھی میلا نہیں ہوسکتا۔

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جو شخص ہر کس و ناکس سے صحبت رکھتا ہے وہ محفوظ نہیں رہ سکتا اور جو زبان قابو میں نہیں رکھتا وہ پشیمان ہوتا ہے۔

حضرت ابوبکر شبلی علیہ الرحمۃ الرضوان

جو شخص اچھے کھانے ،اچھے کپڑے اور دولت مندوں کی صحبت کی طلب رکھتا ہے۔ دوزخ اس کی رگ جان سے بھی قریب تر ہے۔

حضرت عبداللہ نروغندی علیہ الرحمہ

جو جوانی میں کام نہ کرے اور تضیع اوقات کرے خداوند قدوس بڑھاپے میں اسے ذلیل کرتا ہے۔

Scanned with CamScanner

امام غزالی علیہ الرحمۃ والرضوان

وہ دوست جو تمہارے اچھے حالات میں دوست ہو اور آڑے وقت پر کام نہ آئے وہ دوست نہیں۔

حضرت ابراہیم بن ادھم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جس کو تین حالتوں میں دل جمعی حاصل نہ ہو تو سمجھ لو کہ اس کے اوپر باب رحمت بند ہو چکا ہے۔ (۱) تلاوت قرآن پاک کے وقت (۲) حالت نماز میں (۳) ذکر و شغل کے وقت۔

ہماری دعائیں بے اثر کیوں ہیں

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب نبہات میں تحریر فرماتے ہیں کہ لوگوں نے مشہور بزرگ حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ ہم دعا کرتے ہیں اور قبول نہیں ہوتی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا دس چیزوں کی وجہ سے تمہارے دل مردہ ہو گئے ہیں۔ (۱) تم نے خدو کو پہچانا مگر اس کا حق ادا نہ کیا (۲) خدا کی کتاب پڑھی لیکن اس پر عمل نہ کیا (۳) ابلیس شیطان سے دشمنی کا دعویٰ کیا مگر اس کے ساتھ دوستی قائم رکھی (۴) محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تم نے دعویٰ کیا مگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقے اور سنت کو چھوڑ دیا (۵) جنت میں جانے کی خواہش کی لیکن اس کے لئے (اہلسنت و جماعت کے عقیدے پر قائم رہ کر اعمال صالحہ نہ کئے (۶) دوزخ سے خوف کا دعویٰ کیا مگر گناہ سے باز نہ رہے۔ (۷) موت کا حق ہونے کا اعلان کرتے رہے لیکن اس کے لئے آمادہ نہ ہوئے (۸) لوگوں کے عیب گنتے رہے مگر اپنے عیوب پر نظر نہ ڈالی (۹) خدا کا دیا ہوا رزق کھاتے رہے مگر اس

Scanned with CamScanner

کی شکر گزاری نہ کی (۱۰) اور اپنی میتوں کو دفن کرتے رہے مگر ان کے احوال سے عبرت حاصل نہ کی۔ پس ان حالات میں تمہاری دعائیں کیسے قبول ہوں؟

حضرت شیخ سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بڑھاپے سے پہلے کچھ کام کرلو کیوں کی ضعیف ہو کر نہ کرسکو گے جیسے کہ میں نہیں کرسکتا اور آپ جس عمر میں یہ فرمارہے تھے۔ اس وقت بھی آپ کی یہ کیفیت تھی کہ کوئی جوان بھی آپ کی طرح عبادت نہیں کرسکتا تھا۔ جس شخص کو نعمت کی قدر نہیں ہوتی۔ اس کی نعمت وہاں سے زوال پذیر ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔ جو رب تعالیٰ کا فرمابردار ہوجاتا ہے سب اس کے فرمابردار ہوجاتے ہیں۔ سب سے زیادہ بہادری یہ ہے کہ نفس پر قابو حاصل ہو جائے۔

حضور پرنور سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تو نفس کی تمنا پوری کرنے میں مصروف ہے اور وہ تجھے تباہ کرنے میں مصروف ہے جو شخص اپنے نفس کا اچھی طرح معلم نہیں ہوسکتا وہ دوسروں کا کیسے ہوگا۔

موت سے پہلے یاد خدا میں بہتری ہے۔ لوگوں کے کھیتی کاٹنے کے بعد ہل چلانا اور بیج بونا بے سود ہے۔

اللہ والے طاعتیں کرتے ہیں اور اس پر بھی ان کے دل خوف زدہ رہتے ہیں۔ اور تم گناہ کرتے ہو اور پھر بھی بے خوف ہو۔ یہی تو صریح یعنی کھلا ہوا دھوکہ ہے۔

اپنے دل کو صرف خدا کے لئے خالی رکھ اور اعضاء کو بال بچوں کے واسطے حصول معاش میں مصروف رکھ یہ بھی تعمیل حکم الٰہی ہے۔

ایمان اصل اور اعمال اس کی فرع ہیں لہٰذا ایمان میں شرکت سے بچو اور اعمال میں معصیت سے۔ اے عمل کرنے والے اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کر ورنہ تیری

Scanned with CamScanner

یہ ساری محنت و مشقت بیکار ہے۔

وہ رزق کی فراخی جس پر شکر نہ ہو اور وہ معاش کی تنگی جس پر صبر نہ ہو فتنہ بن جاتی ہے۔ دنیا ایک بازار ہے جو عن قریب ختم ہو جائے گا۔ زائد طلبی کے پیچھے مت پڑو جس میں ذرہ بھر اخلاص اور ذرہ بھر تقویٰ ہو وہی نجات پائے گا۔

تکلیف سے ناامید نہ ہو جایا کرو۔ توبہ سے گناہوں کو دھولو مؤمن کی پہچان یہ ہے کہ وہ حلال روزی کی تلاش میں مصروف رہے اصلی عیش آخرت کا عیش ہے۔ دنیا تجھ جیسے ہزاروں کو پالا موٹا تازہ کیا پھر خود ہی اپنی خوراک بنالیا۔ اللہ کے واسطے علم سیکھ اور اس پر عمل کر۔

تمام خوبیوں کا مجموعہ علم سیکھنا اور اس پر عمل کرنا، پھر اَوروں کو سکھانا ہے۔ اے عالم! اپنے علم کو دنیاداروں کے پاس اٹھنے بیٹھنے سے میلا نہ کر مصیبتوں کو چھپاؤ، اس سے قرب حق نصیب ہوگا۔ مؤمن کے لئے دنیادار ریاضت اور آخرت دارراحت ہے۔ مؤمن اپنے اہل وعیال کو اللہ پر چھوڑتا ہے۔ اور منافق اپنے درہم و دینار پر۔ مؤمن جس قدر بوڑھا ہوتا ہے اس کا ایمان طاقتور ہوتا ہے۔ شروع کرنا تیرا کام ہے تکمیل کرنا خداوند قدوس کا کام ہے۔ جو مخلوق پر شفقت کرتا ہے، وہ رحمت خداوندی سے قریب ہوتا ہے۔ دنیادار دنیا کے پیچھے دوڑ رہے ہیں اور دنیا اہل اللہ کے پیچھے۔ تیرے سب سے بدترین دشمن تیرے برے ہم نشین ہیں۔ خدا کے ساتھ ادب کا دعویٰ غلط ہے جب تک مخلوق کے ادب کا خیال نہ رکھے بے ادب، خالق اور مخلوق دونوں کا معتوب ہے۔

جو غصہ کرے متکبر ہے۔ جو گالی دے وہ کمینہ ہے۔ جو انتقام کے درپہ ہو وہ درندہ ہے اور جو ضبط کر جائے وہ صابر اور کامل انسان اور محبوبِ خدا ہے۔

Scanned with CamScanner

آپ سے پوچھا گیا: حصولِ تقویٰ کیسے ہو؟

جواب:۔ حصول تقویٰ کی ابتدائی صورت یہ ہے کہ سب سے پہلے ان مظالم کی معافی مانگے جو اس نے لوگوں پر کیے اور ان کے حقوق کے مطالبات سے عہدہ برآ ہو جائے۔ اس کے بعد صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے آزادی حاصل کرے اور اپنے دل کے گناہوں کو ترک کرنے میں مشغول ہو، دل کے گناہ ہی تمام گناہوں کی اصل ہے۔ دل ہی سے دوسرے اعضا میں گناہوں کی تحریک ہوتی ہے۔ نفسانی خواہشات کی مخالفت کرے تاکہ قلبی گناہ ترک کرنے کی طرف آگے بڑھ سکے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم کے خلاف کسی چیز کو پسند نہ کرے اور نہ اللہ کی تدبیر کے ساتھ اپنی کسی تدبیر کو کام میں لائے اور نہ ہی اپنی تدبیر کو تدبیر الٰہی پر ترجیح دے۔ ہر چیز کو اللہ کے سپرد کر دے اور اس کا مطیع و فرمابردار بن جائے۔ اپنے آپ کو اس کے حوالے کر دے اور اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت میں ایسا بن جائے جیسا ایک شیر خوار بچہ اپنے دودھ پلانے والی ماں کی گود میں ہوتا ہے۔ اور جیسے مردہ غسال کے ہاتھ میں مسلوب الاختیار رہوتا ہے۔

سرکار خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱) سارے اعمال کی قبولیت کا دارومدار ایمان وعقیدے کی درستگی پر موقوف ہے۔

(۲) اس سے بڑھ کر کوئی گناہ کبیرہ نہیں ہے کہ مسلمان بھائی کو بلا وجہ شرعی ستایا جائے اس سے خدا اور رسول دونوں ناراض ہوتے ہیں۔

(۳) کوئی گناہ اتنا نقصان نہیں پہونچاتا جتنا مسلمان بھائی کو ذلیل کرنا اور بے عزت کرنا۔

(۴) نماز بندہ کے لئے خدا کی امانت ہے۔ بندوں کو چاہئے کہ اس کا حق اس طرح ادا

Scanned with CamScanner

کریں کہ اس میں کوئی خیانت پیدا نہ ہو۔

حضرت خواجہ نظام الدین سلطان الاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا جو لوگ بیمار پڑتے ہیں یہ ان کے نیک ہونے کی دلیل ہے لیکن انہیں معلوم نہیں ہوتا پھر فرمایا ایک اعرابی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر اسلام قبول کیا۔ پھر کچھ دنوں کے بعد حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ جب سے میں اسلام لایا ہوں میرے مال میں نقصان ہو رہا ہے اور جان بھی بیمار رہتی ہے۔

فرمایا:۔ جب مؤمن کے مال میں نقصان اور اس کی جان بیمار ہو تو سمجھو کہ وہ، اس کے ایمان کی صحت کی دلیل ہے۔

پھر خواجہ صاحب نے یہ فرمایا کہ قیامت کے دن فقراء کو وہ درجے عطا ہوں گے کہ تمام خلقت اس بات کی آرزو کرے گی کہ کاش! ہم بھی دنیا میں فقیر ہوتے۔ اور جو دائم المرض ہوتے ہیں انہیں بھی قیامت کے دن اسی قدر درجے ملیں گے کہ خلقت اس بات کی آرزو کرے گی۔ کہ کاش! ہم بھی دنیا میں بیمار ہوتے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(ملفوظات محبوب الٰہی۔ فوائد الفوائد حصہ پنجم۔ ص ۲۵۰)

اور آپ نے فوائد الفوائد میں یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ :۔ مزامیر حرام است یعنی مزامیر حرام ہے۔

فرمودات حضور سید میر عبدالواحد بلگرامی علیہ الرحمۃ والرضوان

(۱) دل اگر مردان خدا کے اخلاق سے حصہ پانے والا نہیں تو ایک مرتبہ بزرگوں کی عادتوں کا دل لگا کر مطالعہ کرو۔

Scanned with CamScanner

(۲) اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی اور اسی کے لیے دشمنی ایمان کے بہترین کاموں میں سے ہے۔

(۳) نبی کی اولاد سے محبت کرنا نبی ہی سے محبت کرنا ہے۔

(۴) اے عزیز! خوب جان لے کہ سنت کے بھیدوں کی گہرائیوں کو جاننا اور بدعت کی نشانیوں کی اندرونی باتوں کو معلوم کرنا ممکن ہی نہیں جب تک ایمان واسلام کی روشنی اور محبت و تعظیم کی رہبری میسر نہ ہو۔

(۵) نیک بن جاؤ کہ بدبختی کے دستر خوان پر کوئی کھانا نہیں دیتا۔ اگر تو خود نیک نہیں تو تجھے نیک نسبت بھی کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتی۔

(۶) ہم نے اس دنیا میں بارہا تجربہ کیا ہے کہ جو دردمندوں سے الجھتا ہے وہ ٹھوکریں کھاتا اور گر پڑتا ہے۔

(۷) اگر تو چاہتا کہ خدا کا خاص بندہ بن جائے تو اپنے آپ کو صدق اخلاص پر آمادہ کرلے۔

(۸) جب تک تو خدا کا نہ ہوگا کوئی چیز تیری نہیں ہوسکتی۔ جس کا رب ہے اس کا سب ہے۔

(۹) اہلِ معرفت کے لئے نماز اور روزہ کا فوت ہوجانا ایک بُری موت ہے اور عبادت کا وقت پر ادا کرلینا ایک خوشگوار زندگی ہے۔

(۱۰) ہر طریقت جسے شریعت ٹھکرادے زندیقہ ہے۔

(۱۱) دنیا مردار ہے جس کے طالب کتے ہیں اور ان میں سب سے بدتر وہ ہے جو اس پر حریص ہے۔

(۱۲) دنیا اپنی ذات کے اعتبار سے بری نہیں، اس سے محبت کرنا برا ہے کہ دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے۔

Scanned with CamScanner

(۱۳) حق پر ثابت قدم رہنا کرامت سے بڑھ کر ہے۔

(۱۴) اگر بہشت میں دیدارِ الٰہی کا وعدہ نہ ہوتا تو عارفوں کی زبان پر بہشت کا نام بھی نہ آتا۔

(۱۵) یاد رکھو ! جو علم امورِ آخرت کا معاون نہ ہو اس سے جہل بہتر ہے۔

ارشاداتِ وارثِ پاک علیہ الرحمہ

☆ پابندی کے ساتھ نماز پڑھا کرو کیوں کہ نماز سراپا عجز کی تصویر اور عبدیت کی نشانی ہے۔

☆ جو شخص باوضو رہتا ہے، قیامت کے روز وہ پرہیزگاروں کی صف میں کھڑا ہوگا۔

☆ محبت ہی کے سبب انسان اشرف المخلوقات ہوا۔

☆ موحد وہ ہے جس کے دل میں ماسوائے اللہ کا خیال محو ہو جائے۔

☆ توکّل انبیائے کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔

☆ توکّل حیا کی علامت ہے۔

☆ خدا تمہارے رزق کا ضامن ہے۔

☆ حسد میں سوائے نقصان کے فائدہ نہیں۔

☆ جس نے حق کو پکڑا وہ کامیاب ہوا اور جس نے خلق پر بھروسہ کیا وہ خراب ہوا۔

☆ نفس کی دوستی ہلاک کرتی ہے۔

☆ مرید کی ترقی کا زینہ ادب ہے۔

☆ جو حق سے ڈرتا ہے، بے خوف رہتا ہے۔

☆ دنیا میں زن، زر، زمین کی وجہ سے انسان جھگڑے میں پڑتا ہے، جب ان تینوں کا تعلق دل سے نکل جائے تو پھر اس دل کا نام "قلبِ مطمئنہ" ہو جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

☆ جو جس کی قسمت کا ہے، اس کو وہ ضرور پہنچتا ہے۔

☆ جو شخص خدا پر بھروسہ کرتا ہے، خدا اس کی مدد ضرور کرتا ہے۔

نوٹ:۔حضرت وارث پاک کے تمام ارشادات" حیاتِ وارث "از: شیدا وارثی مطبوعہ راولپنڈی کے متفرق صفحات سے نقل کئے گئے ہیں۔

سلسلہ مداریہ سوخت ہے، اس میں مرید ہونا درست نہیں

خلیفہ وتلمیذ سرکار اعلیٰ حضرت، ملک العلماء حضرت علامہ شاہ محمد ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ نے مذکورہ بالا سلسلہ سے متعلق کئی سوالوں کے تحقیقی جوابات اپنے فتاویٰ میں دیئے ہیں، ان میں سے صرف دو سوالوں کے جوابات قلمبند کئے جاتے ہیں۔

(ا) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں، کہ زید کہتا ہے کہ سلسلہ مداریہ سوخت ہے، اس میں پیری مریدی ناجائز ہے۔اور عمر کہتا ہے کہ جائز ہے۔ان میں کون حق پر ہے؟

الجواب: زید کا خیال صحیح ہے۔واقعی طریقہ بیعت، حضرت سیدنا بدیع الدین مدار قدس سرہ العزیز کا سوخت ہے۔حضرت نے چند آدمیوں کے سوا کسی کو بیعت نہ کیا اور جن لوگوں کو مرید کیا ان میں سے کسی کو خلیفہ نہ بنایا۔

سبع سنابل شریف کے صفحہ 86 پر ہے۔کہ اخیر وقت میں حضرت نے اپنے دست مبارک سے بہت سے خطوط لکھ کر اطراف و جوانب میں بھیج دیئے کہ میں نے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا ہے۔ان کاغذات وخطوط سے ایک خط شیخ مخدوم سعد قدس سرہ کو بھی ملا، اس میں تحریر تھا کہ میں نے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا۔اس فتویٰ کی روشنی میں موجودہ مداری پیروں سے مرید ہونا درست نہیں ہے۔اور اس امر سے بھی آگاہ کیا جاتا ہے کہ اولیاء اللہ کے سلسلے میں داخل ہونا اور ان کا مرید ومعتقد ہونا دونوں جہاں کی

بھلائی اور برکت کا ذریعہ اور کامیابی کا زینہ ہے۔اس لئے بیعت ہونے سے پہلے پیر میں چار شرطیں ضرور دیکھ لیں، اگر ان میں سے ایک بھی شرط نہیں پائی گئی تو وہ شخص پیر نہیں ہوسکتا۔

درج ذیل شرائط یہ ہیں۔

☆ پیر سنی صحیح العقیدہ ہو، گمراہ و بدمذہب نہ ہو ورنہ ایمان بھی ہاتھ سے جائے گا۔

☆ اس کا سلسلہ نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہو بیچ میں کٹا نہ ہو اور نہ سوخت ہو، ورنہ اوپر سے فیض نہ پہنچے گا۔

☆ اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے نکال لے۔نہیں تو حلال و حرام، جائز و ناجائز کا فرق نہ کرسکے گا۔

☆ فاسق معلن نہ ہو کہ فاسق کی توہین واجب ہے اور پیر کی تعظیم لازم وضروری ہے۔

(۲) حضرت سیدنا بدیع الدین مدار قدس سرہ کی نسل ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کس جگہ اور آپ کس قوم سے تھے؟

الجواب: حضرت شاہ بدیع الدین مدار علیہ الرحمہ کے والد ماجد کا نام ابو اسحٰق اور ایک قول کے مطابق علی ہے۔والدہ کا نام بی بی ہاجرہ ہے۔اصل وطن آپ کا حلب جو ملک شام میں ہے، اور آپ حضرت سیدنا ہارون علیہ الصلوۃ والسلام کے اولاد وامجاد سے تھے۔آپ بارہ برس تک عالم صمدیت میں رہے۔اس مدت میں آپ نے کچھ کھایا پیا نہیں۔اس عرصہ میں آپ نے جو ایک بار کپڑا پہنا، نہ کبھی میلا ہوا، نہ پھٹا۔کتابوں میں آپ کے غرائب احوال اور عجائبِ انوار لکھے ہوئے ہیں۔مگر کسی جگہ آپ کی اولاد کا تذکرہ نظر سے نہ گزرا۔اس لئے خیال ہوتا ہے کہ آپ عالم تجرید وتفرید میں تھے۔آپ نے نہ شادی کی، نہ کوئی اولاد ہوئی۔واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ ملک العلماء ص316/317)

Scanned with CamScanner

بفضلہ تعالیٰ آپ کے نام ونسب، فضل وکمال، بزرگی وولایت وغیرہ اپنی جگہ مسلّم ہیں۔ اس میں کسی مسلمان کو کسی چوں و چرا کرنے کی ہرگز گنجائش و اجازت نہیں۔ مولیٰ تبارک وتعالیٰ آپ کی روحانی، عرفانی اور نورانی فیضان سے مسلمانوں کو خوب خوب مالا مال فرمائے اور وہابیہ، دیوبندیہ، رافضیہ، صلح کلیہ وغیرہم نیز گمراہوں اور گمراہ گر پیروں سے دور ونفور رہ کر اہلسنت و جماعت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت پر قائم رہنے اور شریعت کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق بخشے، آمین ثم آمین

سلسلۂ وارثیہ اور مداریہ میں مرید ہونا کیسا ہے؟

از مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ والرضوان

حضرت وارث پاک نے کسی کو خلافت نہیں دی

مسئولہ: محمد سعید انور، دار العلوم قادریہ نوریہ، بگھاڑو،
ضلع سون بھدر (یوپی) ۲۶/ذوالحجہ ۱۴۱۹ھ

مسئلہ: وارثی سلسلہ کی کیا حقیقت ہے کیا اس سلسلے میں مرید ہونے والے لوگوں کا سلسلہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے؟ اور یہ سلسلہ قادریہ چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ چاروں سلسلوں میں سے کس سے متعلق ہے؟

Scanned with CamScanner

الجواب: یہ بات صحیح ہے اس سے کسی وارثی کو بھی انکار نہیں کہ حضرت وارث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے کسی کو خلافت نہیں دی تھی۔ جب خلافت نہیں دی تھی تو اس سلسلہ میں مرید ہونا صحیح نہیں، وارثی سلسلہ چاروں سلاسل میں سے کس سے منسلک ہے یہ مجھے معلوم نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سلسلۂ وارثیہ میں مرید ہونا صحیح نہیں

مسئولہ: غلام محی الدین، انگسوی قربانی جامع مسجد، دھولہ، آسام۔ ۲۴/ذوقعدہ ۱۴۲۰ھ

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے شہر میں ایک وارثی سلسلہ کے خلیفہ رہتے ہیں جو نماز کبھی کبھار ہی پڑھتے ہیں اور نہ کبھی سننے میں آیا ہے کہ ان کے پیر صاحب بھی جن کے یہاں کچھ لوگ مرید ہیں، کہتے ہیں کہ نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ صرف ''یاوارث'' کا ورد کرو اور درود شریف پڑھتے رہو اور وارث پاک کی تصویر سامنے رکھا کرو۔

چنانچہ جو لوگ بھی مرید ہوتے ہیں ان سب کے گھر میں حضرت وارث علی شاہ کی تصویر لٹکی ہوتی ہے اور صبح وشام اگربتی جلائی جاتی ہے۔ نماز کا معاملہ یہ ہے کہ جمعہ کی نماز تک نہیں پڑھتے۔ چند لوگ جو پڑھے لکھے ہیں ان میں ایک صاحب حافظ قرآن بھی ہیں ،وارثی خلیفہ صاحب کے گھر میں آتے جاتے ہیں اور ساتھ لے کر دوسرے مسلمانوں کے گھروں اور دوکانوں میں بھی جاتے ہیں۔ اس طرح ایک حافظ قرآن کا ان کے ساتھ ہونے کی وجہ سے لوگ ان کو بزرگ سمجھ کر ان کی تعظیم بھی کرتے ہیں اور معتقد بھی ہو رہے ہیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسے پیر کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے اور ان کے ساتھ ساتھ گھومنے والے حافظ قرآن کا شریعت میں کیا حکم ہے۔ یہ حافظ صاحب ایک مسجد میں امامت بھی کرتے ہیں، ان کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب: سلسلۂ وارثیہ میں مرید ہونا ہی صحیح نہیں۔ حضرت حاجی وارث علی صاحب رحمۃ اللہ

علیہ نے کسی کو اپنا خلیفہ نہیں بنایا ہے۔ جو پیر نماز نہیں پڑھتا، بدترین فاسق ہے۔ اگر وہ کسی کا صحیح طور پر خلیفہ بھی ہو تو اس سے مرید ہونا جائز نہیں، کیوں کہ پیر کی تعظیم واجب اور بے نمازی فاسق معلن کی تعظیم حرام تبیین وغیرہ میں ہے

''قد وجب علیھم اھانتہ شرعاً''

علاوہ ازیں تصویر سامنے رکھ کر ورد وظائف کرنا اشد حرام۔ کسی بھی جاندار کی تصویر کا رکھنا ہی حرام ہے، اگر چہ وہ بزرگ ہو۔ اور تصویر سامنے رکھ کر ورد وظائف کرنا بت پرستی کے مشابہ اور جس نے یہ کہا کہ نماز کی ضرورت نہیں وہ اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گیا۔ اسی طرح جو اس کے اس کفری قول پر مطلع ہو کر اسے پیر مانے، بزرگ جانے وہ بھی کافر و مرتد ہے، بلکہ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر و مرتد ہے۔ یہ حافظ جو اس سلسلہ میں مرید ہے، اسے امام بنانا جائز نہیں، گناہ ہے، اس کے پیچھے کوئی بھی نماز نہ پڑھی جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

''سیف مدار'' کے مصنف پر کیا حکم ہے؟

مسئولہ: ڈاکٹر محمد حنیف، موضع بشن پور ٹنٹنوا، پچپڑوا، ضلع گونڈہ (یوپی) ۱۶؍ جمادی الآخرہ ۱۴۰۹ھ

مسئلہ: خادم سلسلہ مداریہ بدیعیہ سے منسلک ہے اور اسی خانوادہ کے جانشین وخلیفہ حضرت مولانا سید منظر علی صاحب مدظلہ العالی سے مرید ہے۔ میرے شیخ موصوف کے برادر معظم حضرت مولانا سید ذوالفقار علی صاحب ہیں، جنھوں نے سیف مدار نامی کوئی کتاب لکھی ہے۔ سنا ہے کہ اس کتاب میں اسلاف کرام کے متعلق غیر مناسب انداز ہے۔ جس کی وجہ سے حضور مفتیٔ اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان اور دیگر علمائے کرام پر چوٹ پڑتی ہے۔ غالباً کتاب مذکور سبع سنابل شریف اور سلسلہ بدیعیہ

Scanned with CamScanner

کے سوخت ہونے کے متعلق ہے، آپ کی جناب میں استفتاء ہذا کے ذریعہ میں حسب ذیل سوالات میں شافی جواب چاہتا ہوں۔حکم شرع سے مجھے مطلع فرمائیں۔

(۱) سیف مداری کی تصنیف کے مصنف پر کیا فتویٰ عائد ہوتا ہے؟

(۲) مصنف سید مدار اپنی اس تصنیف سے خارج از اسلام تو نہیں ہوں گے؟

(۳) اس سلسلے میں میری بیعت صحیح ہے یا نہیں؟

(۴) بیعت کی وجہ سے خود میرے اوپر کیا حکم ہوتا ہے؟

الجواب: سیف مدار نامی کتاب کا مصنف سیف مدار لکھنے کی وجہ سے اگر چہ کافر و مرتد نہیں ہوا مگر ایک نہیں کئی وجوہ سے بدترین فاسق، فاجر، مستحق عذاب نار و مستوجب غضب جبار ضرور ہوا۔اس کا اندیشہ قویہ ہے کہ یہ شخص دنیا سے باایمان نہیں جائے گا۔حدیث قدسی میں فرمایا گیا :

"من عادی لی ولیا فقد آذنته بالحرب۔" جو میرے کسی ولی سے عداوت رکھے گا میں نے اسے لڑائی کا چیلنج دے دیا ہے۔

عالم گیری میں ہے:

''من ابغض عالماً من غیر سبب ظاهر خیف علیه الکفر''(۲) جو کسی عالم سے بغیر سبب ظاہر کے عداوت رکھے گا اس پر کفر کا اندیشہ ہے۔

اس کتاب میں مجدد اعظم حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ کے مشائخ سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ کے مورث اعلیٰ حضرت سیدنا میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہٗ مصنف سبع سنابل پر ایسے گندے، گھنونے، جھوٹے الزامات لگائے ہیں کہ نیچ سے نیچ انسان بھی کسی پر نہیں لگا سکتا، وہ بھی بے بنیاد جھوٹے، اور جاہل اتنا بڑا ہے کہ حوالہ وہ دیا ہے جس سے خود ثابت کہ یہ قصہ خود کتاب کے مصنف منتخب التواریخ کا ہے۔جس کی پوری تفصیل یہ خادم ماہ نامہ اشرفیہ دسمبر ۱۹۸۷ء، جنوری ۱۹۸۸ء میں شائع کر چکا ہے۔مدرسہ فضل رحمانیہ میں یہ پرچہ مل جائے گا، آپ اسے دیکھ لیں، حضور سیدنا میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ اپنے

Scanned with CamScanner

وقت کے مسلم الثبوت عالم شریعت، ماہر طریقت، عارف باللہ ولی کامل تھے۔ ان کی ذات والا صفات پر کیچڑ اچھالنا حقیقت میں ان تمام علماء ومشائخ پر کیچڑ اچھالنا ہے۔ جو انھیں عارف باللہ، ولی کامل مانتے تھے اور مانتے ہیں۔ جس میں مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کے تمام مشائخ اور ان کے سلسلہ سے منسلک علمائے اہل سنت کی غالب اکثریت داخل ہے۔ گویا اس دریدہ دہن گستاخ نے اہل سنت وجماعت کے تقریباً کل علمائے اہل سنت پر کیچڑ اچھالا ہے۔ اس کتاب کا مصنف وہ الزام لگا کر قاذف اور بحکم قرآن ہمیشہ کے لئے مردود الشہادۃ اور فاسق ہوگیا۔ اگر حکومت اسلام ہوتی تو اسی کوڑے سزا کا مستحق تھا۔ ارشاد ہے:

”وَالَّذِیۡنَ یَرۡمُوۡنَ الۡمُحۡصَنٰتِ ثُمَّ لَمۡ یَاۡتُوۡا بِاَرۡبَعَۃِ شُہَدَآءَ فَاجۡلِدُوۡہُمۡ ثَمٰنِیۡنَ جَلۡدَۃً وَّلَا تَقۡبَلُوۡا لَہُمۡ شَہَادَۃً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ۔“(۱)

جولوگ پاک دامن عورتوں (مردوں) پر زنا کاری کا الزام لگاتے ہیں اور پھر اس پر چار گواہ پیش نہیں کرتے انھیں اسی کوڑے مارو اور کبھی بھی ان کی گواہی قبول نہ کرو اور یہ لوگ فاسق ہیں۔

اس نے اپنے آپ کو سید لکھا، حالاں کہ یہ سید نہیں ذات کا فقیر ہے۔ اسی طرح یہ لوگ حضرت شاہ مدار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سید مشہور کئے ہوئے ہیں، حالاں کہ اقتباس الانوار میں ہے، یہ کتاب مداری حضرات ہی کی لکھی ہوئی ہے۔

”کہ در رسالہ ایمان محمودی کہ تصنیف شیخ محمود مرید شاہ مدار است می آرد مداد ابن ابو اسحاق شامی در ملت موسیٰ علیہ السلام واز فرزندانِ ہارون علیہ السلام وشاگرد حذیفہ شامی بود وتوریت وزبور انجیل را درس می گفت وبعضے نسبت ارادت وے را بسوئے طیفور شامی لاحق می کنند وایں راست نمی آید زیرا کہ در زمانہ طیفور شامی وبدیع الدین مدار تفاوت بسیار است۔“ (۲)

دیکھئے خود مداریوں ہی کی کتابوں میں خود مدار کے مرید ہی کا بیان ہے کہ یہ پہلے یہودی اور حضرت ہارون کی اولاد میں سے ہیں۔اور حدیث شریف میں فرمایا گیا۔

"مَن انتسب الی غیر ابیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین۔"

جو اپنے والدین کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے، اس پر اللہ اور اس کے فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔

اسی طرح یہ لوگ یہ بھی جھوٹ بولتے ہیں کہ حضرت شاہ مدار قدس سرہ کی عمر مبارک پانچ سو سال تھی، نیز یہ کہ ان کا وصال نہیں ہوا ہے، روپوش ہیں، یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ ان کی عمر مبارک ایک سو چوبیس سال تھی اور ان کی وفات ہوئی، ۱۸/جمادی اولیٰ بروز جمعہ ۸۴۰ھ۔

پس جو لوگ اپنے کاروبار کو چمکانے کے لئے جھوٹ در جھوٹ بولیں، اولیائے کرام پر بہتان باندھیں، وہ اس لائق ہرگز نہیں کہ انھیں پیر بنایا جائے کہ وہ لوگ کئی وجوہ کی بنا پر حق اللہ اور حقوق العباد میں گرفتار ہیں اور بدترین فاسق کو پیر بنانا جائز نہیں کہ جو خود بدراہ ہے وہ دوسروں کو کیا ہدایت دے سکتا ہے۔علاوہ ازیں سبع سنابل میں یہ تحریر ہے کہ حضرت شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ نے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا، تو پیری مریدی کا سلسلہ خود ہی منقطع فرمادیا۔سبع سنابل شریف وہ کتاب ہے جو حضرت شاہ کلیم اللہ جہان آبادی چشتی قدس سرہ کے ارشاد کے مطابق بارگاہ رسالت میں مقبول ہو چکی ہے۔منظر علی اگرچہ سیف مدار کے مصنف نہیں مگر اپنے بھائی کے حامی ہونے کی وجہ سے ان پر وہ سارے الزامات عائد ہیں جو ذوالفقار پر ہیں۔ارشاد ہے۔"انکم اذا مثلھم" آپ کسی صحیح سلسلہ والے مرشد سے مرید ہو جائیں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

سلسلۂ مداریہ سوخت ہے تو پھر اعلیٰ حضرت کو اس سلسلے کی خلافت کیسے ہے؟ سلسلۂ وارثیہ میں مرید ہونا کیسا ہے؟

Scanned with CamScanner

مسئولہ: خانقاہ نوریہ رضویہ افتخاریہ، نوری نگر، جوگئی ڈیہہ، الہ آباد، یوپی، ۲۵ ربیع الاول سنہ ۱۴۱۹ھ

مسئلہ: (۱) سلسلہ مداریہ میں بیعت ہونا جائز و درست ہے کہ نہیں، جب کہ معتبر کتاب سبع سنابل شریف میں یہ واقعہ منقول ہے کہ حضرت مدار شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سراج الدین سوختہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں فرمایا کہ میں نے آپ کے سلسلہ کو سوخت کر دیا اور جواب میں حضرت سراج الدین سوختہ نے حضرت مدار شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرمایا کہ میں نے آپ کے مریدوں کو گم راہ کیا۔ نیز مداری حضرات اپنے سلسلے میں بیعت ہونے کو جائز و درست ہونے کے ثبوت میں کہتے ہیں کہ سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سلسلہ مداریہ سے بھی خلافت حاصل تھی، تو یہ خلافت محض برکت کے لئے تھی یا بیعت کے لئے بھی؟

(۲) سلسلہ وارثیہ میں جو لوگ اس طرح بیعت ہوتے ہیں کہ مزار حضرت وارث علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ چادر مبارک کو پکڑا کر بیعت کرتے ہیں تو اس طرح بیعت ہونا جائز و درست ہے کہ نہیں۔ نیز حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا کوئی جانشین وخلیفہ مقرر کیا ہے یا نہیں؟

الجواب:

(۱) سبع سنابل شریف میں یہی ہے لیکن ''النور البھاء'' میں سیدنا ابو الحسین احمد نوری قدس سرہ مرشد برحق حضور مفتیٔ اعظم ہند قدس سرہ نے اپنے ان سلاسل کے تذکرے میں جن کی انھیں اجازت وخلافت حاصل ہے، سلسلہ مداریہ کو بھی ذکر کیا ہے نیز ''النور والبھاء'' میں مذکور تمام سلاسل اولیاء اللہ بشمول سلسلہ مداریہ کی اجازت وخلافت مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ کو بھی تھی، اس لئے میں اس پر جزم نہیں کرتا کہ سلسلہ مداریہ منقطع ہے، البتہ از راہ احتیاط اس سلسلے میں مرید ہونے کی اجازت بھی نہیں دیتا۔ کیف و قد

قیل۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) حضرت وارث علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کسی کو نہ اپنا سجادہ نشین بنایا اور نہ کسی کو خلیفہ بنایا۔ اس لئے سلسلۂ وارثیہ میں مرید ہونا درست نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فاسق معلن سے مرید ہونا جائز نہیں۔

مسئولہ: غلام سرور، جین پور، اعظم گڑھ۔ ۲۳؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ

مسئلہ: ایک پیر صاحب ہیں جن کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا نہیں گیا ہے اور دو انگوٹھی پہنتے ہیں اور وہ مرید بھی کرتے ہیں اور اپنے کو وارثی کہلاتے ہیں، کیا ایسے پیر سے مرید ہو سکتے ہیں؟ اور کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم وارث پاک کے مزار پر جا کر فاتحہ دینے کے بعد ان کی چادر پکڑ کر یہ کہتے ہیں کہ ہم آپ سے دل و ایمان سے مرید ہوتے ہیں، کیا ایسے مرید ہونے سے مرید ہو جائیں گے؟ لہٰذا قرآن وحدیث کی روشنی میں مسئلہ سے مطلع فرمائیں؟

الجواب: جب اس پیر کو نماز پڑھتے ہوئے لوگوں نے نہیں دیکھا تو ظاہر یہی ہے کہ یہ نماز نہیں پڑھتا ہے، بے نمازی فاسق معلن ہے۔ مردوں کو دو انگوٹھی پہننا حرام ہے اس کی وجہ سے بھی یہ فاسق معلن ہے، اس پیر سے مرید ہونا جائز نہیں اور مزار کی چادر پکڑ کے مرید ہونا لغو ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مزار کی چادر پکڑ کر مرید ہونا کیسا ہے؟
سلسلۂ وارثیہ میں مرید ہونا کیسا ہے؟

مسئولہ: اکبر علی وارثی، بلرام پوری

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان عظام مندرجہ ذیل مسائل میں:

(۱) زید بکر کو لے کر دیوا شریف حضرت وارث علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پاک پر گیا، مزار پر پڑی ہوئی چادر کو بکر کو پکڑوا کر کہا کہ اب تم وارث پاک کے مرید ہو گئے، بکر نے اس بات کو تسلیم بھی کر لیا لیکن عمر کا کہنا ہے کہ اس طرح بیعت درست نہیں ہے، زید نے پوچھا کیوں تو عمر نے کہا کہ نہ تو وارث پاک نے اپنی زندگی میں کسی کو خلیفہ بنایا ہے، نہ کسی کو بیعت ہی کی اجازت دی ہے۔ دریافت یہ ہے کہ اس طرح کی بیعت درست ہے یا نہیں؟

(۲) عمر کا کہنا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب ظاہری طور پر ہم سے روپوش ہو گئے تو صحابہ کرام نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا، لیکن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ دستور تھا کہ جب آپ بیعت لیتے تھے تو باقاعدہ ہاتھ پر ہاتھ لے کر بیعت کیا کرتے تھے۔ اب اگر اس طرح چادر پکڑ کر ہی بیعت درست ہوتی تو پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک پر جو چادر شریف رہتی ہے، اسی چادر مبارک کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیوں نہ بیعت کے وقت لوگوں کے ہاتھ میں چادر شریف پکڑا دیا کرتے تھے۔ یا اس بات کی اجازت فرماتے کہ جاؤ مزار پاک پر پڑی چادر کو پکڑ لو، لیکن انھوں نے ایسا نہیں کیا اور ان کے بعد بھی کسی نے نہیں کیا دریافت طلب یہ ہے کہ اس طرح سے بیعت ہونا درست ہے یا نہیں ؟

الجواب:

(۱) یہ صحیح ہے کہ حضرت حاجی وارث علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کسی کو بیعت کرنے کی اجازت نہیں دی ہے۔ اس لئے ان کے سلسلے میں مرید ہونا درست نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) کسی متوفی شیخ سے اس کے مزار کی چادر پکڑ کر بیعت درست نہیں۔ بیعت

Scanned with CamScanner

کے لئے ضروری ہے کہ بیعت لینے والا مرید سے بیعت کے الفاظ کہلوائے اور مزار کی چادر پکڑ کر بیعت ہونے میں یہ بات حاصل نہیں ہوتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت شاہ برکت اللہ مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خدائے تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہیں۔ اپنے ذاتی مقاصد کے حصول کے لئے کسی حاکم سے رجوع نہ کریں۔ ان لوگوں کے گھر ہرگز نہ جائیں جو دنیا کے لہو ولعب میں لگے رہتے ہیں۔ ان لوگوں سے ضرور ملیں جن کا ظاہری دین و دیانت سے آراستہ ہو۔ زیارت قبور کے لئے حاضری ضروری ہے۔ جہاد اکبر یہ ہے کہ نفس کے ساتھ لڑے مخلوق کے محتاج نہ ہوں دست طلب ہمیشہ خالق کائنات کی بارگاہ میں دراز کریں۔ علم و عمل کو اولیت دین اور ان پر کبھی غرور نہ کریں مخلوق الٰہی کے ساتھ نرمی سے گفتگو کریں۔ ہمیشہ یہ تمنا کریں کہ علم خالص اللہ تعالیٰ کی مدد اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیض سے ملے۔

حضرت اچھے میاں مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اپنے چاہنے والے کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: کہ

(۱) حضرت رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی ہر چھوٹے بڑے کام میں بہت کوشش سے اپنے اوپر لازم جانو کہ محبوبیت کا درجہ اسی سے ملتا ہے۔

(۲) خلق سے خلوت اور اپنے نفس سے عزت اختیار کرو یعنی خلق سے تنہائی اختیار کرو اور اپنے نفس سے غرور گھمنڈ نکال دو۔

(۳) جس قدر ہو سکے کم کھانے اور کم سونے کی کوشش کرو اس میں بہت فائدہ ہے۔

حضرت نوری میاں مارہروی علیہ الرحمۃ والرضوان

زبان قابو میں رکھنا۔غیبت سے احتراز کرنا کسی بھی آدمی کو اپنے سے حقیر نہ جاننا محارم (جن کا دیکھنا حرام ہے) ان پر نظر نہ ڈالنا۔جب بات کہے تو سچ اور انصاف کی کہے۔انعامات واحسانات الٰہیہ کا اعتراف کرتے رہنا۔مال ومتاع راہ خدا میں صرف کرتے رہنا۔صرف اپنی ہی ذات کے لئے بھلائی کا خواہاں نہ رہنا۔پنج وقتہ نماز کی پابندی کرتے رہنا۔سنت نبوی اور اجماع مسلمین کا احترام کرنا۔بخیلوں کی صحبت سے دور رہنا نیز بدمذہبوں کی صحبت سے بھی دور ونفور رہنا کہ اس کی وجہ سے اعتقاد میں فرق و سستی آتی ہے۔ ۴۰/دن تک لگاتار گوشت کھانے سے قساوت قلبی پیدا ہوتی ہے۔ طریقت شریعت سے الگ نہیں ہے بلکہ انتہائے کمال شریعت کو طریقت کہتے ہیں سماع مروجہ حال سراسر لغو ولہو ہے ایسے مجمع میں اہل سمع کو جانا بھی درست نہیں کہ سماع کے لئے بہت شرائط ہیں۔اور مزید آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے۔

ہمارے خاندان میں یہ روایت مشہور ہے کہ حضرت مرشد المرشد اچھے میاں قدس سرہ ہمانے میرے جد امجد کے علاتی بھائی جما میاں صاحب کا تعزیہ جوانہوں نے خانقاہ فلک بارگاہ سے باہر رکھوا دیا۔اور باوجود کہ کبھی آپ نے (فقیری درویشی وغیرہ) کسی بات کا دعویٰ نہ کیا تھا اس روز شدت غضب میں اپنی ریش مبارک پر ہاتھ پھیرتے ہوئے،ارشاد فرمایا تھا کہ جمّا میاں! (رافضیوں کے بارے میں جاننا چاہتے ہو) جس رافضی کی قبر چاہو کھود کر دیکھ لو۔اگر وہاں انسان اور آدمی کی جگہ خنزیر نہ ہو تو فقیر کو فقیر مت کہنا۔(سراج العوارف۔ص ۲۲۷)

سرکار اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں: عمامہ وہ سنت عظیمہ ہے جس کے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب یہ سنت مٹ جائے گی تو اسلام کی شاخ ختم ہو جائے گی۔

مظہر اعلیٰ حضرت حضور شیر بیشۂ اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت محبوب ملت علامہ محبوب علی خان صاحب رضوی علیہ الرحمۃ الرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ حضور شیر بیشۂ اہلسنت کی تین نصیحتیں بہت تاکیدی تھیں (۱) اسلام وسنیت پر تصلب و پختگی اور مضبوطی سے قائم رہنا (۲) دشمنان خدا اور رسول (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جیسے وہابی، دیوبندی، رافضی، مودودی، وغیرہم سے قطعاً دور رہنا۔ (۳) اپنی کسی غلط بات کو صحیح ثابت کرنے اور اس کی غلط تاویل کرنے کی ہرگز کوشش نہ کرنا غلطی کو غلطی ماننا اس سے رجوع کرنا حق پسندی ہے اور غلطی کو صحیح بنانے کی کوشش کرنا ہٹ دھرمی اور گمراہی کی جڑ ہے۔ (ماخوذ سوانح شیر بیشۂ اہل سنت ص ۱۹۵)

حضرت قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مقصد ہمیشہ یہ رہا کہ عوام وخواص اہلسنت سب اسی دین ومذہب پر ثابت و مستقیم ہو جائیں جو حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارک کتابوں سے ظاہر ہے۔ اور اس ظاہر کے خلاف وہ کوئی تاویل وتوجیح نہیں سنتے تھے۔

حضرت نے پالیسی اور تملق اور چاپلوسی سے ہمیشہ اجتناب فرمایا۔ وہ فرماتے تھے کہ دین ومذہب کے سامنے چاپلوسی ٹھکرانے کی چیز ہے۔ (سوانح شیر بیشۂ اہلسنت ص ۳۴۷)

علامہ میلسی صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ تحریر کرتے ہیں کہ مظہر اعلیٰ حضرت کی قبر انور سے آج بھی یہ صدائے دلنواز محسوس ہوتی ہے۔ سنی رہنا، سنی جلینا، سنی مرنا، سنی اٹھنا، خبردار خبردار کسی گستاخ بدمذہب اور کفار ومشرکین وغیرہم سے یارانہ نہ کرنا۔

حضرت شعیب الاولیاء شاہ یار علی چشتی

علیہ الرحمۃ والرضوان

بانی دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف بستی یو پی

طمع نہ کر، منع نہ کر، جمع نہ کر، عرض کیا گیا حضور اس کا مطلب کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا طمع نہ کر، کا مطلب ہے کہ رب العلمین نے بندے کو جو کچھ دیا ہے اس پر مطمئن رہے۔ دوسرے کی چیزوں کو دیکھ کر لالچ نہ ہو۔ پھر منع نہ کر کا یہ مطلب ہے کہ سائل بندے کے پاس موجود چیزوں میں سے جس کا طالب ہو بندہ اسے دینے میں بار محسوس نہ کرے، اور جمع نہ کر کا مطلب یہ ہے کہ بندہ رب کی عطا پر بھروسہ رکھے۔ چیزوں پر بھروسے نہ رکھے اس خیال سے کہ اس کو جمع رکھے۔

جھوٹ بولنے سے سخت پرہیز کرو۔ اس لئے جھوٹ بہت سی گناہوں کی جڑ ہے۔ انسان کو ایسی بولی سے زبان کو بچانا چاہئے جو بولی نجس قرار دی گئی ہے۔ خواہ وہ جھوٹ ہو یا غیبت یا چغلی یا گالی گلوج ہو یا جو بھی خلاف حق الفاظ ہوں اس لئے کہ زبان خدا اور رسول کا پیارا نام لیتی ہے۔

اور آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ کو پڑھتی ہے۔ نگاہ آیات قرآنیہ کی زیارت کرتی ہے نگاہ کا غلط استعمال سخت برا ہے۔ انسانوں کو عقائد حقہ کی محافظت میں اللہ واسطے دوستی، اللہ واسطے دشمنی کرنا چاہیے، اللہ کے دربار میں یہ بہت پیارا عمل ہے۔ اس کے خلاف عمل سے انسان سخت خسارہ میں پڑ جاتا ہے۔ حق بات میں کسی کی رعایت ہرگز درست نہیں۔

علمائے حق نائب رسول ہیں لائق احترام قابل قدر ہوتے ہیں عالم دین جب تک ضروریات دینیہ معمولات مذہب اہلسنت پر قائم رہے میری نظر میں لائق تعظیم ہے لیکن معاذ اللہ اگر وہ عقیدۂ باطلہ اور عقیدۂ حقہ دونوں کے درمیان فرق کرنے کے بجائے دونوں کے یکساں ہونے کے قائل ہو جائے تو ایسے عالم کہلانے والے کو جوتے کی ٹھوکر لگاتے ہوئے کہوں گا۔ ہٹ خبیث جب تو خدا اور رسول (جل مجدہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ و

سلم) کا ہی نہیں رہا تو میرا تجھ سے کیا واسطہ؟، پھر ارشاد فرمایا: ۔طالب علم کو بہ نسبت دیگر علوم وفنون کے عقائد حقہ کی طرف خاص توجہ ہونی ضروری ہے ۔مقرر اور واعظ کے لئے خشیت الٰہی نہایت ضروری ہے ۔کامیاب واعظ اور مقرر وہی ہے جس کی تقریر اور وعظ میں وہی کلمات آئیں جسے خدا اور رسول پسند فرمائیں عوام پسند کریں یا نہ کریں اس کی قطعی پرواہ نہ کریں محض عوام میں مقبول اور پسندیدہ بننے کے لئے اور خوب داد لینے کی خواہش سے واعظ وتقریر کے منبر پر غیر مستند باتوں اور بے سروپا قصوں کو بیان کرنا سخت محرومی اور زبردست ناکامی کا باعث ہے ۔

پھر فرماتے ہیں:

انسان اگر موت سے ڈرنے لگا تو اس کے لئے تنکا بھی بھاری ہے ۔اور اگر موت کا ڈر ختم ہو جائے تو پہاڑ جیسی چیز کو بھی زیر کر دینا اس کے لئے سہل ہے ۔لوگ روزی کی تلاش میں پریشان رہتے ہیں صحیح معنوں میں رب العالمین پر بھروسہ ہو جائے تو وہ انسان کو خود تلاش کرے گی ۔کوئی مہمان اگر بے نمازی ہو تو مہمان ہونے کی وجہ سے کھانا تو کھلا دوں گا لیکن خانقاہ میں اسے قیام کی اجازت ہرگز نہیں دوں گا ۔تاوقتیکہ وہ نماز نہ پڑھے ۔میرے پیرو مرشد اور میرے استاد اور میرے ماں باپ مجھ سے راضی ہو کر گئے اب دنیا راضی رہے یا نہ رہے مجھے اس کی فکر نہیں ۔اس دور پر فتن میں تمام اوراد ووظائف سے اور ہر قسم کے اعمال سے بہتر یہ ہے اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَ الْبُغْضُ فِی اللّٰہِ پر عمل پیرا رہے ۔

(ماہنامہ فیض الرسول براؤں شریف بابت محرم ۱۴۱۱ھ)

چار چیزوں کو کم نہ سمجھو ۔مرض ۔قرض ۔آگ ،اور بیماری ۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ۔دو خصلتیں ایسی ہیں جن سے اچھی کوئی چیز نہیں ہے ۔

Scanned with CamScanner

اوّل اللہ وحدہٗ لا شریک پر ایمان لانا۔ دوم مسلمانوں کو نفع پہونچانا۔ اور دو خصلتیں ایسی ہیں جن سے بری کوئی چیز نہیں اللہ وحدہٗ لا شریک لہ کے ساتھ شرک کرنا اور مسلمانوں کو نقصان پہونچانا۔ (علامہ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ)

پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ علماء کی مجلس میں بیٹھو اور حکماء کی باتوں کو توجہ کامل سے سنو اس لئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نور حکمت سے مردہ دلوں کو اس طرح زندگی بخشتا ہے جیسے بارش سے مردہ زمین کو زندگی بخشتا ہے۔

حضرت علامہ نقی علی خان علیہ الرحمۃ والرضوان اپنی کتاب ہدایۃ البریہ کے صفحہ ۷۲ پر تحریر فرماتے ہیں (آج کل مسلمان) نماز روزہ بطور رسم ادا کرتا ہے۔ اس کی صحت وفساد سے کام نہیں رکھتا اکثر معاملات نادانستہ بے سود اور فاسد ہو جاتے ہیں۔ نہ آپ جانتے ہیں نہ کسی سے پوچھتے ہیں بلکہ عالم کی صحبت اور وعظ ونصیحت سے گھبراتے ہیں اور جو کسی کی خاطر سن بھی لیتے ہیں تو عمل نہیں کرتے افسانہ اور بیہودہ سمجھتے ہیں۔ اہل عملہ اور وکلاء کے گھر جانا فخر اور علماء کی خدمت میں حاضر ہونا عار ہے۔ ایک مقدمہ کچہری میں بیس وکیلوں سے دریافت کر کے مقدمہ دائر کرتے ہیں مگر شریعت کی تحقیق سے انکار ہے۔ جو لوگ علم سے کسی قدر بہرہ رکھتے ہیں علماء سے تحقیق مسائل کرتے رہتے ہیں کیا یہ کندہ ناتر شیدہ ان سے زیادہ جانتے ہیں کہ علماء سے استفسار کی حاجت نہیں رکھتے۔ اگر علماء کی صحبت کی درحقیقت کیمیائے سعادت ہے اختیار کرتے آخرت کی مصیبتوں سے نجات حاصل ہوتی اور تھوڑی محنت میں بہت دولت عقبیٰ کی ہاتھ آتی۔ حدیث شریف میں ہے۔ عالم کی مجلس میں حاضر ہونا ہزار رکعت نماز، ہزار، بیماروں کی عیادت، اور ہزار جنازوں پر حاضر ہونے سے بہتر ہے۔

علم دین کی تعریف: ۔جس علم کے ذریعہ انسان کو اسلامی عقیدوں اور حلال وحرام کی باتوں سے آگاہی ہوتی ہے۔ اسے علم دین کہا جاتا ہے۔ (حضور بدر ملت تعمیر ادب۔ حصہ چہارم)

Scanned with CamScanner

اقوالِ قطب مدینہ خلیفہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان

۱۔شریعت کے پابند رہو جس قدر شریعت کی اتباع کرو گے اتنا ہی طریقت میں مقام حاصل ہوگا۔

۲۔دین کا کام دین کی خاطر کرو، نام ونمود کی خاطر نہیں۔

۳۔کھانا کھلاتے رہو، چاہے دال وروٹی ہی میسر ہو، کھلانے میں بڑی برکت ہے۔

۴۔ستار بنو۔مسلمانوں کے عیب چھپاؤ خواہ وہ دینی ہو یا دنیوی۔

۵۔دنیا بری بلا ہے۔جو اس میں پھنستا ہے پھنستا ہی چلا جاتا ہے۔اور جو اس سے دور بھاگتا اس کے قدموں میں ہوتی ہے۔

۶۔نماز روزہ (صدقہ خیرات وقربانی) تو فرائض وواجبات میں سے ہیں، اصل دین معاملات کی درستگی کا نام ہے۔

۷۔ جو پیر مریدوں کا محتاج ہو، میرے نزدیک وہ پیر ہی نہیں

۸۔شیطان کو اللہ تعالیٰ نے بڑی قوت دے رکھی ہے۔اور انسان اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی اس کے شر سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

۹۔نجد کی مٹی میں خیر نہیں، شر ہی شر ہے۔

۱۰۔عمل صالح کی توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے اور یہی قبولیت کی علامت ہے ہدایت خدا کی طرف سے ہوتی ہے مگر بندے کو کوشش کرنی چاہئے۔

۱۱۔سلسلہ تو بس ایک ہی ہے، قادریہ باقی تمام سلاسل اس کے بیچ میں آجاتے ہیں

۱۲۔خوش نصیبی ہے اس کے لئے جس کا مدینہ طیبہ میں خط پڑھا جائے، اس کا ذکر خیر ہو، یا اس کا نام ہی لیا جائے۔

۱۳۔ یا غوث یا غوث کہے جاؤ دونوں جہاں میں خیر سے رہو گے

۱۴۔طمع نہیں کرو، منع نہیں کرو، اور جمع نہیں کرو۔

۱۵۔سردی سے بچو کہ یہ بڑھاپے میں بدلہ لیتی ہے۔
۱۶۔کیلا کھانے میں جتنا ملائم ہے ہضم ہونے میں اتنا ہی سخت ہے۔
۱۷۔دولت کی مستی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو اس سے بہت دیر میں ہوش آتا ہے۔
۱۸۔خواہش پرستی مہلک رفیق ہے اور بری عادت زبردست دشمن ہے۔
۱۹۔خود پسندی سے عقل میں فتور پیدا ہو جاتا ہے۔
۲۰۔غیر جنس کی دوستی سے بچتے رہو
۲۱۔اللہ تعالیٰ سے کثرت نہیں مانگو۔ برکت مانگو، اخلاص ہو تو تھوڑے رزق میں بہت برکت ہو جاتی ہے۔
۲۲۔علم پڑھنے سے بھی آتا ہے اور علم صحبت سے بھی آتا ہے۔ اور علم الہام سے بھی آتا ہے۔
۲۳۔خلاف شرع اختلاف و انتشار سے ہمیشہ دور رہو۔
۲۴۔خیر خدا کی مخلوق کے ساتھ بھلائی کرنے میں ہے۔
۲۵۔رزیلوں کو علم سکھانا خدا کی مخلوق کو فتنہ میں مبتلاء کرنا ہے۔
۲۶۔بلاء میں صبر و شکر کامیابی کی کنجی ہے۔
۲۷۔دشمن کو کمزور اور بیماری کو معمولی خیال نہ کرو۔
۲۸۔انسان کے لئے چار باتیں مہلک ہیں : اول بغیر بھوک کے کھانا، دوم ہمیشہ مسہل (یعنی دست آوار) ادویہ کا استعمال کرتے رہنا۔ سوم زیادہ جماع کرنا، چہارم مخلوق کے عیوب کی تلاش میں رہنا۔
۲۹۔خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کے نام مدینہ منورہ سے نامہ و پیام وسلام جاتے ہیں۔
۳۰۔خط لکھا کرو، کاغذی گھوڑے اچھے ہوتے ہیں۔
۳۱۔جو مخلوق کا خیر خواہ ہو۔ دراصل وہ خالق کی محبت میں ہے۔

۳۲۔باقی رہنے والی دولت لوگوں نے ادب و جستجو سے پائی ہے۔
۳۳۔روزگار کی تلاش میں دیوانہ نہ بننا چاہئے۔جو نصیب میں ہوتا ہے ملتا ہے۔
۳۴۔خفیہ صدقہ اللہ کے غضب کو روک لیتا ہے۔
۳۵۔جو خلق کے ساتھ مخلوق کی سلامتی کا خواہاں ہے اس نے اپنا چہرہ روشن کرلیا۔
۳۶۔جو حسن ظن رکھتا ہے سکون سے زندگی بسر کرتا ہے۔
۳۷۔عقلمند چار چیزوں کو نہیں چھوڑتا۔صبر،شکر،اطمینان،اور تنہائی۔

(سوانح سیدی ضیاء الدین احمد قادری حصہ اول ۵۶۳ تا ۵۶۶)

حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان
انسان پر اسلام کا احسان عظیم

انسان اشرف المخلوقات ہے اس لئے اس کا مقصد بھی ہر شئی سے اشرف واعلیٰ و برتر و بالا ہونا چاہئے۔اسلام کا بڑا احسان یہ ہے کہ انسان کا مقصد سمجھا دیا اور بتا دیا کہ انسان کا مقصود صرف ذات الٰہی اور خوشنودی ربانی ہے۔انسانی زندگی اور زندگی کے تمام مراحل ومنازل اسی لئے ہیں کہ وہ اپنے مالک ومولیٰ کے طلب میں کوشاں اور اس کی مرضی کا جویاں رہے انسان غریب ہو یا امیر،بادشاہ ہو،یا فقیر،تخت نشین ہو،یا فرش خاک پر بیٹھنے والا،خداوند قدوس کی یاد میں ہے کامیاب ہے۔اگر اس کی یاد سے غافل ہے ناکام ہے۔

اس غفلت کو دور کرنے کیلئے انبیاء کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور مخلوق کی رہنمائی فرمائی۔خصوصاً رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عجیب عجیب حکیمانہ انداز اورنرالے عنوان بیان سے ہدایت فرمائی۔فرمایا دنیا میں مسافرانہ زندگی بسر کرو۔

حضور حافظ علیہ الرحمۃ نے مقصود میاں شہزادہ محبوب ملت کو دستار بندی کے بعد

نصیحت فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں مقصود میاں! اکام سے کام بھی ہوتا ہے اور کام سے نام بھی ہوتا ہے اگر دنیا و آخرت میں سرخروئی چاہتے ہو تو علم دین مصطفی علیہ التحیۃ الثناء جو تم نے حاصل کیا ہے اس سے خود بھی فائدہ اٹھاؤ اور دوسروں کو بھی فائدہ پہونچاؤ پس ہمیشہ اپنے کام پر نظر رکھو۔ دین مصطفی کی اشاعت کرتے رہو، تم بھی پھولتے پھلتے رہو گے تمہارا نام بھی روشن ہوتا جائے گا۔ تمہارے دشمن تمہیں نقصان بھی پہونچانا چاہیں گے۔ تو وہ نہ پہونچا سکیں گے۔ نہ وہ مٹا سکیں گے بلکہ تمہارے کام سے وہ اپنے ہوتے چلے جائیں گے ورنہ وہ اپنے آپ مٹتے چلے جائیں گے۔ (خوابوں کی بارات صفحہ ۱۷)

آپ کے اقوال زریں

(۱) مشیت یزدی و قضائے الٰہی میں چارہ نہیں (۲) مشیت یزدی میں صبر ہی شان زندگی ہے۔ (۳) حقیقت یہی ہے کہ دنیا بے حقیقت اور بے ثبات ہے، ہم سب کے لئے یہ وقت آنا ضروری ہے پیک اجل کو لبیک کہنا لابدی ہے۔

(۴) جب اطباء و ڈاکٹر جواب دے چکیں تو علاج ختم کر دینا چاہئے اور شافی مطلق سے لو لگانا چاہئے۔ وہ حی و قیوم اور قادر مطلق ہے زندہ کو مردہ اور مردہ کو زندہ کرنا اس کے اختیار میں ہے۔

۵۔ حقیقی مساوات صرف اسلام کا طرۂ امتیاز ہے۔

۶۔ مؤمن کے جوہر اخلاق سے یہ بھی ہے کہ دوسروں کو حقیر و ذلیل نہ سمجھے اپنی برتری اور تفوق کا خواب نہ دیکھے۔ اپنی عزت کچھ نہیں اصل عزت دین کی عزت ہے۔ اور ہم سب کی ساری عزتیں اسی کا صدقہ ہیں۔

۷۔ وہ عزت کس کام کا جو دین کی عظمت کے لئے استعمال نہ ہو

Scanned with CamScanner

۸۔دین کے لئے زبان کھولنا اور ہاتھ پھیلانے سے عزت گھٹتی نہیں، بڑھتی ہے۔
۹۔مؤمن کبھی بوڑھا نہیں ہوتا یعنی اس کے حوصلے جوان ہوتے ہیں اور اس کا دین ترقی کرتا ہے۔
۱۰۔ہوشیار طلبہ وہ ہیں جو اساتذہ سے علم کے ساتھ عمل بھی سیکھتے ہیں۔
۱۱۔آدمی اپنے استاد سے استفادہ کا محتاج رہتا ہے جس طرح مرید اپنے پیر کا۔
۱۲۔آرام طلبی تخریب زندگی ہے۔ضرورت سے زیادہ آرام کرنا زندگی کو برباد کر دیتا ہے۔
۱۳۔ملازموں اور مزدوروں کے ساتھ بھی نرمی اور خوش اخلاقی سے پیش آئے۔
۱۴۔زندگی وہ ہے جو کسی دوسرے کے کام آسکے۔
۱۵۔آدمی کو ہمیشہ باوقار رہنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔وقار وضع اور رکھ رکھاؤ سے نہیں بلکہ مستحکم وقار عمدہ اخلاق سے قائم ہوتا ہے۔
۱۶۔لوگ کپڑے کو استری کراتے ہیں، جوتے کو پالیش کرتے ہیں، فیشن میں رہنا پسند کرتے ہیں نہ اپنا خیال رکھتے ہیں نہ وقت کا۔
۱۷۔کامیاب انسان وہی ہے جو دوسروں کے تجربہ سے فائدہ اٹھائے، خود کو تجربہ گاہ بنانا عمر کو ضائع کرنا ہے۔
۱۸۔اپنی صحت اور جسمانی قوت کی طرف بھی خیال کیجئے۔دین و دنیا کا ہر کام تندرستی چاہتا ہے۔دین کی اچھی خدمت بھی اچھی صحت اور تندرستی پر موقوف ہے۔اس لئے صحت وتندرستی کا اہتمام کرنا چاہیئے۔
۱۹۔اپنی قدر پہلے خود پہچانو دنیا میں باعزت بنو گے، جس نے اپنا وقار خود خراب کرلیا دنیا کی نظر میں بھی ذلیل وخوار رہا۔
۲۰۔انسان کو دوسروں کی ذمہ داریوں کے بجائے اپنے کام کی فکر کرنی چاہیئے
۲۱۔زندگی کام کا نام ہے اور بے کاری موت ہے۔

۲۲۔آدمی کام کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔جو شخص بیکار ہے گویا مردہ ہے۔کام کے آدمی بنو، کام ہی آدمی کو معزز بناتا ہے۔
۲۳۔اتفاق زندگی ہے اور اختلاف موت
۲۴۔زمین کے اوپر کام اور زمین کے نیچے آرام۔
۲۵۔احساس ذمہ داری سب سے قیمتی سرمایہ ہے۔
۲۶۔جس سے کام لیا جاتا ہے اسے ناخوش نہیں کیا جاتا ہے۔
۲۷۔انسان کو مصیبت سے نہیں گھبرانا چاہئے۔کامیاب وہ ہے جو مصیبتیں جھیل کر کامیابی حاصل کرلے۔مصیبتوں سے گھبرا کر کام چھوڑ دینا بزدلی ہے۔
۲۸۔جسم کی قوت کے لئے ورزش اور روح کی قوت کے لئے تہجد ضروری ہے۔
۲۹۔تضیع اوقات (وقت کو برباد کرنا) سب سے بڑی محرومی ہے۔
۳۰۔جس کی نظر مقصد پہ ہوگی اس کے عمل میں اخلاص ہوگا اور کامیابی اس کی قدم چومے گی۔
۳۱۔قابل قدر وہ نہیں جو عمدہ لباس میں ملبوس ہو اور علم وادب سے بے بہرہ بلکہ لائق تعظیم وہ ہے جس کا لباس خستہ ہو اور سینہ علم سے معمور۔
۳۲۔جس کی صحبت سے علم میں گراوٹ پیدا ہو اس کی صحبت کو جلد از جلد چھوڑ دینا چاہئے۔
۳۳۔ایسی تعلیم جس میں تربیت نہ ہو، بے سود ہی نہیں بلکہ نتیجۃً مضر ہے۔
۳۴۔تقریر سب سے آسان کام ہے۔تدریس اس سے مشکل اور سب سے مشکل تصنیف۔
۳۵۔بزرگوں کی مجلس سے بلاوجہ اٹھنا خلاف ادب ہے۔
۳۶۔ایسی جگہ نہیں بیٹھنا چاہئے جہاں اٹھنا پڑے۔
۳۷۔بے محل اعتراض وجواب کی فطرت سے لوگوں میں بدگمانی پیدا ہوتی ہے۔

Scanned with CamScanner

۳۸۔مخالفت نفس تمام عبادتوں کا سرچشمہ ہے۔
۳۹۔بدن کی سلامتی قـلت طعام میں ہے اور روح کی سلامتی ترک گناہ میں اور دین کی سلامتی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے میں ہے۔
۴۰۔آدمی کو کام کرنا چاہئے شہرت اور ناموری کی فکر میں نہیں پڑنا چاہئے
۴۱۔اتفاق طاقت ہے۔اتفاق زندگی ہے۔اتفاق کامیابی ہے۔نااتفاقی کمزوری، نا اتفاقی موت ہے، ناکامی ہے۔(یہ باتیں ہم عقیدہ مسلمانوں کے متعلق ہے، بدعقیدوں سے اختلاف لازم وضروری ہے)
۴۲۔سفر اور سقر میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے۔
۴۳۔ہر ذمہ دار کو اپنا کام ٹھوس کرنا چاہئے۔ٹھوس کام ہی ذمہ داری کی ضمانت ہے۔
۴۴۔کامیاب انسانوں کی زندگی اپنانی چاہئے پھر وضاحت فرمائی میں نے حضرت صدر الشریعہ اور ان کے تمام معاصرین میں کامیاب وموقر پایا۔اس لئے خود کو انہیں کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کی ہے۔
۴۵۔مسلمان وہی ہے جو اللہ و رسول کا فرمابردار ہے۔
۴۶۔معالج کی بہترین جگہ بیماروں کا حلقہ ہے۔تندرستوں کی انجمن نہیں۔
۴۷۔دنیا کا علم بھی عزت و وقار کا سبب ہے چہ جائے کہ علم دین۔
۴۸۔لمبی چوڑی عمارتیں ہوں تعلیم (دین) نہ ہو تو سب بیکار۔
۴۹۔حقیقت میں نماز تو جماعت ہی کی نماز ہے ورنہ صرف فرض کی ادائیگی ہے۔
۵۰۔اللہ پر توکل کرنے والا دونوں جہاں میں سربلند رہتا ہے۔
۶۰۔دین کے لئے گردن کٹانے کی ضرورت پڑے تو کٹا دینی چاہئے مگر پیچھے نہیں ہٹنا چاہئے
۶۱۔جب سے مسلمانوں نے خدا سے ڈرنا چھوڑ دیا ہے۔ساری دنیا سے ڈرنے لگے

Scanned with CamScanner

ہیں۔

۶۲۔آج کل آدمی ہم مطلب پہلے ہوتا ہے۔ہم مذہب بعد میں۔

۶۳۔خدا سے ڈرنے والا کسی سے نہیں ڈرتا۔(حیات حافظ ملت صفحہ ۶۶۷ تا۶۶۹)

حضرت ربیعہ فرماتے ہیں کہ قسم بخدا کسی شخص کو نماز کے مسائل بتلانا روئے زمین کی تمام دولت صدقہ کرنے سے اور کسی شخص کی دینی الجھن دور کردینا سوحج کرنے سے افضل ہے۔اور ابن زہری کی روایات ہے کہ کسی شخص کو دینی مشورہ دینا سو غزوات میں جہاد کرنے سے بہتر ہے۔اس گفتگو کے بعد امام مالک رضی اللہ عنہ نے کوئی بات نہیں کی اور جان جان آفرین کے سپرد کردی۔(جامع الاحادیث مقدمہ صفحہ ۳۰۷)

حضرت بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ اپنے مکتوب میں ارشاد فرماتے ہیں۔یہ جان لو کہ سب سے اہم مطلب اور سب سے بڑا مطلب محبت خدائے عزوجل ہے۔(اور حضور کی محبت اللہ ہی کی محبت ہے)عقلمند آدمی جس چیز میں قیام نہیں دیکھتا اور جس شئی میں عروج وزوال ہے یعنی بقا نہیں اس پر نگاہ نہیں ڈالتا۔مجھے نہیں معلوم میرے احباب کس کام میں لگے ہوئے ہیں اور کس فکر میں مبتلا ہیں۔یاد رکھو جس شئی میں ثبات نہیں اس سے دل لگانا مناسب نہیں۔یہ دنیا ایک ایسی معشوقہ ہے جس میں مہر و وفا نہیں۔نخرے کو لے کے سوا کوئی کام نہیں اس کا عاشق کبھی بامراد نہیں ہوتا اے عزیز محبت الہیٰ ایک گلزار ہے اگر ہو سکے تو اس میں سے کچھ پھول چن لے۔میں ڈرتا ہوں کہ کہیں موت نہ آجائے اور اس گلزار کی خوشبو سے تمہارا دل و دماغ خالی نہ رہ جائے کیوں سو رہے ہو

اٹھو بیدار ہو جاؤ کچھ کام کرلو اور جہاں تک ہوسکے اس جہاں فانی سے کچھ حاصل کرلو جو عاقبت میں تمہیں کام دے اور کل قیامت کے میدان میں پروردگار کے رحم وکرم کا ذریعہ بن جائے۔ آمین (ماخوذ از دیوار مخدوم پاک گلبرکہ شریف)

مسلمانوں کے کھانے پینے کے اسلامی آداب

از مفتی اقتدار احمد صاحب نعیمی شہزادہ حضور مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی علیہ الرحمۃ الرضوان

آپ تحریر فرماتے ہیں۔سب سے مقدم یہ ہے کہ مسلمان مرد وعورت اپنے بچوں کے پیٹ کو حرام غذاؤں سے بچائیں کیوں کہ حرام غذا ہی وہ زہر ہلاہل ہے جس سے معاشرے اور جسمانی وروحانی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔جب حرام غذا سے پلا ہوا بیٹا جوان ہوتا ہے تو ماں کو نوکرانی اور باپ کو گھٹیا ذلیل نوکر سمجھتا ہے۔مذہب کا دشمن اور شیطانوں کا دوست ہوتا ہے۔قلب کا بزدل اور دماغ کا مغرور ہوتا ہے۔والدہ کو چاہئے کہ حرام غذا سے بچے کیوں کہ حرام غذا سے حرام دودھ،حرام خون پیدا ہوگا۔جو اس کا شیر خوار بچہ پیئے گا وہ سرکش اور فسادی بنے گا۔حرام غذا بہت قسم کی ہے۔(۱) سود لینا دینا جس قرضے پر سود دی گئی ہوگی وہ قرضہ سب حرام غذا ہے (۲) رشوت لینا (۳) کم تولنا گھٹیا مال (۴) بلیک کرکے ضروریات زندگی کی چیزیں بیچنا (۵) اذان ونماز کے وقت خرید وفروخت سے کمائی ہوئی دولت حرام ہے (۶) ملاوٹ شدہ اشیاء بیچنا جو ملاوٹ کرے اس کے لئے حرام غذا ہے (۷) راہ چلتے کسی کی دوکان سے بلا اس کے اجازت گاجر،مولی یا مونگ پھلی،چنے وغیرہ کھالینا حرام غذا ہے۔اس برے عمل سے مسلمان دنیا میں ذلیل ہوگا (۸) عیب دار چیز بغیر عیب دکھائے بیچنا۔

(۹) چوری ڈکیتی،راہ پڑی چیز اٹھانا،غصب و چھینا جھپٹی اور اس کو اپنے استعمال

Scanned with CamScanner

میں لانا حرام ہے (۱۰) دھوکہ دہی سے اور سیاست دنیوی سے کسی کا مال مارنا (۱۱) بغیر اجازت اور بغیر رضامندی کسی کے مکان یا دوکان پر قبضہ کرلینا (۱۲) غلط فیصلے یا جھوٹے فتوے لکھ کر تنخواہ، فیس وغیرہ لینا (۱۳) پیری مریدی دنیا کمانے نذرانہ لینے کے لئے کرنی اور مریدوں کو بدعقیدگی اور گناہوں سے نہ بچانا ایسے نذرانے سب حرام غذائیں اگر حرام غذا کھاؤ گے تو اللہ تعالیٰ کی حلال چیزوں اور غذاؤں سے محروم ہوتے چلے جاؤ گے ایسی بیماریاں لگ جائیں گی کہ ڈاکٹر طبیب ہر چیز سے پرہیز کراتے چلے جائیں گے۔ بظاہر ڈاکٹر کا پرہیز ہوگا مگر حقیقت میں رب کا غضب۔ حلال غذا کمانے کھانے والے کو نہ خطرناک بیماری لگتی ہے۔ نہ پرہیز کرایا جاتا ہے۔ لہٰذا ایک حرام سے پرہیز کر لو ہزاروں پرہیزوں سے بچ جاؤ گے۔ (۱۵) جس مال کی زکوٰۃ نہ نکالی جائے وہ حرام ہے۔ خیانت کا مال بھی حرام ہے۔ کفار کے مذہبی تیوہار کا کھانا حرام ہے۔ مسلمان ان تحفے سے نہ کھائیں وغیرہ وغیرہ۔ ہر مسلمان مرد وعورت کو چاہئے کہ ہر دن ہر وقت کوشش اور خیال سے ان حرام غذاؤں، لباسوں کمائیوں سے بچے۔ اس گناہ کو معمولی نہ سمجھو کہ چنگاری اور شعلہ ہے۔ حلال غذا کھاؤ اور کھلاؤ اور کماؤ باپ حلال غذا کمائے۔ ماں حلال غذا کھائے تو اس سے حلال دودھ پیدا ہوگی تو بیٹا بیٹی اس کے باادب، باحیا دلیر، پرباعصمت، باغیرت جوانی گزاریں گے جب اپنی یا اپنے والدسر پرست مربی کی خون پسینے سے کمائی ہوئی غذا کھانے لگو تو دل میں خیال باندھو کہ ہم اپنے پروردگار عالم کی عطا کردہ روزی کھانے لگے ہیں۔ شکر الٰہی کی تصور میں سب سے پہلے ہاتھ دھو و کلی کرو خود بھی ایسا کرو اور اپنے سب چھوٹے بڑے بچوں اہل خانہ کو اس کی عادت ڈالو۔ ہر کھانے کے لئے گٹے تک ہاتھ دھونا سنت ہے۔ اگرچہ نہا کر آیا ہو۔

(فتاوی نعیمیہ جلد دوم)

Scanned with CamScanner

حضرت مولانا شاہ علم الہدیٰ قادری اورنگ آبادی علیہ الرحمہ کے انمول ارشادات

افسوس ہے زمانہ موجودہ کے ان علماء اور فقراء پر جو خود کو مسلمان کہتے ہیں اور صورت عالمانہ اور درویشانہ بنائے ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن ایمان وعقائد اسلام کی درستگی سے منزلوں دور ہیں بلکہ بدمذہبوں، بددینوں کافروں، مشرکوں، مرتدوں یعنی، وہابیوں، دیوبندیوں، ندویوں، تبلیغیوں، مودودیوں اور صلح کلیوں سے اتفاق واتحاد قائم کرتے اور ان سے یارانہ دوستی گانٹھتے ہیں اور امتیاز ایمان وعقائد اسلام اٹھا بیٹھے ہیں حتیٰ کہ حلال وحرام کی تمیز بھی اکثروں میں باقی نہ رہی پھر معرفت الٰہی وجستجوئے حقیقت و مجاہدات وریاضات سے ایسوں کو کیا علاقہ، ایسوں کا حال حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ کے اس شعر کا مصداق ہے۔

پیرے کہ کامرانی وتن پروری کند
اوخویشتن گم است کرا رہبری کند

یعنی ایسا پیر جو مقصد برآری اور تن پروری میں لگا رہتا ہے وہ خود بھٹکا ہوا ہے تو دوسروں کی کیا رہبری کرے گا۔

لباس عالمانہ اور خرقہ درویشانہ زیب تن کر کے طلب دنیا میں مست اور آخرت سے برگشت صرف ترقی معاشرت دنیائے فانی کے حصول کو کمال جانتے ہیں۔ اے ایمان والوں خوب یاد رکھو کہ علمائے حقانی اور فقرائے ربانی، دولت مندوں، دنیا پرستوں، گمراہوں مشرکوں کفاروں اور کلمہ گو منافقوں، مرتدوں سے ہرگز ہرگز کوئی واسطہ اور کوئی تعلق نہیں رکھتے ہیں اور مقولہ مقبولا ل سے یہ ہے کہ ”دولت مندوں، گمراہوں اور غضب الٰہی میں پڑنے والوں کی صحبت ومحبت علماء فقرا کے لئے زہر قاتل ہے۔“ بندگان مقبولان الٰہی کا یہ ارشاد فیض بنیاد ہے کہ بمقدار ایک ذرہ بھی دوستی یا مروت

Scanned with CamScanner

دنیا پرستوں کی جس عالم یا جس درویش کے دل میں جگہ پکڑ گئی تو وہ عالم ربانی اور درویش صمدانی نہیں بلکہ وہ مردود شریعت وطریقت اور حقیقت ہے۔

کاملیں بندگان الٰہی فرماتے ہیں کہ فقیر اور عالم دین کو چاہئے کہ مشتبہ مال سے نہ کھائے کہ اس سے قلب سیاہ ہوجاتا ہے۔ اور قلب کی روشنی مٹ جاتی ہے۔ بلکہ حلال غذا بھی اتنی نہ کھائے کہ جس سے یاد مولیٰ تعالیٰ میں غفلت پیدا ہو، صحت و زندگانی جہاں فانی کے مطابق غذائے قلیل پر اکتفا کرے کم کھانے کے یہی معنیٰ ہیں۔ اور رات بھر غافل ہو کر نہ سوئے کہ اس سے بھی غفلت کی سیاہی غالب آجاتی ہے صرف بضرورت اتنا سونا چاہئے کہ حواس بگڑنے نہ پائیں، حتیٰ الوسع رات کا زیادہ حصہ ذکر وفکر، مطالعہ اور عبادت الٰہی میں گزارنا چاہئے کم سونے کے یہی معنیٰ ہیں عالم اور فقیر احکام اللہ اور احکام الرسول کے خلاف کبھی ہرگز ہرگز کلام نہ کرے کہ خلاف شرع بات کرنے والے کے سارے اعمال برباد کردئے جاتے ہیں کم بولنے کے یہی معنیٰ ہیں۔ امتیاز حق و ناحق کی تعلیم عالم اور فقیر کا شیوہ ہے۔ جس عالم اور فقیر نے امتیاز حق و ناحق کے موقع پر اگر اپنی زبان کو خلق میں بدنامی کے خوف سے روک رکھا تو وہ عالم وفقیر نہیں بلکہ وہ گونگا شیطان ہے کہ عبد کا خوف کرتا ہے اور اپنے خالق سے نہیں ڈرتا ہے (منقول از قادری مواعظ وباج۔ص۔۵۵)

ایک ایمان افروز تحریر

امام سنوی متوفی ۸۹۵ھ قدس سرہ العزیز اپنی شرح ام البراہین میں تعلیم عقائد کی اہمیت اپنے زمانے کی صعوبت وکلفت اور عقیدے کو مضبوط و مستحکم کرنے والوں کی ندرت کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

جو شخص اپنے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل و شعور کا جلوہ رکھتا ہے اس زمانہ پرمحن میں اس کے تمام مشغلوں سے زیادہ اہم اور قابل توجہ امر یہ ہے کہ وہ اس چیز

میں جدو جہد کرے جس کے ذریعہ وہ اپنی جان کو ہمیشگی کی جہنم سے بچائے، اور بغیر اس کے نہیں ہوسکتا کہ آدمی اسلامی عقائد کو اسی طور پر مضبوط و مستحکم کرے جس طور پر ائمہ اہلسنت معرفت رساں صاحبان خیر وصلاح نے بیان فرمایا ہے۔ اور کتنے کم ہیں ایسے لوگ جو اس پر آشوب دور میں اسلامی عقائد کو اسلاف اہلسنت کے موافق ٹھوس کریں، جب کہ آج جہالت کا دریا موجیں مار رہا ہے۔ باطل بلا کا پھیلا ہوا اور زمین کے ہر گوشے پر حق سے مکرنے، اہل حق سے جلنے اور باطل اور جھوٹی بناوٹی اور دھوکے کی باتوں سے آراستہ کرنے کا طوفان برپا ہے۔

کتنا مبارک ہے آج وہ بندہ جسے اپنے ایمان وعقیدوں کو پہچاننے اور سمجھنے کی توفیق ملی، پھر اس کے بعد ظاہر و باطن میں جن دینی مسائل کے بغیر وہ چل نہیں سکتا وہ اس نے سیکھے۔ یہاں تک کہ اس کا دل نور حق سے مستنیر اور اس کی خوشی سے لبریز ہو گیا پھر تمام خلق سے کنارہ کش اور اس کی ایذا رسانی سے کنارہ گزیں ہو کر قریب موت اس دار فانی کی خرابی وتباہی سے نکل گیا۔ تو مبارک ہو اسے وہ جو موت کے بعد وہ دیکھے گا۔ ایسی نعمت اور ایسی مسرت جس کی کیفیت بیان میں نہیں آسکتی اور عقلیں اس کا اندازہ نہیں لگا سکتیں۔ بیشک اس بندے نے تھوڑا صبر کیا اور بہت کچھ پایا۔

تو پاکی ہے اس ذات کو جو اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اپنے خاص فضل سے نوازے اور اپنے خالص اختیار سے جسے چاہے قرب دے اور جسے چاہے دور کر دے۔ (بحوالہ منقول از درس اسلاف۔ ص ۹۶)

قابل عمل قیمتی باتیں

دنیا آگ کی مثل ہے یہ اتنی ہی کافی ہے کہ جس سے کوئی چیز پکا کر کھالیں، سردی میں گرم ہو جائیں جب زیادہ ہو جاتی ہے تو جلا کر ہلاک کر ڈالتی ہے، وضو کر کے کھایا جانے والا طعام تسبیح کرتا ہے اور رگوں میں نور بن کر دوڑتا ہے۔ صحت ایمان کی نشانی یہ

ہے کہ نیکی سے خوشی حاصل ہو اور بدی بری معلوم ہو۔ مال و دولت، حسن و جمال پر غرور کرنالا حاصل ہے، ایک نہ ایک دن ان کو ضرور زوال ہے۔ دنیافانی ہے اور کار ہائے دنیالا یعنی، حق پر ثابت قدم رہنا کرامت سے بڑھ کر ہے۔ دنیادل میں ہے تو درد ہے اور ہاتھ میں ہے تو دوا۔ ظالم کے چہرے کو دیکھنا قلب کو سیاہ کر دیتا ہے۔ لالچی علماء سے دور بھاگو۔ عزت قناعت کی شرف سے ملتی ہے اور ذلت لالچ کے راستے سے آتی ہے۔ بڑی بڑی امیدیں باندھنا تنگ نظری کی نشانی ہے اور حرص میں پڑنا بے ہنری کی دلیل ہے۔ سچائی نجات دلاتی ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔ دل ایک ایسا آئینہ ہے کہ اگر یہ بدی سے پاک ہو تو اس میں سب کچھ نظر آسکتا ہے۔ اس شخص کو کبھی موت نہیں جو علم کو زندگی بخشتا ہے۔ تکبر اور غصہ عقل کا چراغ گل کر دیتا ہے۔ سلامتی اسی میں ہے کہ غیر ضروری بات نہ کی جائے۔ جب تک مچھلی کا منہ بند رہتا ہے وہ کانٹے کی گرفت میں نہیں آتی۔ دوست کو دولت کی نگاہ سے مت دیکھو، وفا کرنے والے دوست اکثر غریب ہی ہوتے ہیں۔

توبہ روح کا غسل ہے، جتنی بار کی جائے روح میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔ معافی اور توبہ کی توفیق بھی مقدر والے ہی کو نصیب ہوتا ہے ورنہ آنکھوں پر لوہے کے پردے اور کانوں میں سیسہ پگھلا دیا جاتا ہے۔ انسان کی سوچنے، سمجھنے کی صلاحیت سلب کر لی جاتے ہے۔ امام غزالی احیاء العلوم میں تحریر فرماتے ہیں۔ توبہ کے تین رکن ہیں۔ اپنے کئے پر شرمندہ ہونا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے معافی چاہنا اور عہد کرنا کہ آئندہ ایسا گناہ نہیں کروں گا۔ صاحب فیوض یزدانی ص۔ ۱۴۵ پر تحریر فرماتے ہیں: جس کا مقصد زندگی آخرت ہو اللہ اس کے دل میں استغنا اور بے نیازی پیدا فرما دیتا ہے۔ اسے دل جمعی عطا فرماتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل و خوار ہو کر آتی ہے۔

مومن دو خوف کے درمیان ہے، وہ نہیں جانتا کہ جو مدت گزر چکی ہے اللہ تبارک

وتعالیٰ اس کے متعلق اس کے ساتھ کیا کرے گا، اور جو مدت باقی ہے وہ نہیں جانتا کہ اللہ پاک اس کے بارے میں کیا حکم جاری فرمائے گا؟ بندے کو چاہیے کہ وہ اپنے نفس کے لئے اپنے نفس سے، اپنی آخرت کے لئے اپنی دنیا سے، اپنی موت کے لئے اپنی زندگی سے اور اپنے بڑھاپے کے لئے اپنی جوانی سے توشہ لے لے، کیوں کہ دنیا تمہارے لئے پیدا کی گئی ہے اور تم آخرت کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ موت کے بعد معافی چاہنے کی کوئی جگہ نہیں ہے اور نہ دنیا کے بعد جنت اور دوزخ کے علاوہ کوئی گھر ہے۔

سرکار غوث اعظم ارشاد فرماتے ہیں :۔ دنیا اس کی خدمت کرتی ہے جو حق تعالیٰ کے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے اور جو دنیا کے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے اس کو وہ ذلیل کرتی ہے۔ (بحوالہ جہان تاج الشریعہ ص: ۱۵۴)

منافق کی چار علامتیں ہیں۔ وعدہ خلافی، امانت میں خیانت، جھوٹ بولنا، گالی دینا۔

جو شخص دوسروں کو نصیحت کرے اور خود اس پر عمل نہ کرے اس کی مثال ایسی ہے جیسے وہ اندھا ہے اور اس کے ہاتھ میں کافوری شمع ہے۔ جس سے دوسرے تو روشنی حاصل کر سکتے ہیں، مگر خود اس سے فیض نہیں پا سکتا۔

جس چیز کا علم نہیں اس کو مت کہو۔ جس چیز کی ضرورت نہیں اس کی تلاش مت کرو، جو راستہ معلوم نہیں اس پر سفر نہ کرو، اچھی بات جو کہے غور سے سنو، کیونکہ غوطہ زن کی ذلت سے گوہر کی قیمت کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

جو خدا سے نہیں ڈرتا وہ سب سے ڈرتا ہے، جو خدا سے ڈرتا ہے وہ کسی سے نہیں ڈرتا۔

جس کا دین وایمان نہیں ہے وہ زندہ رہنے پر بھی مردے کے مانند ہے، اور ایمان والا مرنے کے بعد بھی زندہ ہے۔

ایمان اور توکل یہ ہے کہ اپنی روٹی کھاؤ اور دل تنگ مت کرو۔ یاد رکھو جو

تمہارے مقدر میں ہوگا وہ تم سے گم نہیں ہوگا۔

لوہا صرف لڑائی کے وقت سونے سے بہتر سمجھا جاتا ہے مگر عقل ہر مقام پر سونے سے قیمتی ہے۔

جن لوگوں نے دینی تعلیم نہ حاصل کیا اور نہ دین پر قائم رہے وہ صرف نام کے انسان ہیں بلکہ ان کا وجود زمین کے لئے بوجھ ہے۔ بیٹا وہی ہے جو باپ کا خدمت گذار ہو، دوست وہی ہے جو آڑے وقت میں ساتھ دے اور عورت یعنی بیوی وہی ہے جس سے آرام ملے۔

من چنگا تو سب چنگا یعنی دل صاف ہے تو سب صاف ہے۔صرف جسم کی صفائی سے دل صاف نہیں ہوتا۔جیسا کھاؤ گے اَنْ ویسا بنے مَن، یعنی جیسی غذا استعمال کرو گے ویسے ہی اس کا اثر ہوگا۔بڑھاپا تمام زندگی کی خوشیوں کو ختم کر دیتا ہے۔مگر ہوس کو اور بڑھا دیتا ہے۔علم حاصل کرنے والے کے لئے شرم اچھی نہیں کیوں کہ شرمیلا طالب علم کبھی علم حاصل نہیں کرسکتا۔

ہر روز آئینہ دیکھا کرو اگر بری صورت ہو تو برا فعل نہ کرو تا کہ وہ برائیاں تمہارے اندر جمع نہ ہونے پائیں۔اور صورت اچھی ہے تو برا کام کر کے اس کی خوبصورتی تباہ نہ کرو۔اس دنیا میں جو شخص آزاد نہیں، موت اس کو آزاد کر دیتی ہے اور جس کا کوئی علاج نہیں موت اس کا علاج کر دیتی ہے۔

حسد نیکیوں کو اس طرح کھا لیتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔کسی پر کیچڑ مت اچھالو اس سے دوسروں کے کپڑے خراب ہوں یا نہ ہوں مگر تمہارے ہاتھ ضرور گندے ہو جائیں گے۔

دل کے نور سے زیادہ کوئی روشنی نہیں اور نفس امارہ سے زیادہ کوئی ہمارا دشمن نہیں۔جو شخص ناکامی کے تلخ گھونٹ پینے کو تیار نہیں اسے کامیابی کا شیریں گھونٹ کبھی نہ مل سکے گا۔

Scanned with CamScanner

بدگمانی کو اپنے اوپر غالب مت کر۔ کیونکہ اس کی وجہ سے دنیا میں تجھ کو کوئی دوست اور ہمدرد نہ مل سکے گا۔ نماز میں قلب کی حفاظت، مجلس میں زبان کی، غضب و غصہ میں ہاتھ کی اور دسترخوان پر پیٹ کی حفاظت کر۔

عالم، دین کا طبیب ہے اور مال دین کا مرض تو جب طبیب خود ہی مرض میں مبتلا ہو جائے تو اس سے دوسروں کا علاج نہیں ہوسکتا۔ دنیا ایک ڈھکا چھپا کنواں ہے۔ لہٰذا عقلمندوں کو اس میں ہوشیاری سے قدم رکھنا چاہئے۔ جھوٹ تمام گناہوں کی ماں ہے اور سچ سب برائیوں کا علاج ہے۔

اے نادان! عورتوں کے کہنے پر عمل نہ کرنا، تمام آفات سے محفوظ رہے گا۔

دنیا ایک باغ ہے اس کا خالق و مالک خداوند قدوس ہے۔ وہ ہر ایک کی خبر رکھتا ہے اور کوئی محروم نہیں رہتا۔ مشکلات کو دور کرنے، خواہشات کو دبانے اور تکلیف برداشت کرنے سے انسان کا کردار مضبوط، بلند اور پاکیزہ ہو جاتا ہے۔

مال جمع کرنے میں حریص نہ بنو اور حرام و ناپاک سے پرہیز کرو، کہ حرام روزگار اگرچہ تمہاری جیبوں کو پر کر دے گا لیکن تمہارے دلوں کو ایمان سے خالی کر دے گا۔ نماز ترک کر کے جو آمدنی کی جائے گی اس سے دسیوں قسم کے بوال کھڑے ہوں گے۔ زمین والوں پر سب سے بڑا رحم و کرم یہی ہے کہ ان کو مسلمان کر کے ابدی عیش و راحت اور دوامی حقیقی صحیح مفید واقعی نعمت آزادی کامل سے دارین میں کامیاب و بہرہ مند بنا دیا جائے بدوں کے ساتھ نیکی کرنا درحقیقت نیکوں پر ظلم ہے۔

مخدوم بہار فرماتے ہیں اگر کوئی شخص بغیر علم (دین) حاصل کئے مجاہدہ کرے گا تو اس کی مثال ایسی ہے کہ کسی شخص نے بغیر وضو کے نماز پڑھی ہو یا کوئی کافر قرآن کی تلاوت کرے۔ (مکتوبات صدی مکتوب نمبر ۵۵)

Scanned with CamScanner

حضور بدر ملت علیہ الرحمۃ والرضوان

آپ کی باریک بینی، شرعی خامیوں پر گرفت اور ساتھ ہی ساتھ بندگان خدا کی اصلاح کرکے اور سامع کے ذہن میں خوب اچھی طرح بات اتار دینے کا جوملکہ پروردگارعالم نے آپ کو ودیعت فرمائی تھی وہ اپنی مثال آپ تھی۔

چند عنوانات پر آپ کی کارآمد اور قابل عمل قیمتی ہدایات ملاحظہ کریں۔

صلح کلیت سے بچنے کی تلقین اور آخرت کی یاد دہانی وغیرہ

آپ اپنے مکتوب مرقومہ ۵ رمحرم ۱۳۹۸ھ میں اپنے ایک متعلق کو تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کے بارے میں مجھے جو معلومات حاصل ہوئے ہیں، ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کی زندگی مضمحل گزر رہی ہے۔ آپ کے نزدیک صحیح العقیدہ مسلمان اور فاسد العقیدہ شیطان کے درمیان کوئی خاص امتیاز نہیں ہے۔ اگر معاذ اللہ تعالیٰ صورت واقعہ ایسا ہی ہے تو آخری مرتبہ آنکھ بند ہونے پر آپ اتنے بڑے خسارہ میں ہوں گے، جس کی چبھن ابد الآباد تک رہے گی۔ مولیٰ عزوجل آپ کو اور ہم کو خسارۂ عقبیٰ سے پناہ بخشے۔ بجاہ سید الکائنات آخر الانبیاء ثم بجاہ سید الاولیاء الغوث الاعظم الجیلانی صلی اللہ علی نبینا والہ وسلم۔

برہم ہونے کی ضرورت نہیں ناراض ہونے کی بات نہیں بلکہ اپنے حالات و معاملات پر نگاہ ڈالنے کی ضرورت ہے۔ یہ بات قطعی ہے کہ دنیا سے سفر کرنا ہے اور بارگاہ احدیت جل جلالہ میں حاضر ہونا ہے۔ سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء سے سامنا ہونا ہے۔ تو اگر دنیا میں خدانخواستہ سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی عظمت کے دشمنوں سے

واسطہ اور تعلق قائم رہا تو میدان محشر میں انہیں دشمنوں کے ساتھ حشر ہوگا۔ مولیٰ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ الثناء کی عظمت کے دشمنوں کی صحبت سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین (مکتوبات بدر ملت ص ۲۰۱)

رشتے سے متعلق ایک مکتوب بنام قاضی اطیعوالحق عثمانی مرقومہ ۲۲ر صفر المظفر ۱۳۸۸ھ میں رقم طراز ہیں۔ میں مسلک رضویت کا حامی ہوں اور اسی مقدس مسلک پر چلنے کی کوشش کرتا ہوں۔ مسلک رضویت جہاں ایک طرف سنیت میں تصلب اور فرقہائے باطلہ وہابی، دیوبندی، رافضی، ندوی، مودودی وغیرہم سے دورونفور رہنے کی سخت تاکید کرتا ہے۔ وہیں دوسری طرف عمل وکردار کو صاف ستھرا رکھنے کا مطالبہ بھی کرتا ہے۔ اسی لیے میں نے ہر گوشہ کو اُجاگر کر دیا ہے۔ چالبازی، عیاری، بات کتر کر کہنا، لمبی ڈینگ ہانکنا وغیرہ اُمور سے۔ بحمدہ تبارک وتعالیٰ ثم بعون رسولہ علیہ التحیۃ والثناء مجھے ضد ہے۔ میں ایسے ماں باپ کی لڑکی سے رشتہ کا طالب ہوں جو دنیوی ٹیپ ٹاپ سے بے پرواہ ہو۔ دنیاداری پر ان کی دین داری غالب ہو۔ شریعت طاہرہ کا جو حکم ان کے سامنے رکھا جائے اسے بے چوں وچرا مانیں اور عمل کرنے کی کوشش کریں۔ مالدار داماد پر دین دار داماد کو ترجیح دیں۔ لڑکی حسب ذیل اوصاف رکھتی ہو۔ (۱) لڑکی تندرست ہو، آسیب زدہ اور مریضہ نہ ہو۔ (۲) پردہ کی پوری پابندی کر سکتی ہو۔ (۳) شوخ اور بے باک نہ ہو۔ (۴) اس کے اندر دین داری کا مادّہ ہو، مزاج سادہ پسند ہو۔ (۵) شوہر کی اطاعت اور خدمت کا جذبہ رکھتی ہو۔ (۶) اپنی دین داری کی وجہ سے شرعی پابندیوں کو بخوشی گوارا کر لے (۷) قرآن مجید تلاوت کر سکتی ہو اور اردو کی چھوٹی چھوٹی کتابوں کو پڑھ لیتی ہو۔ (۸) حسن سیرت اور قبول صورت والی ہو۔ (۹) نسب صاف ستھرا اور بے داغ ہو۔ (۱۰) فیشن پرستی کا دلدارہ نہ ہو۔

(مکتوبات بدر ملت، صفحہ ۱۵۴)

Scanned with CamScanner

آپ کے نورانی خطوط، وعظ وتبلیغ، پند ونصیحت کا مجموعہ ہوتے تھے۔ اس لئے مکتوبات بدرِملت سے کچھ سطور پیش کر دی گئیں۔ آپ کا ہر مکتوب نرالے انداز کا ہے اور مسائل شریعت اور راز ہائے طریقت سے بھر پور ہے اور جگہ جگہ سرکار غوث اعظم اور سرکار اعلیٰ حضرت کا ذکر پاک ہے۔ نیٹ پر بھی یہ کتاب ملاحظہ کریں اور دل کی تشنگی بجھائیں۔ کتبہ فقیر قادری عفی عنہ

پہلا واقعہ

حضور بدر ملت کی جلسے جلوس سے کنارہ کشی

از: راقم الحروف فقیر قادری اورنگ آبادی عفی عنہ

آپ اپنی حیات کے اخیر میں جلسے جلوس میں عام طور پر شریک ہونے سے اپنے آپ کو الگ کر رکھا تھا۔ پھر بھی آپ کے معتقدین ومحبین جلسے وغیرہ میں دعوت دینے کے ساتھ ہی ساتھ زاد راہ بھی روانہ کر دیا کرتے تھے۔ مگر حضرت قبلہ دعوت دینے والوں سے معذرت چاہ کر کرایہ وغیرہ کی رقم واپس کر دیا کرتے تھے۔ راقم نے اپنے طالب علمی کے زمانے میں جب آپ کو کرایہ واپس کرتے ہوئے دیکھا تو حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان سے ایک مرتبہ عرض کیا کہ حضور آخر دعوت قبول فرمانے کے بجائے رد کر کے زاد راہ واپس کیوں کر دیا جاتا ہے؟ اس پر حضرت علیہ الرحمۃ نے کچھ اس طرح فرمایا۔ آپ نہیں سمجھتے ہیں زمانہ کے حالات کس قدر بدل چکے ہیں ناظم جلسہ غیر ذمہ دار پیشہ ور خطباء ومقررین اور شعراء کی بہتات اور کثرت ہے۔ آج لوگوں کے عام حالات یہ ہوتے جا رہے ہیں بغیر کسی معتبر ذمہ دار عالم دین سے سمجھے بجھے ہوئے جسے چاہتے ہیں جلسے وغیرہ میں مدعو کر لیتے ہیں۔ اب ایسی مجلس میں ان کے ساتھ ممبر پر میں بھی شریک رہوں اور جب وہ نااہل حضرات خلاف شرع بولی بولیں یا خلاف شریعت اشعار پڑھیں اور میں ان کی اصلاح کے لئے ٹوک دوں اور توبہ ورجوع کی جانب توجہ دلاؤں تو اس

Scanned with CamScanner

وقت نفسانیت اور شیطانیت کا اتنا غلبہ ہے کہ حق قبول کرنے کے بجائے بحث ومباحثہ پر آمادہ ہوجاتے ہیں۔ اور ان میں بعض تو کفریات تک بک جاتے ہیں۔ اور تنبیہ کرنے پر آنکھیں دکھاتے اور گردن چڑھاتے ہیں اور اصلاح کرنے والے کے خلاف محاذ آرائی اور بکھیڑا کھڑا کر دیتے ہیں۔

اور اگر میں ایسے جلسہ وغیرہ میں شریک رہوں اور ان کی خلاف شرع باتوں کو سن کر خاموش بیٹھا رہ جاؤں اور حق ظاہر نہ کروں تو پھر بارگاہ الٰہی میں کوڑا کھانے کے لیے اپنی پیٹھ کو تیار رکھنا ہوگا۔ انہیں وجوہ کے بنا پر میں کنارہ کشی اختیار کرنے ہی میں سلامتی اور سکون محسوس کرتا ہوں۔ رہی مدعو کرنے والے معتقدوں کی بات تو انہیں صورت حال سے آگاہ کر کے اُن سے معذرت چاہ لیتا ہوں کہ اُن کی دل شکنی نہ ہونے پائے۔ واعظ ومقرر کیسا ہونا چاہیے؟ جب یہ مسئلہ سرکار اعلیٰ حضرت سے دریافت کیا گیا، سوال وجواب بغور پڑھیں:

س: واعظ یعنی پند ونصیحت کرنے والا اور مقرر کا عالم ہونا ضروری ہے؟

ج: غیر عالم کو وعظ کہنا حرام ہے۔

س: عالم کی تعریف کیا ہے؟

ج: عالم کی تعریف یہ ہے کہ عقائد سے پورے طور پر آگاہ ہو اور مستقل ہو اور اپنی ضروریات کو کتابوں سے نکال سکے بغیر کسی کے مدد کے۔ (الملفوظ، ح اوّل، ص ۵)

دوسرا واقعہ

غیر ذمہ دار مقررین اور شعراء کی مبالغہ آرائی بالخصوص لفظ ''منور و مجلّٰی'' کے متعلق حضور بدر ملت کی ایمان افروز ہدایت

از حضرت مولانا محمد یونس خان صاحب نوری خطیب و امام سنی مدینہ مسجد ۲۵ ر نمبر گو

وثڈی بمبی ۴۳ آپ نے راقم فقیر قادری سے بیان کیا کہ غالباً ۱۴۰۴ھ بمطابق ۱۹۸۴ء میں جب میں حضور بدر ملت علیہ الرحمۃ کے زیر سایہ مدرسہ غوثیہ بڑھیا ضلع بستی (یوپی) میں علم دین حاصل کررہا تھا انہیں دنوں میں ایک روز حضور والا کے ہمراہ مدرسہ سے قریب ہی ایک گاؤں بھگوت پور میں محفل میلاد شریف میں جانا ہوا۔ اور وہاں تھوڑی دیر محفل میں بیان کرنے کا موقع بھی میسر ہوا جب میں تقریر کررہا تھا قریب ہی کے ایک کمرے میں حضور بدر ملت تشریف فرما تھے۔ اور ہماری تقریر سماعت کررہے تھے میں نے اپنی تقریر ختم کرنے کے بعد اپنے ایک ساتھی حافظ وقاری ذاکر القادری بہرائچی کا اعلان کرتے ہوئے یہ کہا کہ اب میری تقریر کے بعد حافظ ذاکر صاحب اپنی تقریر سے آپ حضرات کے قلوب کو منور و مجلی فرمائیں گے۔ یہ کہہ کر میں بیٹھ گیا۔ پھر میرے بعد حافظ صاحب نے اپنا بیان شروع کیا اور حافظ صاحب کی تقریر ختم ہونے کے بعد اخیر میں حضرت قبلہ تشریف لائے اور اپنا بیان شروع کرنے سے پہلے اہل محفل سے آپ نے پوچھا کہ اے لوگو ابھی حافظ یونس صاحب نوری نے اعلان کیا کہ حافظ ذاکر صاحب اپنی تقریر سے آپ حضرات کے قلوب کو منور و مجلی فرمائیں گے۔ تو کیا آپ لوگوں کے قلوب حافظ صاحب کی تقریر سے منور و مجلی ہو گئے؟ اس ارشاد پر حاضرین محفل خاموش رہے۔ پھر حضرت نے اپنا رخ مجھ فقیر نوری کی جانب کیا اور فرمایا کہ اگر آپ لوگوں کے قلوب منور و مجلی نہیں ہوئے مگر نوری صاحب کا دل تو ضرور ہی روشن ہو گیا ہوگا۔ اس لئے کہ انہوں ہی نے یہ اعلان کیا تھا۔ بہر حال حضرت نے جم کر میری کھینچائی کی۔ میں سر جھکائے شرمندہ بیٹھا رہا۔ محفل میلاد شریف ختم ہوگئی۔ اس محفل میں ایک نئے طالب علم جن کا نام سید سراج صاحب تھا جو اسکول سے پڑھ کر حضرت کی خدمت میں حصول علم دین کے لئے آئے تھے وہ بھی شریک تھے۔ انہیں منور و مجلی' والی بات سمجھ میں نہ آئی۔ محفل پاک کے اختتام کے بعد حضرت کے ہمراہ ہم لوگ جب مدرسہ غوثیہ کے لئے پیدل چل پڑے تو راستے میں سید صاحب سے رہا نہیں گیا اور انہوں

نے حضرت سے پوچھ ہی لیا کہ حضور یہ ''منور اور مجلی'' کیا ہوتا ہے؟ حضرت نے فرمایا آپ گھبرائیں نہیں مدرسہ پہونچنے کے بعد آپ کو بتادیا جائے گا۔ جب حضرت مدرسہ پہنچے اور آپ نے اپنے کمرے کا دروازہ کھلوایا اس کے بعد اندر تشریف لے گئے اور لائٹ جلائی کمرہ روشن ہوگیا۔ حضرت نے فرمایا، یہ ہے ''منور ومجلّٰی'' کا مطلب اور اس کے بعد لائیٹ بجھادی اور فرمایا یہ منور ومجلّٰی نہیں ہے۔ اور اس کے بعد حضرت نے سید صاحب سے دریافت کیا کہ کیا حافظ ذاکر صاحب کی تقریر ایسی ہوئی تھی جیسا کہ حافظ نوری صاحب نے اعلان کیا تھا۔ اس پر سید صاحب نے جواباً عرض کیا کہ حضور ہماری سمجھ سے ایسی تقریر تو نہیں ہوئی تھی۔ اس کے بعد حضرت نے فرمایا کہ کتنا بڑا جھوٹ ہے وہ بھی ممبر رسول پر ذرا غور کیجئے کس قدر تاریکی ہے۔

نوری صاحب کا بیان ہے اس کے بعد بھی ایک ہفتے تک درسگاہ میں مجھے سرزنش فرماتے رہے۔ جس کا فائدہ مجھے یہ ہوا کہ آج میری عمر تقریباً ۷۵ رسال کی ہوگئی ہے اس عرصہ میں فقیر نے کسی مقرر کے لئے اس لفظ کا استعمال نہیں کیا اور دوسروں کو منع کرنے کے ساتھ اس قسم کے مبالغہ آرائی اور جھوٹ سے بچنے کی تاکید وتلقین کرتا رہا۔

تیسرا واقعہ مبالغۂ بیجا سے پرہیز

از: فقیر عبد الصمد قادری اورنگ آبادی عفی عنہ

حضرت کے شاگرد مولانا کمال الدین صاحب رضوی دار العلوم عربیہ اسلامیہ اہل سنت سعدی مدنپورہ ضلع باندہ (یوپی) نے ایک مرتبہ حضرت کی خدمت میں ایک خط روانہ کیا تھا جس میں انہوں نے آپ کو فرید عصر وغیرہ القابات لکھ دیئے تھے۔

اس کے جواب میں حضرت نے تحریر فرمایا، میرے حق میں فرید عصر وحید دہر،

استاذ العلماء، سند المدرسین، عمدۃ المحققین کے کلمات ہرگز ہرگز نہ لکھیں جائیں۔ یہ تسلیم ہے کہ زمانہ حاضرہ میں مبالغۂ بیجا کا رواج خوب عام ہے۔ آپ اس مبالغۂ ضالہ سے پرہیز کریں۔ مولائے کریم جل شانہ آپ کو زمانہ حاضرہ کی بدعت سیئہ سے بچائے آمین۔

اسی طرح سے میں بھی ۱۴۰۸ھ میں حضرت علامہ مبین الدین صاحب قبلہ امروہی علیہ الرحمہ کے وصال کی خبر پا کر حضور والا کی خدمت میں ایک عریضہ روانہ کیا تھا اور اس میں لکھا تھا ''حضرت علامہ امروہی علیہ الرحمہ کی وصال کی خبر سن کر مجھے شدید صدمہ پہونچا'' خط وصول فرمانے کے بعد حضور بدر ملت نے اس خط کو اپنے ڈیکس میں محفوظ فرمالیا، چند مہینے کے بعد مدرسہ غوثیہ کے جلسہ کے موقع پر جب وہاں حاضر ہوا تو بعد نماز ظہر مسجد غوثیہ میں حضرت قبلہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ سلام ومصافحہ کے بعد حضرت نے خیریت معلوم فرمائی۔ اس کے بعد آپ کے ساتھ ہی ساتھ درس گاہ میں آگیا۔ جلسہ کے موقع پر دور دراز مقام سے آئے ہوئے مہمانوں میں سے بھی کچھ حضرات آپ کے حجرہ شریف میں داخل ہو کر بیٹھ گئے، انہیں میں چھپرہ کے رہنے والے ایک ہمارے پیر بھائی جناب مولانا غلام مرتضیٰ صاحب رضوی بھی موجود تھے۔ اس موقع پر حضرت قبلہ نے ڈیکس سے ایک خط نکالا اور میری جانب بڑھایا اور فرمایا دیکھئے کیا یہ آپ کی تحریر ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! یہ میری ہی تحریر ہے۔ پھر ایک جملے کی جانب اشارہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا اس جملے کو پڑھئے، میں نے تعمیل حکم ادا کرتے ہوئے پڑھا ''حضرت علامہ امروہوی صاحب کے وصال کی خبر سن کر مجھے شدید صدمہ پہونچا'' اس کے بعد حضرت نے فرمایا، اب رک جایئے اور مجھے بتایئے کہ صدمہ کی تعریف کیا ہے؟ آپ کے اس سوال پر میں سکوت اختیار کیا اور سر جھکائے بیٹھا رہا، اس کے بعد آپ نے فرمایا، اب مجھ ہی کو بتانا پڑے گا۔ لیجئے سب

لوگ سنئے ۔جب انسان کو کوئی تکلیف پہونچتی ہے تو اسے رنج کہا جاتا ہے اور جب اس کے آگے بڑھ کر غیر معمولی اضافہ ہو جاتا ہے تو اسے غم کہا جاتا ہے اور غم میں بہت زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے تو اسے صدمہ کہا جاتا ہے ۔یعنی صدمہ کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ آدمی ہوش کھو دیتا ہے تو بتایئے کی شدید صدمہ کی صورت میں آدمی کا حال کیا ہوگا اب آپ اندازہ لگائیں اگر واقعی مذکورہ کیفیت پیدا ہوگئی تھی تو آپ کا یہ لکھنا بجا ہے اور اگر نہیں تو آپ شرعی گرفت میں ہیں اور اس کا پتہ آپ کو بھی نہیں ہے ۔

فقیر قادری نے عرض کیا ،حضور والا! مندرجہ بالا کیفیت کا تو مجھے خیال بھی نہیں گزرا تھا، اس پر آپ نے ارشاد فرمایا، پھر آپ نے ایسا کیوں لکھا؟ اس کے بعد آپ نے بڑی نرمی، متانت اور محبت سے مثال دے دے کر جملہ حاضرین کو نصیحت فرمائی اور فرمایا کہ آج کل مبالغۂ ضالہ کا رواج بہت عام ہوتا جا رہا ہے ۔اخبار والے، رسالے والے، اسلامی انجمن اور مدرسے والے جب کبھی کسی کے انتقال کی خبر سنتے ہیں، تعزیت کے لئے جاتے ہیں، تعزیت نامہ بھیجتے ہیں تو کہتے اور لکھتے ہیں کہ ہم بھی آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں، حالانکہ میت کے گھر والے کے مقابلہ میں ان کی کیفیت ویسی نہیں ہوتی ۔الا ماشاءاللہ

اسی طرح حضرت فرمایا کرتے تھے، مذہبی جلسے میں جو اناؤنسر مدعو کیا جاتا ہے، اس کا حال تو بہت ہی زیادہ بگڑتا جا رہا ہے، اراکین جلسہ وغیرہ کو خوش کرنے کے لئے مبالغہ آرائی کی حد پھلانگنے میں وہ ذرہ برابر ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتا ۔اور بارگاہ الٰہی کا مجرم ہو جاتا ہے ۔

لٰہذا آئندہ زبان اور قلم کو قابو میں رکھنے کی ہر ممکن کوشش کیجئے، سرکار اعظم پیارے مصطفی علیہ التحیۃ والثناء کا فرمان عالی شان ہے کہ میرے جس امتی نے اپنی زبان وشرم گاہ کو قابو میں رکھا تو قیامت کے روز میں اس کی شفاعت کا ضامن ہوں ۔

Scanned with CamScanner

لہذا آزاد خیال لوگوں کی روش اختیار نہ کیجئے اور ہر جگہ اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کو یاد رکھئے۔

آپ علیہ الرحمہ کی اس نشان دہی سے کئی فائدے حاصل ہوئے۔ پہلا فائدہ تو یہ ہوا کہ میں نے زندگی بھر بیجا مبالغہ آرائی سے بچنے کا عہد کرلیا، دوسرا فائدہ حاضرین کو اس اہم امر سے آگاہی ہوگئی اور تیسرا فائدہ بہتوں کو بحمدہ تعالیٰ بے جا مبالغہ آرائی سے بچنے کی تلقین کی اور ان شاء اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ زندگی بھر جاری رہے گا۔ سچ کہا ہے کسی نے

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

حضور والا کی تحریروں اور باتوں میں تاثیر کے سلسلے میں سعید نوری صاحب جنرل سکریڑی رضا اکیڈمی ممبئی نے بھی ایک ''تاثر'' میں تحریر کیا ہے کہ ''حضور بدر ملت کی تحریر پڑھنے سے خوف خدا تصلب فی الدین، اتباع شریعت اور بزرگوں سے عقیدت و احترام کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔'' اور یہی اصل دینداری ہے، مولیٰ تبارک وتعالیٰ ہم سبھوں کو مسلک رضویت پر استقامت عطا فرمائے، اور اسی مسلک حق پر قائم رہ کر خاتمہ بالخیر نصیب فرمائے۔ آمین

دینی مدارس کا الحاق

ہمارے مرشد گرامی سرکار حضور مفتیٔ اعظم قدس سرہٗ العزیز الہ آباد بورڈ سے مدارس کا الحاق کو سخت ناپسند فرماتے تھے، انھیں کی اتباع کرتے ہوئے حضور بدر ملت علیہ الرحمہ بھی زندگی بھر اس سے الگ رہے اور اپنے تلامذہ و متعلقین کو اس کی خرابیاں بیان کرکے بچنے بچانے کی سختی کے ساتھ تلقین فرماتے رہے۔ علامہ میلسی صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ کے نام ایک مکتوب مرقومہ ۳/ذی الحجۃ الحرام ۱۳۹۴ھ میں آپ تحریر فرماتے ہیں:

''میں ادارہ فیض الرسول براؤں شریف میں درسی خدمات پر ۱۳۷۵ھ میں مقرر ہوا، ایک ماہ آٹھ دن کم انیس سال تک ادارہ ھٰذا میں میرا قیام رہا، یہ ادارہ سرکار اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہٗ کے مسلک مقدس کا نقیب وداعی تھا، اس ادارہ میں رجسٹر اور دیگر کاغذات اسلامی تاریخ اور سنہ کے مطابق رکھے جاتے تھے اور مشاہرے اسلامی ماہ کے مطابق ادا کئے جاتے تھے، قیام ادارہ کے تقریباً تین یا چار سال کے بعد لوگوں نے تحریک کر کے ادارہ ھٰذا کا الہٰ آباد بورڈ سے الحاق کرایا۔ میں نے روز اول ہی الحاق کی شدید مخالفت کی لیکن ارباب حل وعقد نے اس پر توجہ نہ دی۔ آج چار سال کا زمانہ ہو رہا ہے کہ الہٰ آباد بورڈ نے ادارہ کو ایڈ دینے کے ساتھ مدرسین کو الگ سے امداد دینا جاری کیا۔ سب مدرسین نے امداد لینا قبول کیا لیکن میں نے لینے سے انکار کیا۔ اس نئی امداد کے بعد بورڈ نے کچھ پابندیاں عائد کیں جس کے مطابق ادارے کے سارے کاغذات انگریزی ماہ وسنہ کے مطابق کر دیئے گئے۔ امسال ربیع الاول شریف ۱۳۹۴ھ میں جب رجسٹر حاضری مدرسین انگریزی ماہ کے مطابق تیار کیا گیا تو میں نے اس میں دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ میں ان معاملات میں اکیلا ہو رہا ہوں اور یہ بھی محسوس کیا کہ ادارہ کے طلبہ میں اب دین وعلم کے حصول کا جذبہ نہیں رہ گیا ہے بلکہ بورڈ کے مولوی عالم کے درجات پاس کر لینے پر دھیان ہے تاکہ طلبہ کالج وغیرہ میں داخلہ کی سہولت ملے۔ نیز یہ بھی محسوس کیا کہ ادارے کے کرتا دھرتا مقصد حاصل کرنے میں جائز اور ناجائز کا امتیاز نہیں رکھتے، اس لئے میں شعبان ۱۳۹۴ھ سے پہلے ہی عزم کر لیا کہ مجھے ادارہ ھٰذا سے الگ ہو جانا ہے۔ چنانچہ سالانہ تعطیل کے موقع پر ۷ رشعبان ۱۳۹۴ھ کو میں استعفاء نامہ داخل کر دیا۔ جس میں لکھا کہ ادارہ فیض الرسول کے حالات اب میرے لئے سازگار نہیں رہ گئے۔ اس لئے ۲۱ شوال سے مجھے ادارہ کی درسی خدمات سے سبکدوش متصور کریں، پھر استعفاء کے مطابق میں

Scanned with CamScanner

۲۱؍شوال کو براؤں شریف سے دوسری جگہ اپنے ملنے جلنے والے کے یہاں چلا گیا۔“
(منقول از فتاویٰ بدر العلماء ص۔ ۹۵)

بدر العلماء کے خط کے اس اقتباس سے یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے کہ آپ ایک سچے نائب رسول اور وارث انبیاء تھے۔ آپ کے اقوال وافعال، اعمال و اشغال اور تصنیفات ونگارشات سب خلوص للّٰہیت سے پُر تھے۔ مولیٰ تبارک تعالیٰ آپ کے ان جذبات صادقہ سے ہم عاصیوں کو بھی کچھ چھینٹا عطا فرمائے۔ آمین

یہاں پر تحدیث نعمت کے طور پر راقم ماضی قریب کا ایک واقعہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے جو وفاداران مصطفیٰ کے لئے فائدے سے خالی نہیں۔

سنہ ۱۴۰۴ھ مطابق سنہ ۱۹۸۴ء جامعہ عربیہ اظہار العلوم، جہانگیر گنج ضلع فیض آباد (یوپی) میں جب میں زیر تعلیم تھا۔ وہاں کے کرتا دھرتا بغیر مجھے بتائے بورڈ کے امتحان میں شمولیت کے لئے عالم کا فارم پر کروا دیا تھا۔ جب امتحان کا وقت آیا تو مجھے بھی شہر فیض آباد چلنے کے لئے تیار ہونے کی خبر کی گئی۔ چونکہ یہ کام بغیر میری مرضی کے کیا گیا تھا اس لئے مجھے موقع ملا اور ذمہ داران کو اس بات پر کسی طرح راضی کر لیا کہ مجھے اس سلسلے میں معذور رکھا جائے۔ بفضلہ تعالیٰ وہ لوگ میری بات مان گئے۔

دوسرے روز امتحان دینے والے طلبہ خوشی بخوشی شہر فیض آباد کے لئے روانہ ہوئے اور فقیر قادری نے اپنا رخت سفر مدرسہ غوثیہ بڑھیا کی جانب باندھا۔ وہاں پہونچنے کے بعد حضور آقائے نعمت کی بارگاہ میں حاضر ہوا، حضرت سے سلام مصافحہ کے بعد آپ نے خیریت معلوم فرمائی۔ چونکہ یہ سفر اچانک ہوا تھا اس لئے آپ نے یہ دریافت کیا کہ اس وقت تعلیمی نقصان کر کے آپ یہاں کیسے چلے آئے؟ جواباً میں نے

Scanned with CamScanner

عرض کیا کہ حضور اس وقت اسباق بند ہیں، اس لئے کہ ہمارے ہم سبق حضرات بورڈ کے امتحان کے سلسلے میں فیض آباد چلے گئے ہیں۔ اس پر آپ نے مزید جاننا چاہا کہ کیا آپ امتحان دینے والے کی فہرست میں شامل نہیں تھے؟ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے میں نے عرض کیا کہ حضور شامل تو مجھے بھی کرلیا گیا تھا مگر میں نے ذمہ داران سے کسی طرح معذرت چاہ کر چھٹکارہ حاصل کرلیا اور آپ کی بارگاہ میں فیوض و برکات حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوگیا۔ اس پر آپ بہت خوش ہوئے اور مسرت وشادمانی کا اظہار فرماتے ہوئے دعاؤں سے نوازہ۔ بحمدہ تبارک وتعالیٰ آج انہیں جیسے خدا رسیدہ بزرگوں کی دعاؤں کا ثمرہ ہے کہ مجھ بے نوا کو استقامت علی الحق کی دولت ملی اور اپنی کم علمی اور بے بضاعتی کے باوجود اس دور پرفتن میں دین حق یعنی مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت میں میرے مولیٰ نے مجھے کچھ حصہ لینے کی توفیق بخشی۔ مولیٰ عزوجل بطفیل سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ الثناء ہماری خدمات دینیہ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور سعادت دارین سے مالا مال کرے۔ آمین ثم آمین

ایک شبہ اور اس کا ازالہ:۔

بعض حضرات اس غلط فہمی کے شکار ہیں اور یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی نے جب الحاق اور ایڈ کو جائز قرار دیا ہے تو حضور بدر العلماء اتنی شدومد کے ساتھ خود بھی اس سے الگ اور دور رہے اور اپنے متعلقین کو بھی دور اور الگ رہنے کی تاکید وتلقین کیوں کرتے رہے؟

ان حضرات سے میں عرض کروں گا کہ سرکار اعلیٰ حضرت نے الحاق کو جائز تو لکھا ہے مگر مطلقاً نہیں شرائط کے ساتھ۔ ایسے افراد سرکار اعلیٰ حضرت کی تحریر کو بنظر غائر مطالعہ کریں:۔ ''الحاق واخذ امداد اگر کسی امر اسلام ومخالف شریعت سے مشروط، نہ اس کی طرف منجر تو اس کے جواز میں کلام نہیں ورنہ ضرور ناجائز وحرام ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد

نہم،نصف آخرص ۲۸۰)

اب آئیے ہمارے وطن رفیع گنج کے باشندے حضور بدرملت کے معتقد حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن صاحب رضوی کے قلم سے ایڈ والحاق کی خرابیاں ملاحظہ فرمائیں۔ آخری بار مجھ بینوا کی دعوت پر حضور بدرملت جب قادری منزل رفیع گنج تعطیل کلاں کے موقع پر تشریف لائے اور تقریباً ۴۰ روز قیام فرمانے کے بعد ہمارے غریب خانہ سے مراجعت فرمایا۔ان ایام میں مولانا ضیاء الرحمٰن صاحب کو حضرت سے سیر حاصل گفتگو کا موقع میسر ہوا جہاں اور دیگر مسائل پر انہوں نے تبادلۂ خیال کیا الحاق کے موضوع پر بھی گفتگو کی اور حضرت نے الحاق کی خرابیوں کو ان پر ظاہر فرمایا۔مولانا موصوف حضرت کے پیر بھائی بھی تھے اور گورمنٹی ہائی اسکول کے ہیڈ مولوی بھی رہے۔اس لئے انہوں نے حضرت کے فرامین اور اپنے تجربات کی روشنی میں الحاق کے مندرجہ ذیل خرابیاں تحریر کی ہیں۔

(۱) تاریخ پیدائش کفار و مرتدین منانی ہوگی۔(۲) قیام برائے تعظیم کفار و مرتدین کرنا ہوگا۔(۳) کفری ترانہ الاپنا ہوگا۔(۴) کفار و مشرکین اور مرتدین کی تصنیف کردہ کتابیں داخل درس ہوں گی۔(۵) آپ کے اختیارات ختم کر دیئے جائیں گے۔(٦) منہ پر تالا لگ جائے گا،حق بات بولنے کا مجاز نہ ہوگا۔(۷) حکومت کے مسوّدات پر عمل کرنا ہوگا اگر چہ خلاف شرع ہوں۔(۸) دیوبندی، وہابی مودودی، تبلیغی، ندوی، نیچری، صلح کلی وغیرہم نیز کفار و مشرکین بھی درس وتدریس کے عہدے پر مقرر کیے جائیں گے۔

(۹) خالص دینی اور مذہبی تعلیم برائے نام رہ جائے گی۔

(۱۰) تصویر کشی پر مجبور کیا جائے گا۔

(۱۱) بدمذہبوں کے ساتھ مصافحہ ومعانقہ،نشست و برخاست،خورد ونوش اور سلام

Scanned with CamScanner

وکلام کا بھی سابقہ ہوگا۔

(۱۲) بے دینوں اور بدمذہبوں کو ایصال ثواب بھی کرنا ہوگا۔

(۱۳) سینکڑوں برس کے سنی مدارس کو دنیوی حرص وہوا کے جال میں پھنس کر وہابی، دیوبندی، ندوی وغیرہم مرتدین اور کفار ومشرکین کے حوالہ کردینے ہوں گے۔

(۱۴) مجلس انتظامیہ کے ارکان بعض یا کل وہی رہیں گے، جن کا تعلق اہلسنت و جماعت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت سے نہ ہوگا۔ غرض کہ کفر وضلالت کی تاریکی میں لوگ بھٹکنے لگیں گے۔ الحفیظ والامان

فقط ضیاء الرحمٰن رضوی

۱۱؍جمادی الآخرہ ۱۴۱۵ھ مطابق ۱۹۹۶ء

اس کے علاوہ کیا ان ملحقہ اداروں میں بالغہ لڑکیوں کو کھلم کھلا بے حیائی اور بے پردگی کے ساتھ تعلیم وتعلم اور امتحان دلانے کے سلسلے جاری نہیں ہوگئے ہیں، جو شرعاً حرام حرام اور اشد حرام ہے۔ نیز بورڈ کے امتحان میں کفار ومشرکین شریک ہورہے ہیں اور سند کو بنیاد بنا کر مذہبی اسلامی اداروں میں ملازمت کررہے ہیں۔

ایسے حالات میں ارباب علم و دانش توجہ فرمائیں مذہبی اور دینی اداروں کو ان خرابیوں سے بچانے اور نجات دلانے کے لیے کون سی صورت اختیار کی جائے؟ کہ یہ دینی درسگاہیں جن مقاصد کے لیے قائم کی گئی تھیں اسے پورا کریں اس لیے کہ دین کی بقا علم دین پر موقوف ہے۔

”اسلام اور علم کی اہمیت“

”اسلام اور علم کی اہمیت“ کے عنوان پر گفتگو فرماتے ہوئے حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کے تلمیذ رشید حضرت علامہ مفتی سید ظہیر احمد زیدی قادری قدس سرہٗ العزیز

Scanned with CamScanner

تحریر فرماتے ہیں: ـ" دنیا کے تمام ملل وادیان میں صرف اسلام ہی وہ دین ہے جس کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس نے اپنے ہر ماننے والے کے لئے علم کا حاصل کرنا فرض قرار دیا ہے۔ سب سے پہلی وحی جو رسول الکل وسید الکائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر غار حرا میں نازل ہوئی اس کا پہلا لفظ یہی ہے اِقْرَأ پڑھو یعنی علم حاصل کرو۔ پہلی وحی یہ ہے۔ جس کا اردو ترجمہ: پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا فرمایا۔ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم سے لکھنا پڑھنا سکھایا۔ آدمی کو سکھا دیا جو نہ جانتا تھا۔ آیت کریمہ کا ایک ایک لفظ ظاہر کر رہا ہے کہ اسلام میں علم کی اہمیت کس درجہ ہے کہ ایک ہی مقام پر دو بار علم حاصل کرنے کا حکم دیا گیا۔ پھر اس احسان کا اظہار فرمایا کہ یہ اس کا کرم ہے کہ اس نے انسان کو علم بھی عطا فرمایا اور لکھنا بھی سکھایا۔ علم حاصل کرنے کا حکم دینے کے بعد قرآن نے دیگر جگہ علم حاصل کرنے والوں اور اہل علم کی عظمت وفضیلت بیان فرمائی اور جہالت کی سخت مذمت بیان فرمائی۔ صاف صاف الفاظ میں فرمادیا عالم اور جاہل برابر نہیں ہوسکتے۔ فرمایا کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہیں۔ مطلب یہ کہ ہرگز ہرگز عالم اور جاہل برابر نہیں ہوسکتے۔ جاہل تو کندۂ ناتراش ہے اور علماء کو کتاب الٰہی اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا وارث بنایا گیا ہے۔ قرآن خود فرماتا ہے۔ پھر ہم نے اپنے منتخب اور چنندہ بندوں کو قرآن کا وارث بنایا۔ یعنی اولاً کتاب ہم نے اپنے پیارے رسول اور حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل فرمائی اور انہیں ماکان ومایکون کا علم عطا فرمایا۔ پھر آپ کے بعد ہم نے اپنی کتاب کا وارث ان کو بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا۔ اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: بے شک علماء ہی انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء کی وراثت درہم ودینار نہیں ہوتی ان کی وراثت تو علم الٰہی اور علم دین ہے۔ تو جو اسے پالے گا وعلم کا بڑا حصہ پالے گا۔ ایک اور مقام پر

قرآن پاک میں فرمایا۔اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کو اوران ایمان والوں کو جوتم میں سے علم دیئے گئے درجوں بلند فرماتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایمان لانے کا دارومدار بھی علم ومعرفت پر ہی موقوف ہے اور پھر ایمان لانے کے بعد مزید علم حاصل کرنا درجوں بلند ہونے کا سبب ہے۔یہ رفعت و بلندی، یہ عظمت وفضیلت ہرگز ہرگز کسی جاہل ،بےعلم و بےشعور کو نصیب نہیں ہوسکتی۔ان آیات کریمہ کی تشریح میں علم کی اہمیت کی اظہار کے لئے نیز ایک مسلمان کو سچا اور پختہ مسلمان ہونے کے لئے رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض عین ہے۔ دوسری جگہ فرمایا :علم حاصل کرو پیدائش سے لے کر قبر میں جانے تک اور فرمایا:علم حاصل کرو چاہے تمہیں اس کے لئے چین تک جانا پڑے۔ان تمام آیات واحادیث سے بلا شک وشبہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام نے علم حاصل کرنے کو ہر چیز پر ترجیح دی ہے۔اوراسلام قطعاً یہ اجازت نہیں دیتا کہ کوئی بھی مسلمان خود کو علم سے محروم رکھے۔‘‘

(ضمیمہ بہارشریعت حصہ ۱۹،آداب افتاء ص ۱۵) مطبوعہ فاروقیہ بک ڈپو دہلی)

نوٹ :۔ بہارشریعت حصہ ۱۹ کے دوسرے نسخوں میں ضمیمہ کے ص ۱ تا ۹۶ جس میں ۔فضیلت علم دین، آداب الافتاء،طبقات الفقہا وغیر عنوانات پر جو قیمتی تحریریں ہیں اسے دیگر بہارشریعت چھاپنے والے حذف کر دیئے ہیں اسے ضرور چھاپنا چاہئے

فقط قادری ۲۷/ذی الحجہ ۱۴۴۳ھ

تلمیذ صدرالشریعہ علیہما الرحمۃ نے قرآن واحادیث کے حوالے سے جس علم کی یہ بزرگی اور فضائل بیان کیے ہیں ۔اس علم کی تعلیم وتربیت کے لیے جو قلعے اور منارے ہیں،جنہیں دارالعلوم اور جامعہ سے یاد کیا جاتا ہے۔ان اداروں کے ایڈوالحاق کے بعد ان میں اکثر کا جو دیگرگوں احوال وکوائف ہیں اسے محب گرامی حضرت علامہ انیس عالم سیوانی کے قلم سے قارئین ملاحظہ کریں۔حضور بدر العلماء کے متعلق آپ تحریر

فرماتے ہیں: ایک عرصہ تک آپ اہل سنت و جماعت کی عظیم درسگاہ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف میں صدرالمدرسین کے عہدہ پر فائز رہے۔

آگے چل کر مذکورہ دارالعلوم مدرسہ عربی فارسی الہٰ آباد بورڈ سے جب ملحق ہوا تو آپ نے وہاں رہنا پسند نہ کیا چونکہ آپ مدارس کے الحاق کے خلاف تھے۔آپ کا نقطۂ نظریہ تھا کہ الحاق ہونے کی صورت میں مدارس پر علماء اور ذمہ داران کا کنٹرول نہیں رہ پائے گا۔گورنمنٹ کی مرضی چلے گی۔اس صورت میں مدرسوں سے دینی رجحان رفتہ رفتہ ختم ہوجائے گا۔حالانکہ اس دور کے بہت سے علماء اور اساتذہ نے بعض حکمت و مصلحت کے تحت مدارس کو الحاق کرایا اور انہوں نے یہ محسوس کیا کہ اس طرح شائد اساتذہ خوشحال ہو کر بہتر طور پر کام کریں گے۔لیکن موجودہ حالات اس بات پر شاہد ہیں کہ حضور بدر ملت کی دوربیں نگاہوں نے تقریباً ۵۰ رسال پہلے جو کچھ محسوس کیا تھا آج اس سے بھی زیادہ مدارس کے برے حال ہوگئے ہیں۔ پورے اتر پردیش میں لگ بھگ پانچ سو مدرسے ایڈلسٹ میں ہیں جب کہ ملحقہ مدرسوں کی تعداد اس سے کئی گنا زائد ہے۔لیکن جن مدرسوں کی تعلیمی حالت کسی لائق ہے وہ گنے چنے مدرسے ہیں بیشتر ملحقہ اور ایڈیڈ مدرسوں کے معاملات کورٹ کچہری میں چل رہے ہیں، زکوٰۃ، فطرہ کی رقم غریب طلبہ پہ نہیں بلکہ ناجائز وحرام کاموں کے لئے رشوت میں خرچ ہو رہی ہے، مدرسوں کے ناظم کسی استاذ کی تقرری کے لئے جب تک لاکھوں روپیے رشوت نہیں لے لیتے اس وقت تک تقرر نہیں کرتے اور بہت سے منیجروں کا پیٹ اس سے بھی نہیں بھرتا تو وہ مدرسین سے استعفیٰ نامہ پہلے لکھوا لیتے ہیں اور ہر مہینے تنخواہ سے کمیشن وصول کرتے ہیں۔کسی یونیورسٹی یا کالج میں اتنی رشوت نہیں لی جاتی ہے جتنی مدرسوں کے منیجر اور کمیٹی والے وصول کرتے ہیں۔پیسوں کی بدولت نوکری کرنے

پانے والے زیادہ تر اساتذہ ان پڑھ، گنوار، جو موذن بننے کے قابل نہیں تھے وہ شیخ الحدیث اور شیخ المعقولات کے منصب پر فائز ہیں، اب تو یہ بھی تمیز مٹتی جارہی ہے کہ مدرسوں میں مولانا ہیں یا ماسٹر اور حد تو یہ ہے کہ مذہب و مسلک کا مسئلہ پرانے زمانے کی بات بن کر رہ گیا ہے، جدید خیال پرنسپل اور مولوی صاحبان مسلک کا نام سن کر بدکنے لگتے ہیں، کتنے ایسے ہیں جو درپردہ مسلکی امتیاز کو ختم کرکے مدرسوں کو مختلف الخیال فرقوں کا مجموعہ بنانے کے فراق میں تاک لگائے بیٹھے ہیں، زیادہ تر مدرسے گھر خاندان کی پراپرٹی بن گئے ہیں، باپ بانی ہے تو بیٹا منیجر، داماد صدرالمدرسین تو بھائی مدرس اور کچھ چالاک منیجروں نے اپنی بیٹیوں، بہنوں اور بہوؤں کو بھی اس کام میں لگا دیا ہے جبکہ وہ اس کی اہل نہیں ہیں، یعنی زکوٰۃ ہو یا فطرہ ہو، صدقہ ہو، یا خیرات ہو کسی کے حقدار ابا ہیں تو کسی کے حقدار بیٹا تو کسی کے داماد و بہنوئی یعنی کسی بھی حال میں غریبوں، یتیموں کے نام پر وصولی ہوئی رقم حقدار کو نہیں پہنچنی چاہئے، دنیا میں تو کسی کا خوف نہیں جو بھی آئے گا پیسوں سے خرید لیا جائے گا، رہ گئی بات قیامت کی تو اللہ غفور و رحیم ہے، دین کے نام پر دنیاداری کی سب سے مکروہ صورت اگر دیکھنا چاہتے ہیں تو آج کے مدارس اور خانقاہ کو دیکھیں جو بازاروں اور عشرت کدوں میں ہوتا ہے اس کا بالکل نیو ماڈل آپ کو یہاں ملے گا۔

ایسا لگتا ہے حضور بدر ملت اس مکروہ صورت کو دیکھ رہے تھے۔ اسی لئے ابتدائی دور ہی میں جب ملحقہ مدرسوں کے رجسٹر انگریزی تاریخ کے مطابق بننے شروع ہوئے تو آپ نے بھانپ لیا کہ آج تاریخ بدلی جارہی ہے، کل نہ جانے کیا کیا بدلا جائے گا اور آج وہ سب کچھ نگاہوں کے سامنے ہے، ان حالات کے پس منظر میں آپ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف سے مستعفی ہوکر مدرسہ غوثیہ فیض العلوم بڑھیا ضلع سدھارتھ نگر تشریف

Scanned with CamScanner

لے گئے اور منصب صدر المدرسینی کو زینت بخشی، اخیر عمر تک یہیں رہے۔

بدر ملت عالم بھی تھے، عالم گر بھی تھے، انہوں نے اپنی زندگی اللہ و رسول کی رضا کے لئے وقف کر دیا تھا، وہ کئی کتابوں کے مصنف تھے، ان کی مشہور کتابوں میں سوانح اعلیٰ حضرت اور پرائمری درجات کے بچوں کے لئے تعمیر ادب اور تعمیر قواعد کا کورس، فن معقولات میں جواہر المنطق، اور ادب میں فیض الادب اول، دوم، مدارس کے نصاب میں شامل ہیں، مذکورہ کتابیں اپنی افادیت اور معنویت کی بنیاد پر بین العلماء والطلبہ مقبول و معروف ہیں۔

سیکڑوں علماء اور اساتذہ نے بدر ملت سے استفادۂ علمیہ کیا، ان کی زیر تربیت رہے، لیکن بدر ملت کے حوالہ سے اب تک جتنا کام ہونا چاہئے اور جو ہونا چاہئے وہ نہیں ہو پایا اس کی اہم وجہ اپنوں کی بے توجہی، اور تلامذہ کا عدم التفات۔

اللہ بھلا کرے صوفی باصفا، پیر طریقت، خلیفہ ومجاز بدر ملت حضرت مولانا عبد الصمد قادری اورنگ آبادی صاحب کا کہ انہوں نے بے سروسامانی کے عالم میں بدر ملت کے حالات وکوائف اور ان کی خدمات جلیلہ کو مختلف صورتوں میں پیش کرنے کا شرف حاصل کیا۔ حضرت کے حوالہ سے اب تک صوفی صاحب کی کوششوں سے کئی کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں، مضامین بدر ملت، مکتوبات بدر ملت فتاویٰ بدر العلماء، معارف بدر العلماء وغیرہ۔ (پیکر رشد وہدایت حضور بدر ملت ص ۲۷ تا ۳۰)

OOOOOO

پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو

(۱) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے (۲) صحت کو بیماری سے پہلے (۳) مالداری کو فقیری سے پہلے (۴) فرصت کو مصروفیت سے پہلے (۵) زندگی کو موت سے پہلے۔

تفسیر نور العرفان میں ہے کہ زندگی تین طرح کی ہے:

(۱) طغیانی زندگی: وہ ہے جو اللہ ورسول کی مخالفت میں گزرے۔
(۲) شیطانی زندگی: وہ ہے جو نفس امّارہ کی پرورش اور رب سے غفلت میں گزرے۔
(۳) ایمانی زندگی: وہ ہے جو آخرت کی تیاری میں گزرے۔ جیسے صحابہ کرام اور بزرگانِ دین کی زندگیاں۔

مودودی کی احادیث وتفاسیر وغیرہ اسلامی سرمایہ کے ساتھ بدسلوکی

از: علامہ مفتی ابوطاہر محمد طیب قادری رضوی داناپوری علیہ الرحمۃ والرضوان

تمام بدمذہبوں، بے دینوں، کافروں، مرتدوں کا واحد مقصد صرف یہ ہے کہ مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کر کے مرتد بے دین بنا دیا جائے۔ قرآن عظیم سے ان کو دور کر دیا جائے اور سنت رسول کی پیروی سے ان کو نفرت دلا دی جائے، اور مسلمانوں کو کھلے ہوئے ارتداد و بدمذہبی کے دلدل میں پھنسا دیا جائے مگر کوئی بدمذہب یہ نہیں کہتا کہ قرآن چھوڑ و اتباع رسول سے منہ موڑ و بلکہ سب کے سب اپنے کفر وارتداد کو حکم قرآنی بتاتے ہیں، کھلی ہوئی دہریت اور صریح الحاد کو اسلام کہتے ہیں، بے دینی کا نام دینداری ظاہر کرتے ہیں یہ کیوں؟

آخر کھلم کھلا روسی بالکشویکوں کی طرح کیوں نہیں کہہ دیتے؟ کہ اسلام وایمان، دین وقرآن، رسول ورحمٰن جلّ جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم سب کو چھوڑ کر کھلے ہوئے بدمذہب و دہریئے ملحد زندیق بن جاؤ۔ اس کا جواب ادنیٰ تامل سے واضح ہو جاتا ہے کہ مولوی سے ڈرتے ہیں کہ کہیں مولوی کا جوتا سر پر نہ گھومنے لگے۔ لہٰذا ہر بذہب و بے دین نے ہر کافر ومرتد نے مولوی کو اپنے مقصد کے حصول میں سنگ راہ جانا اور ضروری سمجھا کہ اس کانٹے کو راستے سے ہٹایا جائے بغیر اس کے کامیابی دشوار

Scanned with CamScanner

ہے۔ حکومت والوں نے بزور وجبر ہٹادیا۔ اور کھلے ہوئے قرآن واسلام ورسول علیہ السلام کے دشمن ہو گئے، جیسے روس میں لینن واسٹالن اور ترکی میں اتاترک نے کیا۔

ان لوگوں نے مولوی کو سامنے سے ہٹادیا کیوں کہ مولوی درحقیقت قرآن واسلام و اللہ ورسول کی عزت وعظمت کے لئے سپر کی جگہ کام آرہا تھا۔ جب مولوی ہٹادیئے گئے، تو دنیا نے دیکھ لیا کہ ان لوگوں کو مولوی سے دشمنی نہیں تھی بلکہ قرآن وحدیث، اللہ ورسول سے دشمنی تھی اور پھر انہوں نے کیا کیا گل کھلائے وہ دنیا سے پوشیدہ نہیں، مگر ہندوستانی کفار ومرتدین میں مولوی کو بزور حکومت ہٹانے کی طاقت نہیں تھی۔ اس لئے انھوں نے دین واسلام سے آزاد کچھ نام کے مولوی تلاش کئے جو مسلمانوں کو قرآن وحدیث کا نام لے کر گمراہ کریں۔ چنانچہ وہابی، دیوبندی، تبلیغی، مودودی وغیرہ جماعتیں اسی مقصد کو کامیاب بنانے کے لئے وجود میں لائیں گئیں اور دوسرا کام ان کا مولویوں کو بدنام کرنا ہے کہ جب کہ مولوی بدنام ہو جائے گا تو اس کی تعلیم محدود ہو جائے گی اور بدمذہبوں بے دینوں کو اسلام وقرآن کے خلاف خوب بکواس کرنے کا موقع ملے گا۔

علم سے کورے ہمارے نادان مسلمان بھائی کو انہوں نے اپنا آلۂ کار بنا کر مولویوں کو بدنام کرنا شروع کر دیا اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ وہ اس مقصد میں ایک حد تک کامیاب ہو گئے۔ اور اب حال یہ ہے کہ علماء اور مشائخ کے خلاف عام تنفر کی ایک زہریلی فضا پیدا ہوگئی ہے جو مسلمانوں کو اپنی لپیٹ میں لیتی جا رہی ہے۔ جب تک علماء سے لگاؤ تھا عوام اہل اسلام ہر بات کو علماء سے دریافت کر لیا کرتے تھے اور علماء اچھے و برے کو قرآن وحدیث کی روشنی میں ظاہر کر دیا کرتے تھے۔ اس طرح بے دینوں کی دال نہیں گلنے پاتی تھی۔ جب عوام مومنین کو علماء سے برگشتہ کر دیا گیا تو پھر کیا تھا میدان صاف ہو گیا۔ جو کچھ بدمذہب و بے دین لوگ کہتے ہیں اسی کو عوام تسلیم کر لیتے ہیں۔ خود صاحب علم ہوتے تو اچھے و برے میں تمیز کرتے۔

Scanned with CamScanner

اس طرح فوج درفوج طبقہ درطبقہ غیر شعوری طور پر مسلمان اسلام سے خارج ہوتا گیا اور ہوتا جارہا ہے۔کوئی وہابی بن رہا ہے،کوئی دیوبندیت اختیار کر رہا ہے۔کسی کو قادیانی دھرم اچھا لگ رہا ہے کسی کو مودودیت اچھی لگ رہی ہے۔کسی کو تبلیغی پارٹی اچھی لگ رہی ہے،غرض یہ کہ قرآن واسلام کا نام لے کر ایک طوفان برپا کر دیا گیا ہے، جوختم ہونے کا نام نہیں لیتا۔عوام مؤمنین تو علماء سے بدظن ہو ہی چکے تھے ان کو بدمذہبی و بے دینی سے کون بچاتا۔ یہ ایک مرتبہ علماء سے بھاگے تو علماء بھی ہزار مرتبہ ان سے بھاگے۔اس طرح تمام مرتد جماعتیں ترقی کرتی رہیں،مگر ان مذہبی مناظروں سے تنگ آکر ایک سنجیدہ اور تعلیم یافتہ طبقہ کہتا تھا کہ سب کو چھوڑ وسب کو گولی مارو ہم کسی کی ایک بات ماننے کو تیار نہیں،کیوں کہ ہر ایک قرآن وحدیث پیش کرتا ہے،ہر ایک خود کو برحق اور دوسرے کو باطل کہتا ہے۔ہمیں کیا معلوم کون حق پر ہے کون باطل پر؟ ہم ان سب کو چھوڑ کر پانچ سو(۵۰۰) یا ہزار برس پیچھے کے مفسرین ومحدثین ومحققین ومفکرین کو مانتے ہیں۔انھوں نے اپنی تصنیفات میں جو کچھ لکھ دیا ہے وہ حق ہے کیوں کہ وہ علم وعمل کا زمانہ تھا،انھوں نے اسلام کا کوئی شعبہ تشنہ نہیں رکھا ہے سب کچھ اپنی کتابوں میں لکھ دیا ہے ان محققین ومفکرین کے مذہب سے جس کا مذہب مطابقت کرے گا ہم اسی کو تسلیم کریں گے۔امریکہ کے ایجنٹ اسلام کے غدار ابوالاعلیٰ مودودی سے اسلامی سرمایہ اگلے علماء فقہا کی تصانیف میں محفوظ ومامون نہ دیکھا جاسکا اور اپنے امریکی خداؤں کے اشاروں پر ان ذخیروں کو بھی برباد کرنے کے درپے ہوگیا۔اسے اندیشہ ہوا کہ اگر چہ مسلمانوں کے ایک بہت بڑے طبقے کو گمراہ وبے دین تو بنا دیا گیا ہے مگر وہ غفلت میں پڑے ہیں اگر کبھی ہوش آگیا اور مودودی ساحری کا طلسم باطل ہوا اور جماعت اسلامی کا بھوت سر سے اترا تو ان کو سب کا سب اسلامی ذخیرہ اور اگلے علماء کی تصانیف میں مل جائے گا۔لہٰذا امریکہ کے وفادار اسلام کے غدار،ابوالاعلیٰ مودودی نے اپنے طوفان ارتداد کا رخ موڑ دیا اور اپنے دام تزویر میں پھنسے ہوئے مسلمانوں کو

انتہائے مکروفریب کے ساتھ سنانے لگا کہ، اسلام میں ایک نشاط جدید کی ضرورت ہے۔ پرانے اسلامی مفکرین و محققین کا سرمایہ اب کام نہیں دے سکتا۔ دنیا اب بہت آگے بڑھ چکی ہے۔ (تنقیحات ص ۱۵)

پھر کہتا ہے کہ ”قرآن اور سنت رسول کی تعلیم سب پر مقدم ہے مگر تفسیر و حدیث کے پرانے ذخیروں سے نہیں“ (تنقیحات صفحہ ۱۲۶) پھر کہا کہ ”اسلامی تعلیم ضروری ہے مگر یہاں بھی پرانی کتابیں کام نہ آئیں گی“ (تنقیحات صفحہ ۱۲۶)، کتنی عیاری مکاری ہے کہ اسلام کا نام قرآن و سنت کی تعلیم اسلامی قانون کا ضروری ہونا بھی کہتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اسلامی محققین و مفکرین تفسیر و حدیث کے پرانے ذخیروں پرانی کتابوں کا انکار بھی کرتا ہے، سنت رسول کی تعلیم بھی ضروری ہے مگر حدیث کے پرانے ذخیروں سے نہیں۔ سنت رسول حدیث کے پرانے ذخیروں سے ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ بغیر اس کے سنت رسول پر عمل ہی ناممکن ہے۔ کوئی اس مرتد سے پوچھے کہ جب تو سنت رسول حدیث کے پرانے ذخیروں سے حاصل نہیں کرے گا تو پھر تجھے کہاں سے معلوم ہوگا کہ فلاں فلاں کام سنت رسول ہے؟ کیا تجھے ابلیس کی وحی آئے گی یا تیرے امریکہ کے معبودان باطلہ القا کریں گے کہ فلاں فلاں کام سنت رسول ہے۔ مسلمانوں کے ڈر سے کھلم کھلا امریکہ کا نمک خوار یہ بکواس نہ کرسکا کہ اسلام مٹادو سنت رسول ختم کردو۔ اسلامی تعلیم برباد کردو اور کھلے ہوئے مرتد بے دین بن جاؤ مگر اسی بات کو گھما پھرا کر اس طرح کہتا ہے کہ پرانی اسلامی مفکرین و محققین کا سرمایہ اب کام نہیں دے سکتا۔ حدیث و تفسیر کے پرانے ذخیروں کی اب ضرورت نہیں۔ پرانی کتابیں اب کام نہ آئیں گی۔ بات ایک ہی ہوئی، فرق صرف اتنا ہے کہ مسلمانوں کو حلوے میں زہر دیا جارہا ہے اور امریکہ کی ایجنٹی کا حق ادا کیا جارہا ہے۔ انھیں کتابوں، تفسیروں و حدیثوں میں اسلامی سرمایہ بلکہ اسلام کا پورا ذخیرہ موجود ہے، محفوظ ہے جو ابھی تک ہر بے دین و بدمذہب کے دست برد سے بچا ہوا ہے، امریکہ کے نمک خور کی ادھر بھی نظر

پہونچ گئی ہے اور ایسی عیاری مکاری کی جارہی ہے کہ بےعلم مسلمان خود ہی اپنے ہی ہاتھوں سے اپنا اسلامی سرمایہ ایمانی ذخیرہ تباہ و برباد کرڈالیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہوش دے۔ آمین

نوٹ:۔ یہ بڑا نازک دور ہے ایک سے ایک بڑھ کر فتنہ سامنے آرہا ہے ایمان کے چوٹے، دین کے لٹیرے طرح طرح کے لباسوں میں سنی، حنفی بن بن کر، اہل قرآن و اہل حدیث کہلا کہلا کر، اصلاحی و تبلیغی اور محمدی بتا بتا کر، مسلمانو! تمہارے بیش بہا اسلام اور انمول ایمان کو لوٹنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا ان سے ہوشیار رہو۔ اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کی نظم کے اشعار شرح کے ساتھ پیش کئے جارہے ہیں ان مبارک و مقدس اشعار کو پڑھو اور مطلب سمجھو اور اس پر عمل کرو۔

(مقالات طیب ص ۲۶ تا ۳۰)

نظم عبرت

شرح مفتی عنایت احمد نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

توضیح:۔ سونا۔ اجاڑ، ویران۔ چوروں کی رکھوالی، جہاں چور لوگوں کی حفاظت کا وعدہ کریں۔

خلاصہ:۔ یہ دنیا سونا جنگل ہے گمراہی کی تاریکی رات کی طرح پھیلی ہوئی ہے، دھوکہ و فریب کی کالی بدلی چھائی ہوئی ہے اے وہ لوگو: جن کے پاس سونا (ایمان) ہے جاگتے رہنا کیوں کہ یہاں کے چور ہی رکھوالوں کے لباس میں ہیں۔ یعنی ڈاکو اور لٹیرے رہنماء و محافظ بن کر سامنے آرہے ہیں۔

Scanned with CamScanner

آنکھ سے کاجل صاف چرالیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھری تاکی ہے اور تونے نیند نکالی ہے

توضیح:۔آنکھ کا کاجل چرانا۔محاورہ چوری کے فن میں یکتا ہونا

خلاصہ:۔اے سونار کھنے والو ہوشیار، خبر دار، یہاں ایسے ماہر اور چالاک چور ہیں جو آنکھ سے کاجل چرالیتے ہیں ایسے عیار چوروں نے تیری گٹھری دیکھ لی ہے اور تجھے نیند ستارہی ہے، غافل جہاں ذرا سویا تو تیری گٹھری غائب ہوجائے گی۔

یہ جو تجھ کو بلاتا ہے یہ ٹھگ ہے مارہی رکھے گا
ہائے مسافر دم میں نہ آنا مت کیسی متوالی ہے

توضیح:۔ٹھگ، اچکا، دم میں نہ آنا، دھوکہ نہ کھانا، مت عقل، متوالی، جونشہ میں ہو

خلاصہ:۔یہ جو تجھ کو بلارہا ہے اپنی طرف یہ ٹھگ (شیطان) ہے تجھ کو تباہ و برباد کردے گا اے مسافر اس کی چکنی چپڑی باتوں میں نہ آنا تیری عقل کیسی ہے جو دوست و دشمن کو نہیں سمجھ پاتی ذرا عقل سے کام لے دشمن کے بہکاوے میں مت آ

سونا پاس ہے سونا بن ہے سونا زہر ہے اٹھ پیارے
تو کہتا ہے میٹھی نیند ہے تیری مت ہی نرالی ہے

توضیح:۔سونا۔مشہور دھات جس سے زیور بنتے ہیں۔سونا بن۔اجاڑ جنگل ۔سونا زہر ہے۔ نیند زہر کی طرح ہے۔

خلاصہ:۔سونا (ایمان) تیرے پاس ہے اور تو اجاڑ جنگل میں تنہا ہے۔ایسی اتنی قیمتی چیز لے کر سوجانا (غافل ہونا) زہر کی طرح نقصان دہ ہے تیری عجیب عقل ہے کہ تو اس نیند کو میٹھی کہتا ہے۔

آنکھیں ملنا جھنجھلا پڑنا لاکھوں جمائی انگڑائی

نام پر اٹھنے کے لڑتا ہے اٹھنا بھی کچھ گالی ہے

خلاصہ :۔جب میں تجھے جگاتا ہوں تو آنکھیں ملتا ہے جھنجلا پڑتا ہے لاکھوں جماہی انگڑائی لیتا ہے پھر سونے کی کوشش کرتا ہے تو جاگنے اور اٹھنے کے نام پر لڑائی کرنے پر آمادہ ہے ارے خدا کے بندے کیا جگانے والے کا ''اٹھ جاؤ'' کہنا بھی گالی ہے! جس کو سن کر اتنا بھڑکتا ہے۔

جگنو چمکے پتا کھڑکے مجھ تنہا کا دل دھڑکے
ڈر سمجھائے کوئی پون ہے یا اگیا بے تالی ہے

توضیح:۔جگنو ۔ایک پتنگا جو اڑتا ہے تو چمک ظاہر ہوتی ہے ۔پون ہوا۔اگیا بے تالی۔غول بیابانی ایک دخانی مادہ جو اکثر دل دل پرانے قبرستان یا مرگھٹ میں رات کو جلتا نظر آتا ہے عام لوگ اسے بھوت پریت خیال کرتے ہیں۔

خلاصہ :۔میں اس جنگل میں اکیلا و تنہا اگر کہیں جگنو چمکتا ہے یا پتا ہی ہوا چلنے سے کھڑکتا ہے تو میرا دل دھک سے ہو جاتا ہے ڈر اور خوف یہ سمجھاتا ہے کہ یہ کوئی ہوا ہے یا اگیا بیتال ہے۔

بادل گرجے بجلی تڑپے دھک سے کلیجہ ہو جائے
بن میں گھٹا کی بھیانک صورت کیسی کالی کالی ہے

خلاصہ :۔یک بیک بادل گرجتا ہے بجلی تڑپتی ہے میرا کلیجہ مارے خوف و دہشت کے دھک سے ہو جاتا ہے۔کیوں کہ اس جنگل میں گھٹا کی صورت عجیب کالی اور ڈراونی ہے۔

پاؤں اٹھا اور ٹھوکر کھائی کچھ سنبھلا پھر اوندھے منھ
مینہ نے پھسلن کر دی ہے اور دھر تک کھائی نالی ہے

توضیح:۔دھر لوہے کی سلاخ جس پر پہیا پھرتا ہے۔کھائی خندق

Scanned with CamScanner

خلاصہ:۔کچھ سوچ کر پاؤں اٹھاتا ہوں مگر فوراً ٹھوکر لگی کچھ سنبھلا ضرور مگر پھر اوندھے گر پڑا کیوں کہ بارش نے بہت پھسلن کر دی ہے اور دُھر تک خندق نالی ہے۔

ساتھی ساتھی کہہ کے پکاروں ساتھی ہو تو جواب آئے

پھر جھنجھلا کر سر دے پٹکوں چل رے مولیٰ والی ہے

خلاصہ:۔ایسے ماحول میں اپنا ساتھی کہہ کر کسے پکاروں وہاں تو کوئی ساتھی ہی نہیں پھر پریشانی میں اپنا سر ہی پٹک دیتا ہوں اور کہتا ہوں کہ چل رے مسافر" کوئی سہارا نہیں مگر اللہ تو ہے۔

پھر پھر کر ہر جانب دیکھوں کوئی آس نہ پاس کہیں

ہاں اک ٹوٹی آس نے ہارے جی کی رفاقت پالی ہے

توضیح:۔ٹوٹی آس۔امید جو ٹوٹ جائے۔رفاقت ۔سفر میں کسی کا ساتھ ہونا۔

خلاصہ:۔میں چاروں طرف مڑ مڑ کر دیکھتا ہوں وہاں آس پاس کوئی بھی نہیں ہاں اگر ہے تو ٹوٹی امید اور ہاری طبیعت دونوں سفر کے ساتھی ہیں۔

تم تو چاند عرب کے ہو پیارے تم تو عجم کے سورج ہو

دیکھو مجھ بے کس پر شب نے کیسی آفت ڈالی ہے

توضیح:۔عرب۔مشرق قریب کا ایک ملک جس کی زبان عربی ہے۔عجم ۔عرب کے سوا کئی ملک

خلاصہ:۔اے آقا آپ تو عرب وعجم پوری دنیا کے چاند وسورج ہیں آپ کے ہوتے ہوئے مجھ مجبور پر سب نے مل کر کیسی مصیبت ڈھائی ہے (لہٰذا آپ مدد فرمائیں تو بیڑا پار ہو جائے)

دنیا کو تو کیا جانے یہ بس کی گانٹھ ہے حرّافہ

Scanned with CamScanner

صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے

خلاصہ:۔ ''دنیا'' جو ایک عورت کی طرح ہے اسے تو کیا جائے یہ زہر کی پڑیا بڑی بے حیا لیکن اس ظالم کی صورت بظاہر بڑی بھولی بھالی ہے۔ (لہذا اس سے بچتے رہنا)

شہد دکھائے زہر پلائے قاتل ڈائن شوہر کش

اس مردار پہ کیا للچایا دنیا دیکھی بھالی ہے

توضیح:۔ قاتل قتل کرنے والا ڈائن جادو گرنی۔ جو خیال ہے کہ بچوں کا کلیجہ کھا جاتی ہے (بدصورت عورت) شوہر کش وہ عورت جو شوہر کو مار ڈالے للچایا عاشق ہو گیا۔

خلاصہ:۔ یہ دنیا ایسی مکّارہ ہے کہ شہد دکھلا کر زہر پلا دیتی ہے اپنے شوہر (دنیادار) کو قتل کر دیتی ہے لہذا یہ ڈائن ہے جو کلیجہ (دین) کو کھا جاتی ہے تو اے نادان اس مردار پر تو کیوں فریفتہ ہو گیا جو تیرے لئے سراسر نقصان دہ ہے۔

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنت کا

ہم مفلس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

توضیح:۔ نہایت بہت سودا سامان مفلس محتاج مول چکانا قیمت دینا۔

خلاصہ: وہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو جنت کا سودا بہت سستا بیچ رہے ہیں مگر ہم جیسے محتاج اسکی قیمت کیا ادا کریں جبکہ اپنا ہاتھ ہی خالی ہے (یعنی اعمال نیک ہمارے پاس نہیں)

مولیٰ تیرے عفو و کرم ہوں میرے گواہ صفائی کے

ورنہ رضاؔ سے چور پہ تیری ڈگری تو اقبالی ہے

توضیح:۔مولیٰ۔ مالک ۔عفو ۔بخشش ۔گواہ صفائی۔وہ گواہ جو مجرم کے بے گناہ ہونے کی گواہی دیں۔ڈگری۔جیت سرکاری فیصلہ اقبالی۔جس نے اپنے کرتوت کا اعتراف کرلیا ہو۔

خلاصہ: اے اللہ رضاؔ کی طرف سے تیرے عفو و کرم خود صفائی کے گواہ بن کر رضاؔ کے حق میں گواہی دے دیں ورنہ اس پر تیری جیت کا ملزم خود اقراری ہے۔(یعنی مجرم کو اپنے گناہوں کا خود اقرار ہے)(نو بہار نوازش ص ۲۷۱ تا ۲۷۵)

حق گو عالم اہلسنّت کی توہین و تحقیر کے متعلق شرعی حکم!

از حضرت علامہ مفتی محمد طیب صاحب قادری دانا پوری ثم پیلی بھیتی علیہ الرحمہ

سوال: وہ حق گو عالم اہلسنت کو بلا خوف و خطر حق مسئلہ بتائے اس کو اس بناء پر گالی دینا یا پس پشت اس کی غیبت کرنا تحریر و تقریر میں اس کو بدنام کرنے کی کوشش کرنا کیسا ہے؟

جواب: ظاہر ہے کہ جب عالم اہلسنت نے کسی کا مال غصب نہیں کیا،کسی کی زمین نہیں دبائی،کسی کی بیٹی یا بہن نہیں بھگائی،کسی کا حق نہیں مارلیا اور زمانہ موجودہ میں علماء کو محض دین داری اور علم شریعت کی وجہ سے مانا جاتا ہے،تو ان کے ساتھ دشمنی علم شریعت سے دشمنی ہے جس میں جتنی زیادہ دینداری ہوگی جس کو جتنی زیادہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ہوگی۔اتنی ہی زیادہ علماء حقانی نائبان رسول وارث الانبیاء سے بھی محبت ہوگی کیونکہ انہیں کے واسطے سے محبوب کی باتیں سننے میں آتی ہیں۔انھیں کے ذریعہ سے قرآن وحدیث وفقہ کے مسائل معلوم ہوں گے تو ان سے

عداوت ودشمنی کی اس کے سوااور کوئی وجہ نہیں کہ وہ حق مسئلہ بتا دیتے ہیں۔کسی کی رو رعایت نہیں کرتے،مسئلہ بتانے میں منہ دیکھی باتیں نہیں بتاتے ہیں اور خود بدمذہب و بے دین بھی نہیں اور جن لوگوں پر کفر وارتداد کا فتویٰ دیا گیاان لوگوں میں سے بھی نہیں توان کے ساتھ عداوت رکھنا،خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ وعلیٰ الہ وسلم کے ساتھ دشمنی رکھنا ہے،ان کے ساتھ بغض رکھنا،قرآن وحدیث وفقہ سے بغض رکھنا ہے،ان کو گالی دینابلاوجہ شرعی محض مسائل شرعیہ بتانے یا جاننے کی بنا پران کو بدنام کرنے کی کوشش کرناشریعت مصطفویہ سے نفرت پھیلانا ہے اور صراحۃً ابوجہل کی خلافت کا حق ادا کرنا ہے۔اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کو ناراض کرکے ابلیس لعین کوخوش کرنا ہے۔

ان جاہلوں کی ان حرکات خبیثہ کا یہ نتیجہ ہوا کہ جاہل اور بے علم لوگ علماء سے نفرت کرنے لگے ان کی جہالت کا علاج علماء سے مسئلہ پوچھتے رہنا تھااب نفرت پیدا ہو جانے کے بعد علماء سے مسئلہ کون پوچھے اس طرح ہوتے ہوتے جہالت کا وہ عالم ہوگیا کہ لوگ استنجاء پاک کرنے کے مسائل سے بھی بے خبر ہوگئے۔جب استنجا صحیح نہ ہوا تو وضو وغسل کیا ہوں گے، پھر نماز کا کیا پوچھنا،اب یہ شیطان نما انسان نماز وغیرہ بھی بظاہر پڑھتے ہیں تو نامۂ اعمال میں بے نمازی بلکہ گنہگار مرتکب کبیرہ لکھے جاتے ہیں، کیونکہ جب غسل نہیں اترا تو نماز پڑھنا،قرآن عظیم کی تلاوت کرنا،مسجد میں جانا حرام ہے ایسے لوگوں کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" وَجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝ عمل کریں مشقت جھیلیں جائیں بھڑکتے جہنم میں اور اب تو دنیا کی یہ حالت ہوگئی کہ اگر کوئی ایک مسئلہ بھی جانتا ہے تو وہ سمجھتا ہے کہ علم اور رتبے میں امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہم پلہ ہوگیا اس سے زیادہ جاننے والا دنیا میں کوئی ہے ہی

نہیں، ہلدی کی گانٹھ رکھ کر پنساری بن بیٹھے یہ سب علمائے ربانی سے بغض وعناد کا ثمرہ ہے یہ سب علماء حقانی کو بلا وجہ شرعی محض نفسیانیت کی بنا پر بدنام کرنے کا نتیجہ ہے۔ علماء اہل سنت کو بدنام کرنے کی کوشش کرنا ان کو گالی دینا ان کے ساتھ بغض وعناد رکھنا کفر لکھا ہے ہے۔ شرح فقہ اکبر مطبوعہ مصر صفحہ ۱۵۹ پر ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں و فی الخلاصة من ابغض عالماً من غير سبب ظاهر خيف عليه الكفر دلت الظاهر انه يكفر لانه اذا ابغض العالم من غير سبب دنيوى او اخروى فيكون بغضه لعلم الشريعة ولا شك فى كفر من انكره فضلاً ممن ابغضه۔ خلاصہ یہ کہ خلاصہ میں ہے کہ جس نے بلا وجہ شرعی عالم سے بغض رکھا وہ کافر ہوگیا اس لئے کہ جب اس نے دنیوی یا اخروی سبب کے بغیر عالم سے بغض رکھا تو یقیناً اس کا بغض علم شریعت کی وجہ سے ہوگا اور علم شریعت کے منکر کے کفر میں کوئی شک نہیں، تو بغض رکھنے والا بدرجۂ اولیٰ کافر ہے بلکہ عالم دین کی تحقیر کی نیت سے علویل م یعنی مولانا لوگ جبائی قبائی، مولوی شولوی کہہ دیا تو کافر ہوگیا۔

ملاحظہ ہو شرح فقہ اکبر ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری صفحہ ۱۶۰ غیبت تو یونہی حرام ہے اور علماء اہل سنت کی غیبت اشد حرام، صرف ایک ہی حدیث شریف کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔ بیہقی شعیب الایمان میں حضرت ابوسعید وحضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے فرمایا کہ غیبت زنا سے زیادہ سخت چیز ہے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! غیبت زنا سے زیادہ سخت کیسے ہے؟ فرمایا مرد زنا کرتا ہے تو پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اور غیبت کرنے والے کی مغفرت نہ ہوگی جب تک وہ خود معاف نہ کرے جس کی غیبت کی ہے اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ زنا کرنے والا توبہ کرتا ہے اور غیبت کرنے والے کی توبہ نہیں ہے۔ مشکوٰۃ شریف ص ۴۱۵ واللہ و رسوله اعلم جل

جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وبارك وسلم :

فقیر ابو طاہر محمد طیب قادری مفتی جاورہ ضلع رتلام ایم، پی

OOOOOOOOOOOOOOOOOO

یہ کہہ دو عرفان! کافروں سے
ملے گا ہرگز نہ کچھ بتوں سے
جگر وہابی کا پارہ پارہ
ہوا رضا کی عبارتوں سے

(محمد عرفان رضا قادری چھپروی)

مسلک اعلیٰ حضرت سے منحرف ہونے والوں کے لیے ایک لمحۂ فکریہ

از: فقیر عبد الصمد قادری رضوی

قادری منزل، رفیع گنج ضلع اورنگ آباد (بہار)

بوئے ایماں ہے اگر کچھ بھی تو اِس کو پڑھ کے دیکھ
چھوڑ عقل، اور منزلِ ایماں پر تو چڑھ کے دیکھ
حق پہ رہو ثابت قدم، باطل کا شیدائی نہ ہو
تاکہ دنیا، آخرت میں تجھ کو رسوائی نہ ہو

آج سے تقریباً ۲۵، ۳۰ سال سے ہر طرف جماعت اہلسنت میں اختلاف و انتشار زور پکڑے ہوا ہے۔ دور حاضر میں اہلسنت جس کی تعبیر مسلک اعلیٰ حضرت سے کی گئی ہے اس سچے مسلک سے سادہ لوح خوش عقیدہ مسلمانوں کو برگشتہ کرنے اور اس امتیازی

نام کو مٹانے کے لئے فرقہائے باطلہ کے علاوہ سنی کہلانے والے نام نہاد محققین، ایڈیٹرس، آزادخیال مولوی، مفتی، مجاور اور خاص کر مدنی میاں صاحب وغیرہ صلح کلیت کو فروغ دینے کی خاطر وہابی کا ذبیحہ کھانے اور ان سے نکاح کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کے زور لگائے ہوئے ہیں اور یہاں تک کہہ رہے ہیں کہ ''جماعت وہابیہ میں پانچ ہی کافر ہیں باقی جو ان کے پیرو ہیں وہ صرف گمراہ ہیں ان کے بارے میں کوئی کرید کرنے کی ضرورت نہیں ہے'' اور بار بار علمائے اہل سنت کی یاد دہانی کے باوجود بھی شخص مذکور کو غلط باتوں پر نظر ثانی کرنے اور جانب رجوع کوئی توجہ نہیں۔ مسلمانو! بات دراصل یہ ہے کہ نادرست بات سے توبہ ورجوع کی توفیق بھی مقدر والے ہی کو نصیب ہوتی ہے۔ ورنہ آنکھوں پر لوہے کے پردے اور کانوں میں سیسہ پگھلا دیا جاتا ہے۔ انسان کی سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت سلب کر لی جاتی ہے۔ توبہ ورجوع تو روح کا غسل ہے۔ جتنی بار کی جائے روح میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔ امام غزالی احیاء العلوم میں تحریر فرماتے ہیں توبہ کے تین رکن ہیں (۱) اپنے کئے پر شرمندہ ہونا (۲) اللہ تبارک و تعالیٰ سے معافی چاہنا (۳) اور عہد کرنا کہ آئندہ ایسا گناہ نہیں کروں گا۔ اور چند سال قبل بمبئی کے مولوی ظہیر الدین نے ''سنی دعوت اسلامی'' کے اجتماع بمبئی میں کہا تھا کہ یہ پانچواں مسلک کہاں سے آگیا؟ مسلک اعلیٰ حضرت کا نعرہ نہ لگایا جائے، قبر میں مسلک کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔ ایسے سر پھروں کے جواب میں چند مشاہیر شخصیات کے ارشادات ملاحظہ کریں۔

(۱) ''میرا مسلک شریعت وطریقت میں وہی ہے جو اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے، میرے مسلک پر چلنے کے لئے اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی کی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے۔

(از مکتوبہ ۲۹؍ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ حضرت شاہ اشرفی میاں کچھوچھہ شریف)

(۲) ''دین اسلام و مذہب اہلسنت کا سچا خلاصہ ''مسلک اعلیٰ حضرت'' ہے یہی وہ مجمع

البحار ہے، جس پر آج حنفیت، شافعیت، مالکیت وحنبلیت اور قادریت، چشتیت، شہروردیت، اشرفیت، مجددیت اور برکاتیت وغیرہم سب سمندروں کا سنگم ہے"۔

(شیر بیشہ اہلسنت پیلی بھیت)

(۳) "الحمدللہ میں مسلک اہل سنت پر زندہ رہا اور مسلک اہلسنت وہی ہے جو اعلیٰ حضرت کی کتابوں میں مرقوم ہے اور الحمد للہ اسی (مسلک اعلیٰ حضرت) پر میری عمر گزری اور الحمدللہ آخری وقت اسی مسلک پر مدینہ طیبہ میں خاتمہ بالخیر ہو رہا ہے اور مسلک اہل سنت وہی ہے جو مسلک اعلیٰ حضرت ہے"۔ (مبلغ اسلام حضرت علامہ عبدالعلیم میرٹھی علیہ الرحمہ)

(۴) "میں تمام مسلمانوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ بریلی شریف کے تاجدار اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت مفتی محمد احمد رضا خاں صاحب بریلوی کا جو مسلک ہے وہی میرا مسلک ہے۔ مسلمانوں کو اسے مضبوطی سے پکڑے رہنا چاہئے"۔

(حضرت مولانا مفتی وصی احمد محدث سورتی)

(۵) جو میرا مرید مسلک اعلیٰ حضرت سے ذرا سا بھی ہٹ جائے تو میں اس کی بیعت سے بیزار ہوں اور میرا کوئی ذمہ نہیں ہے۔ مزید یہ بھی فرمایا یہ میری زندگی میں نصیحت ہے اور میرے وصال کے بعد میری وصیت ہے۔ نیز یہ بھی فرمایا مسلک اعلیحضرت درحقیقت کوئی نئی چیز نہیں ہے بلکہ یہی مسلک صاحب البرکات ہے مسلک غوث اعظم ہے، مسلک امام اعظم ہے۔ مسلک صدیق اکبر ہے۔"

(اہلسنت کی آواز ۲۸ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۶ھ حضور احسن العلماء مارہرہ شریف)

(۶) "اس زمانے میں اہل سنت کو تمام فرقہائے باطلہ سے ممتاز کرنے کے لئے سوائے مسلک اعلیٰ حضرت کے کوئی لفظ موزوں ہوتا ہی نہیں۔ کچھ معاندین اس کے بالمقابل مسلک امام اعظم بولتے ہیں۔ لیکن یہ لفظ امتیاز کے لئے کافی نہیں۔ غیر مقلد کو چھوڑ کر سارے وہابی اپنے آپ کو حنفی کہتے ہیں۔ مثلاً دیوبندی، مودودی، نیچری حتی کہ

قادیانی اپنے کو مسلک امام اعظم پر گامزن بتاتے ہیں اور یہی حال اہل سنت کے لفظ کا بھی ہے کہ ان میں کے بہت سے لوگ اپنے آپ کو سنی بتاتے ہیں۔ اس تفصیل کی روشنی میں میں نے بہت غور کیا، سوائے مسلک اعلیٰ حضرت کے کوئی لفظ ایسا نہیں جو صحیح العقیدہ سنی مسلمانوں کو تمام بدمذہبوں سے ممتاز کردے۔

(ماہنامہ اشرفیہ اپریل ۱۹۹۹ء از شارح بخاری مفتی شریف الحق صاحب علیہ الرحمہ)

(۷) سارے فرقہائے باطلہ کے مقابلے میں اپنی دینی جماعتی شناخت کے لئے ہمارے پاس بریلوی یا مسلک اعلیٰ حضرت کے لفظ سے زیادہ جامع کوئی دوسرا لفظ نہیں ہے۔ (رئیس القلم علامہ ارشد جمشید پور)

(۸) مسلک اعلیٰ حضرت واقعتاً مسلک اہلسنت و جماعت کا دوسرا نام ہے اور اس دور میں مذہب حق و اہل حق کی پہچان ہے۔ اس پہچان کو جو مٹانا چاہتا ہے وہ اسلام کی شناخت کو مٹانا چاہتا ہے، گویا کہ وہ اسلام اور غیر اسلام کو ایک کرنا چاہتا ہے۔ آپ نے اپنے اشعار میں بھی یہی تعلیم دی ہے، فرماتے ہیں۔

عیش کرلو یہاں منکرو! چار دن　　مر کے ترسوگے اس زندگی کے لئے
صلح کلی نبی کا نہیں سنیو!　　سنّی مسلم ہے سچا نبی کے لئے
مسلک اعلیٰ حضرت پہ قائم رہو　　زندگی دی گئی ہے اسی کے لئے

نبی سے جو ہو بیگانہ اسے دل سے جدا کردیں
پدر، مادر، برادر، مال و جاں ان پر فدا کردیں

(حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ، بریلی شریف)

(۹) مفتی انوار الحق صاحب مصطفوی خلیفۂ حضور مفتی اعظم، پیچی باغ، بریلی شریف (یوپی) تحریر فرماتے ہیں'' کہ مدینہ منورہ میں ایک ولیٔ کامل سے سنا کہ قربِ قیامت حق و ایمان مسلکِ اعلیٰ حضرت میں سمٹ جائے گا، جو بھی مسلک اعلیٰ حضرت سے منحرف ہوگا اور ہٹے گا خواہ وہ کسی سلسلہ سے وابستہ ہو۔۔۔۔ ابلیس لعین اس کو گمراہیت و کفر کے گڑھے

Scanned with CamScanner

میں ڈال دے گا۔۔۔والعیاذ باللہ تعالیٰ و نعوذ باللہ من ذٰلک۔

مجھ سے طیبہ میں کہا اک مرد حق نے باخدا
حشر میں کام آئے گا بس مسلک احمد رضا
نار دوزخ سے جو بچنا چاہتا ہے بے شبہ
باغِ جنت میں اسے مسلک یہی لے جائے گا

(انوار التملیک ،ص ر ۲۷ تا ۲۸، مطبوعہ ۱۴۳۸ھ بمطابق ۲۰۱۷ء)

(۱۰) مسلک اعلیٰ حضرت حقیقت میں سواد اعظم کے طریقۂ مرضیہ اور متوارثہ کا نام ہے جو عہد رسالت سے آج تک سواد اعظم کا مسلک ہے۔(مفتیٔ اعظم راجستھان جودھپوری)

پیارے ایمانی دینی بھائیو! امام اہلسنت کا صرف فتاویٰ حسام الحرمین عطا فرمانا، مسلمانان برصغیر پر وہ احسان عظیم ہے جس سے کوئی بھی سنی مسلمان آپ کے بار کرم سے سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا میں نے بہ نیت خیر خواہی اپنے صرف چند اساطین اہلسنت کے ذریں اقوال اور نصیحتیں پیش کر دیں انہیں بغور ملاحظہ فرمائیں اور عملی جامہ پہنائیں اور اس دور پرفتن اور پرآشوب میں گمراہ و بدمذہب کے جال میں پھنسنے سے خود بچیں اور اپنے عزیز و اقارب اور دوست و احباب کو بچائیں اور تمام فرقہائے باطلہ بالخصوص دور حاضر کے صلح کلیوں سے تنکا توڑ جدا رہ کر دین حق یعنی مسلک اعلیٰ حضرت پر مضبوطی کے ساتھ جم جائیں۔ مولیٰ تبارک وتعالیٰ خوش عقیدہ مسلمانوں کو ماضی قریب میں خلیل احمد بجنوری، ظفر ادیبی مبارکپوری اور انتخاب قدیری کی بدانجامی سے عبرت اور سبق حاصل کرنے کی فکر مرحمت فرمائے اور استقامت علی الحق کی توفیق بخشے۔ آمین

ایمان پا رہا ہے حلاوت کی نعمتیں — اور کفر تیرے نام سے لرزاں ہے آج بھی
کس طرح اتنے علم کے دریا بہا دیئے — علمائے حق کی عقل تو حیراں ہے آج بھی
سب ان سے جلنے والے کے گل ہو گئے چراغ — احمد رضا کی شمع فروزاں ہے آج بھی

پروردگار! مفتیٔ اعظم کی خیر ہو ان سے ہمارے درد کا درماں ہے آج بھی
سرزا سرنیاز جھکاتا ہے اس لئے علم وعمل پہ آپ کا احساں ہے آج بھی
مسلک احمد رضا سے منحرف جو بھی ہوا مارا مارا پھرتا ہے پوچھتا کوئی نہیں

انتخاب قدیری مرادآبادی جب مسلک رضویت کا مخالف نہیں ہوا تھا اس وقت کے اس کے اشعار قارئین ملاحظہ کریں۔

مسلک اعلیٰ حضرت ہی ہے دین حق اس کی حد سے جو باہر نکل جائے گا
کل بروز قیامت خدا کی قسم دیکھنا وہ جہنم میں جل جائے گا
مان لے گا انھیں مومن باوفا اور منافق کا دل ان سے جل جائے گا
انتخاب قدیری بروز جزا تھام کر دامن شاہ احمد رضا
روبروئے جناب حبیب خدا ان کا دامن پکڑ کر مچل جائے گا

مَسلکِ احمد رضا

از: الحاج عرفانؔ رضا قادری مقام و پوسٹ نوادہ، مشرکھ ضلع چھپرہ، بہار

نقش پائے مصطفیٰ ہے مسلکِ احمد رضا بالیقیں راہِ خدا ہے مسلکِ احمد رضا
رب تعالیٰ کی عطا ہے مسلک احمد رضا فیضِ پاکِ مصطفیٰ ہے مسلک احمد رضا
جان وقلبِ فاطمہ ہے مسلک احمد رضا نورِ چشمِ مرتضیٰ ہے مسلک احمد رضا
دردمندوں کی دوا ہے مسلک احمد رضا غم زدوں کا آسرا ہے مسلک احمد رضا
مرتبہ اونچا تر اہے مسلک احمد رضا دو جہاں تجھ پر فدا ہے مسلک احمد رضا
ذکر تیرا انجمن میں، ذکر تیرا ہر چمن میں واہ کیا ہی ہو رہا ہے مسلک احمد رضا
مسلکِ حق جس کو کہتے ہیں سبھی اہلِ سنن ہاں! یہی وہ حق نما ہے مسلک احمد رضا
حفظِ ناموسِ رسالت کے لیے دن رات یہ اِک ہمالہ بن گیا ہے مسلکِ احمد رضا
دینِ حق، دین صحابہ، دین غوثِ پاک ہے اور دین مصطفیٰ ہے مسلک احمد رضا

Scanned with CamScanner

دین وایماں کی حفاظت، دورِکفروشرک میں بالیقیں یہ کررہاہے مسلک احمد رضا
آخرت روشن ہے اس کی، قبر بھی پرُنور ہے دل میں لے کے جوگیاہے مسلک احمد رضا
روزِمحشر عاصیوں کو دیکھئے ہاں! دیکھئے باغِ جنّت لے چلاہے مسلک احمد رضا
اب نکل سکتا نہیں ہے عاشقوں کے قلب سے قلب وجاں میں بس چکا ہے مسلک احمد رضا
کیامٹا پائیں گے اعدا، تجھ کواس سنسار سے تیرا حافظ تو خداہے، مسلک احمد رضا
دشمنانِ مسلکِ احمد رضامٹ جائیں گے نہ مٹے گا، نہ مٹاہے مسلک احمد رضا
بحرِطوفاں میں بھی قائم سنیو! اس پررہو کہ یہی راہِ خداہے مسلک احمد رضا
کہہ دیاہے برملایہ قادری عرفانؔ نے اولیا کاراستہ ہے مسلک احمد رضا
جان ودل کیوں نہ کرے عرفانؔ بھی اس پرنثار کہ رہِ خیرالوریٰ ہے مسلک احمد رضا

عبیداللہ خاں اعظمی جماعت اہلسنّت سے الگ

موصوف نے ۱۰رمحرم الحرام ۱۴۴۴ھ مطابق ۹راگست ۲۰۲۲ء کو عرس علیمی کے موقع پر مصطفیٰ بازار ممبئی کے ہونے والے جلسے میں صحابیٔ رسول، کاتب وحی، فقیہ و مجتہد حضرت سیدناامیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں طعن وتشنیع اورتوہین کی۔

اس سے قبل ماضی قریب ہی میں اسی خطیب نے ایران کے ایمبیسی کے جلسے میں مشہور متشدّد شیعہ رافضی خمینی کو نائب پیغمبر کہا تھا۔اسی شخص نے ۱۹۹۹ء یا ۲۰۰۰ء میں دارالعلوم علیمیہ جمداشاہی کے اسٹیج سے مفتیان اہلسنت کے شرعی فتوؤں کی تردید کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہم ایسے فتوؤں کو جوتی کی ٹھوکروں سے اُڑاتے ہیں۔اس وقت دارالعلوم علیمیہ کے ذمے داروں کے علاوہ سربراہ اعلیٰ جامعہ اشرفیہ مبارکپور بھی موجود تھے۔اسی نے ممبئی کے ایک جلسے میں مولوی ظہیر الدین جس نے کہا تھا قبر میں مسلک نہیں پوچھا جائے گا‘ اس کی خوب تعریف وتوصیف بیان کیااورتاج الشریعہ اورمحدث کبیر کی جی بھر کرلعن وطعن کیا۔اسی بندے نے صوبہ گجرات کے ایک مقام پرکافروں

Scanned with CamScanner

کے رام کتھا میں شریک ہو کر رام اور سیتا کی خوب تعریف وتوصیف بیان کی وغیرہ وغیرہ۔
اس آخری بیان پر تاج الشریعہ اور محدث کبیر کے علاوہ تقریباً ۴۰، ۵۰ مفتیانِ کرام نے اس نام نہاد خطیب کی تکفیر فرمائی غرضیکہ یہ شخص صحابیٔ رسول، علماء اور مشائخ کا بہت بڑا گستاخ اور بے ادب ہے، اور جماعت اہلسنّت کا توڑنے والا ہے۔ جب تک یہ شخص اپنے تمام خرافاتِ شنیعہ سے علی الاعلان توبہ ورجوع کر کے درست نہ ہو جائے اس وقت تک مسلمانوں پر اس سے دور ونفور رہنا لازم وضروری ہے۔

فقیر قادری عفی عنہ ۱۴ر محرم الحرام ۱۴۴۴ھ مطابق ۱۳ر اگست ۲۰۲۲ء۔

اہلِ بیت کے نام پر رافضیت کا فروغ

چند سالوں سے اہلِ بیت کے نام پر تفضیلیت اور رافضیت یعنی شیعیت کو اس ملک میں فروغ دیا جا رہا ہے اور ہندو پاک میں اس فرقے کا زور بڑھتا جا رہا ہے۔ اجمیر شریف اور ردولی شریف وغیرہ کے بعض مجاور پکے رافضی ہو چکے ہیں اور اپنے افکار فاسدہ کی اشاعت میں ہمہ تن کوشاں اور مشغول ہیں۔ خلفائے ثلٰثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں گستاخی کرتے ہیں بالخصوص حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں انتہائی توہین آمیز کلمات کہتے ہیں۔ امام اہلسنت سرکار اعلیٰحضرت کو برا بھلا کہتے ہیں۔ رضویوں اور بریلویوں کو یہ لوگ خارجی فرقہ بتاتے ہیں، مسلک اعلیٰحضرت سے انتہائی درجہ حسد بغض کا اظہار کرتے ہیں۔ ان لوگوں نے دیار غریب نواز میں "سلام اعلیٰ حضرت" پڑھنے پر سخت پابندی عائد کر رکھی ہے۔ اہل بیت کے نام پر سنّی مسلمانوں کو بد عقیدہ بے دین بنانے کا سلسلہ جاری ہے۔ ایسے نازک حالات میں مسلمانان اہلسنّت ایسے عقیدے والوں سے تنکا توڑ جدا رہیں اور ہر طرح اپنا دین وایمان بچانے کی کوشش کریں۔

صحابہ کے دشمن رہیں خوار ہر جا　محبوں پہ فضل خدا تاج والے
نہ لے کافروں سے مدد کوئی سنّی　صلح کل کے فتنے مٹا تاج والے
زمانے میں جب تک زمانہ ہے باقی　رہے نام احمد رضا تاج والے
ترے واسطے میں ہدایت کی ترے　یہی ہے خدا سے دعا تاج والے
تمہارے دشمنوں کے سر کچلنے کو رہیں قائم　غلامان شہِ احمد رضا خاں یارسول اللہ

ذلیل وخوار کون؟

حضرت علامہ عاشق الرحمٰن قادری حبیبی علیہ الرحمہ نے صوفیائے کرام کا ذکر جمیل کرتے ہوئے حضرت شیخ ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل مغربی کا یہ قول سنایا" لوگوں میں سب سے بڑا ذلیل وخوار وہ شخص ہے جو کسی غنی یعنی مالدار کی چاپلوسی کرے یا اس کی تواضع کرے"۔مذکورہ قول کی توضیح میں آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ علماء کہلانے وہ لوگ جو دینی معاملات میں مداہنت کو ظاہر کرتے ہیں کہیں نہ کہیں اس قول کے مصداق بنتے ہیں۔اسی وجہ سے آج متصلب علماء کا فقدان ہے۔آپ یہ بھی فرماتے تھے "یہ جو چند بوڑھے علماء ہیں اگر یہ اٹھ جائیں گے تو اہلسنت وجماعت کا کیا ہوگا؟

(قومی ترانہ حمد باری یامدح ناری،ص3تا4)

مرکز اہلِ سنت کا پیغام قوم مسلم کے نام

پیارے سنی بھائیو! آج ہم جس دور میں جی رہے ہیں وہ فتنوں اور چیلنجز سے بھرا ہوا ہے، ہر طرف سے قوم مسلم پر حملے ہو رہے ہیں۔کوئی اس نسل کو مٹانے کی بات کر رہا ہے،کوئی دین وسنیت کے مراکز یعنی مدارس دینیہ کو ختم کرنے کی سوچ رہا ہے، یہ تو خارجی فتنے ہیں لیکن کچھ داخلی فتنے ہیں جو نام تو اسلامی رکھے ہوئے ہیں مگر ان کے نظریات،اعمال وافعال اور کردار در حقیقت سب غیر اسلامی ہیں جیسے قادیانی، دیوبندی، غیر مقلد، رافضی وغیرہ اور ایک جماعت ایسی بھی ہے جو بغض وحسد کی بنیاد پر اعلیٰ حضرت

Scanned with CamScanner

عظیم البرکت علیہ الرحمۃ والرضوان کو خاص طور پر سب وشتم کا نشانہ بناتی ہے ایسی نازک گھڑی میں مرکز اہل سنت بریلی شریف سابقہ روایت وعادت کے مطابق تمام اہل سنت سواد اعظم کو مندرجہ ذیل باتوں کی خاص تاکید کرتا ہے اور آپ سے عمل کرنے کی امید بھی رکھتا ہے۔

(۱) اپنے اپنے گھروں میں اسلامی ماحول (نماز روزہ وغیرہ کی ادائیگی) پیدا کریں اور بچپن ہی سے اولاد کے دل ودماغ میں عشق رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم، محبت اہل بیت اور عظمت صحابہ بٹھادیں اور ہر طرح سے اسلام کی اہمیت اور قدر وقیمت بتائیں تاکہ نئی نسل کفر والحاد اور بے دینی سے محفوظ رہے۔

(۲) اسلام مخالف طاقتیں اس وقت خاص کر مسلم بچیوں کو اپنی ہوس اور دھوکہ بازی کا نشانہ بنارہی ہیں اس لیے اپنی بچیوں میں اسلامی پردہ کا ذوق، دینی معلومات کی ترغیب اور کردار سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمہ بتول زہراء اختیار کرنے کا مزاج پیدا کریں۔

(۳) بدعقیدہ دیوبندی، وہابی غیر مقلد، قادیانی، رافضی، نیم رافضی تفضیلی، صلح کلی وغیرہ سب تمہارے دین اور فکر سنیت کے کھلے دشمن ہیں اور جہنم کی راہ لے جانے والے ہیں، ان کی صحبت و دوستی سے بچو اور اپنے عزیز واقارب کو بھی بچاؤ جس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ مسلک اعلی حضرت کو مضبوطی سے تھامے رہو اور اس سے بال برابر بھی منہ نہ پھیرو کہ اس سے منہ پھیرنے میں اخروی نقصان ہے۔

(۴) لاعلم خطیب، جاہل صوفی، صلح کلی واعظ اور بدمذہبوں کے رد وابطال سے بھاگنے والی تحریکوں تنظیموں، متولیوں، ٹرسٹیوں اور نام نہاد مولویوں و پیروں سے بچو کہ ان کی صحبت زہر قاتل اور آخرت کی بربادی کا سبب ہے۔

(۵) مذہب اہل سنت مسلک اعلی حضرت کے سچے پکے ترجمان علماء ومشائخ سے رشتے مضبوط رکھیں اور ہر طرح ان کی تعظیم وتکریم کو اپنے دل کا زیور بنائیں اور ان کی محفلوں سے قریب رہیں کہ یہ ایمان بچانے کا بہترین ذریعہ ہے۔

Scanned with CamScanner

(۶) دینی سنّی مدارس جو دین وسنیت کے قلعے ہیں ان کی حفاظت وصیانت اور استحکام وتقویت کی بھرپور کوشش کریں اور ان کو آپسی اختلافات سے بچائیں۔

(۷) مرکز اہل سنت بریلی شریف کے بزرگوں جیسے اعلیٰ حضرت، حجۃ الاسلام، مفتی اعظم اور تاج الشریعہ علیہم الرحمۃ والرضوان کا کسی سے بھی اختلاف خالص دینی واعتقادی ہے لہٰذا بھڑکانے والوں کی نفرت بھری تحریروں، تقریروں اور سازشوں پر قطعاً دھیان نہ دو ورنہ اپنے بزرگان سلسلہ کے فیضان سے محروم ہونے کا قوی اندیشہ ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ!

(۸) دور حاضر میں دین وسنیت اور مذہب حنفیت کی صحیح تعبیر وترجمانی کا نام "مسلک اعلیٰ حضرت" ہے لہٰذا جس کو بھی اس سے دور ونفور پاؤ خواہ کیسا ہی قریبی ہو اس کو اپنے سے ایسے ہی دور کر دو جیسے دودھ سے مکھی کو دور کر دیا جاتا ہے۔

آخر میں رب ذوالجلال سے دعا ہے کہ ہمیں بزرگوں کا ادب شناس بنائے اور تادم واپسی مسلک اعلیٰ حضرت پر رکھے اور اسی پر موت نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین.

فقیر محمد عسجد رضا قادری رضوی غفرلہ
مرکز اہل سنت بریلی شریف
27 رصفر ماہ اعلیٰ حضرت 1444ھ

ایک ایمان افروز واقعہ

شب معراج جب ہمارے آقا ومولیٰ، شہنشاہ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرم شریف سے بیت المقدس کی جانب روانہ ہوئے تو راستے کے عجائب وغرائب میں سے ایک واقعہ حضرت علامہ مفتی محمد طیب صاحب قادری داناپوری نے یہ بیان فرمایا ہے کہ:

"ایک مقام پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بہترین خوشبو محسوس کی۔

Scanned with CamScanner

حضرت جبرئیل علیہ السلام عرض کرتے ہیں کہ سرکار! یہ خوشبو بنت فرعون کی مشاطہ اور ان کے دونوں صاحبزادوں کی قبر کی ہے۔

مشاطہ کہا جاتا ہے اس کنگھی کرنے والی خاتون کو جو عورتوں کو دلہن کی طرح سنوارے۔فرعون لاولد تھا مگر اس نے ایک بچی کو کسی سے گود لے کر پرورش کی تھی، اسی کے متعلق یہاں ذکر ہے۔

بنتِ فرعون کی مشاطہ

ایک دن یہ مشاطہ فرعون کی بیٹی کی کنگھی چوٹی کر رہی تھی کہ اچانک کنگھی گر پڑی، مشاطہ نے کنگھی اٹھاتے ہوئے کہا بِسمِ اللّٰہِ تعس فِرعَونُ یعنی اللہ کے نام سے شروع فرعون ہلاک و برباد ہو جائے۔

بنت فرعون_ہائے یہ کیا کہا؟ کیا تمہارا رب میرے باپ کے علاوہ کوئی اور ہے ؟

مشاطہ---ہاں! میرا رب اللہ پاک ہے جو سارے جہان کا خالق و مالک ہے

بنت فرعون___ کیا میں اپنے باپ کو اس بات کی خبر کر دوں؟

مشاطہ----ہاں! خبر کر دو،کوئی پرواہ نہیں ہے۔

بنت فرعون دوڑتی ہوئی اپنے باپ کے پاس گئی اور سارا ماجرا ملعون سے جڑ دیا۔فرعون نے مشاطہ کو طلب کیا اور کہا۔

فرعون___ کیا تیرا رب میرے سوا کوئی اور ہے؟

مشاطہ----ہاں! میرا اور تیرا رب اللہ پاک ہی ہے (مشاطہ نے مردانہ وار جواب دیا)

مشاطہ رحمتہ اللہ علیہا کے شوہر اور دو لڑکے تھے،فرعون نے جب دیکھا اس طرح یہ گمراہ نہیں ہو گی تو سوچا کہ ان میاں بیوی کو مال و دولت کے ذریعے ورغلانا چاہئے،تو کہنے لگا۔

فرعون_(مال و دولت سونا چاندی وغیرہ پھیلا کر کہا)

جو اور جتنا ساز وسامان تمہیں پسند ہو وہ لے لو اور اپنے دین سے پھر جاؤ۔۔۔اور میرا دین اختیار کرلو۔

دونوں میاں بیوی نے بڑی فراخ دلی اور بہادری کے ساتھ انکار کر دیا اور مال ودولت پر لات ماردی۔

فرعون کو غصہ آ گیا اور کہنے لگا کہ دیکھو! بادشاہوں کے سامنے بے حیائی نہیں کرنی چاہیئے، جو میں کہہ رہا ہوں اسے مان لو۔عیش وعشرت کے ساتھ زندگی گزاروگے ورنہ تم سب کو قتل کرادوں گا۔مشاطہ نے کہا کہ شوق سے ہمیں قتل کرادو اور یہ ہم پر احسان ہوگا کہ تو ہمیں قتل کرادے اور ایک ہی جگہ ہم سب کو دفن کرادے۔مگر یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ ہم تیرا باطل دھرم اختیار کرلیں اور اپنا سچا دین چھوڑ دیں۔اور اس پر فرعون کا غصہ اور زیادہ ہوگیا اور اس نے اپنے جلادوں کو حکم دیا کہ انہیں اور ان کی اولاد کو گرم تنور میں ڈال کر جلا ڈالو۔کارکنانِ فرعون نے بچے کو ماں کی گود سے چھیننا چاہا جس کی عمر سات ماہ کی تھی۔ماں کی ممتا بچے کو گود سے جدا کرنا نہیں چاہتی تھی، اور یہ خیال بھی تھا کہ یہ لوگ بچے کو زبردستی میری گود سے چھین کر آگ میں ڈال دیں گے۔بہر حال ملازمین فرعون نے بچے کو ماں کی گود سے چھین ہی لیا۔ماں کی ممتا بھی عجیب چیز ہوتی ہے، جب دیکھا کہ یہ لوگ بچے کو آگ میں ڈال ہی دیں گے تو تڑپ گئی اور قریب تھا کہ مشاطہ فرعون کا دھرم اختیار کرلے۔ادھر بچے کو ظالموں نے آگ میں ڈال ہی دیا، سات ماہ کا بچہ تنور میں پہنچتے ہی چلّا اٹھا کہ اے ماں! تو بھی اپنے آپ کو اس آگ میں گرا دے اور میری وجہ سے دیر نہ کر اور تو بھی آگ میں کود جا تو حق پر ہے اور دین حق کی حفاظت، جان ومال، آل واولاد کی حفاظت سے افضل ہے۔

اور اس طرح اللہ عزوجلّ نے اپنے پرستاروں کی (دین وایمان کی حفاظت اور)حمایت ونصرت فرمائی۔(پیغام معراج ص ۱۳۳ تا ۱۳۵)

حاصل کلام یہ ہے کہ اس دردناک وعبرت ناک واقعہ سے مسلمان سبق اور عبرت

حاصل کریں، اور دین حق یعنی مسلک اعلیٰ حضرت پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہیں، اور اس سے منحرف اور ورغلانے والوں کے خلاف آوازِ حق بلند کرتے رہیں، اور ہر حال میں دین حق پر ثابت قدم رہیں، دونوں جہاں میں کامیاب وکامراں رہیں گے۔

مولیٰ تعالیٰ تمام فرقہائے باطلہ اور کفار ومشرکین، یہود ونصاریٰ وغیرہ پر ہمیں فتح ونصرت اور سر بلندی عطا فرمائے نیز دین حق پر ثابت قدم رکھتے ہوئے اسلام وایمان پر ہمارا خاتمہ بالخیر فرمائے، آمین۔

تیری الفت میں مر مٹنا، شہادت اس کو کہتے ہیں — تیرے کوچے میں ہونا دفن، جنت اس کو کہتے ہیں

نکل بھاگا تیرے کوچے کی جانب تیرا دیوانہ — نہ ٹھہرا ایک دم جنت میں، وحشت اس کو کہتے ہیں

تجھی کو دیکھنا، تیری ہی سننا، تجھ میں گم ہونا — حقیقت، معرفت، اہل طریقت اس کو کہتے ہیں

ریاضت نام ہے تیری گلی میں آنے جانے کا — تصور میں تیرے رہنا، عبادت اس کو کہتے ہیں

ولایت امتحانِ دوست میں ثابت قدم رہنا — بلاؤں سے نہ گھبرانا، کرامت اس کو کہتے ہیں

نظر جلوہ جو آیا معنئ طٰہٰ ویٰسین کا — کہا کھا کر قسم قرآں نے، صورت اس کو کہتے ہیں

دکھا کر بارگاہِ شاہِ اقدس کو مدینے میں — کہوں گا حضرت رضواں سے جنت اس کو کہتے ہیں

بنایا مشرکوں کو عاشقِ توحید اک دم میں — یہ ہے شانِ نبوت اور رسالت اس کو کہتے ہیں

ادھر ایما ہوا شہ کا اُدھر بخشے گئے عاصی — شفاعت اس کو کہتے ہیں، وجاہت اس کو کہتے ہیں

زہے طغیاں کے دریا سے نبی کے پیارے بچوں کو — نہ دی اک بوند پانی کی، شقاوت اس کو کہتے ہیں

سگِ درگاہِ جیلاں مجھ کو حق کر دے تو شاہوں سے — کہوں، دنیا کے کتو! بادشاہت اس کو کہتے ہیں

تیرا والہ، تیرا منگتا، تیرا عاشق، تیرا شیدا
تیرا خادم، تیرا بندہ، ہدایتؔ اس کو کہتے ہیں

(خلیفۂ اعلیٰ حضرت، علامہ ہدایت رسول رامپوری علیہ الرحمہ)

صلح کلی کا چہرہ

قدیم مسلک اعلیٰ حضرت کے آئینے میں!

صلح کلی کوئی مستقل مذہب نہیں ہے بلکہ ہر اس شخص کو کہتے ہیں جو بدمذہبوں بے دینوں (وہابی، دیوبندی، غیر مقلد (اہل حدیث)، رافضی (شیعہ) تبلیغی، نیچری وغیرہم خذلھم) پر رد وطرد سے اپنی ناراضگی ظاہر کرے اور کہے کہ "ہم اپنی قبر میں جائیں گے وہ اپنی قبر میں جائیگا ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ہم خواہ مخواہ بدمذہبوں بے دینوں کا رد کر کے دنیا میں برے بنیں" اور کہے "جتنی دیر ہم ان کا رد کریں گے ان کو برا بھلا کہتے رہیں گے ان کو گالیاں دیتے رہیں گے اُتنی دیر ہم درود شریف پڑھیں گے تو ثواب بھی ملے گا اور کوئی ہمیں بری نظر سے بھی نہیں دیکھے گا"۔ یہ خیالات اشد بدمذہبی بلکہ الحاد وارتداد کی جڑ ہے اگر اسی کا نام اسلام یا خلق عظیم تھا تو اللہ تعالیٰ نے کافروں مرتدوں اور منافقوں پر شدت وغلظت کی تعلیم قرآن عظیم میں کیوں دی؟

سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دورد شریف پڑھنا یقینا عبادت الٰہی ہے اور تلاوت قرآن مجید کے بعد تمام اوراد وظائف سے افضل واعلیٰ ہے لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ جس موقع پر شریعت نے درود شریف کے سوا کوئی اور کام واجب وضروری قرار دیا ہے اس موقع پر بھی درود شریف ہی پڑھنے پر اکتفا کیا جائے. بہت کے قراء کے نزدیک ابتدائے قرات میں اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ واجب ہے، کیا اس پر کوئی صلح کلی کہے گا کہ جتنی دیر ہم ابلیس کو بُرا کہیں گے اس کو مردود وملعون ورجیم کہہ کر اس سے پناہ مانگیں گے اتنی دیر اگر ہم درود شریف پڑھیں گے تو بہتر ہے۔ بہت زیادہ ثواب ہوگا۔ شریعت مطہرہ نے جس وقت جو کام واجب فرمایا ہے اس وقت اسی کام عمل میں لانے سے براءت ذمہ ہو سکتی ہے۔

Scanned with CamScanner

اس ناپاک ترین فرقہ صلح کلّیہ کے افراد ہر طبقے میں ہیں اور ہر طبقہ میں علیحدہ علیحدہ مختلف طریقوں سے اپنی صلح کلیت ملعونہ کا پرچار کرتے ہیں عوام کے طبقے میں جو لوگ صلح کلی ہیں وہ یوں بکتے ہیں اگر ان سنّی مولیوں کے فتوؤں پر ہم عمل کریں گے تو ہم دنیا میں کہاں رہیں گے مولوی تو کہتے ہیں کہ ہر مذہب ہر بے دین سے نفرت وعداوت رکھو پھر ہم دنیا کا روبار اپنی تجارت اپنا بیوپار کیوں کر چلائیں گے کسی کی نوکری کسی کے یہاں ملازمت کسی کے گھر مزدوری کیسے کریں گے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ان بے ایمان صلح کلیوں کا ایک ملعون فریب ہے حضرات علمائے اہلسنت کثرہم اللہ تعالیٰ ونصرھم یہ کب کہتے ہیں کہ دنیا میں مت رہو، مرجاؤ، کاروبار بیوپار مت کرو، مزدوری نوکری چھوڑ دو بلکہ ان کے فتاویٰ مبارکہ کا خلاصہ یہ ہے کہ تم دنیا میں اس طرح جیو جس طرح خدا اور رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی بسر کرنے کا حکم دیا ہے۔ کاروبار، بیوپار، مزدوری اور نوکری سب شریعت مطہرہ کے موافق کرو۔ جو جو لوگ اپنے عقائد کفریہ کے سبب بحکم شریعت مطہرہ معاذ اللہ کافر بے دین ہیں ان سے دینی عداوت مذہبی نفرت رکھو کیا تم ایک کافر موچی کو دو پیسے دیکر اس سے اپنے پرانے جوتے کی مرمت نہیں کراتے؟ کیا تم کافر بھنگی کو دو آنے پیسے دیکر اس سے اپنا پاخانہ نہیں اٹھواتے؟ پھر کیا یہ معاملات نہیں؟ ہیں اور ضرور ہیں پھر کیا ان معاملات کے سبب اس موچی اس بھنگی کی عظمت تم اپنے دلوں میں جماتے ہو؟ کیا ان معاملات کی بنا پر تم انہیں اپنا دینی بھائی بناتے ہو؟ کیا ان معاملات کے بعد آہستہ آہستہ تدریجاً اس موچی اس بھنگی کے ساتھ یارانہ دوستانہ مناتے ہو؟ نہیں نہیں ہرگز نہیں تو معلوم ہوا کہ کفار ومشرکین کے ساتھ دنیوی کاروبار، بیوپار، مزدوری، نوکری کے سبب معاملات جاری رکھنے کے لئے یہ ہرگز لازم نہیں کہ ان کے کفر وشرک کے سبب مسلمانوں کو بحکم شریعت جو ان سے مذہبی نفرت ودوری، دینی مجانبت وبیزاری ہے، اس میں کمی ہو جائے یا معاذ اللہ بالکل ہی جاتی رہے۔ کیا تم روزانہ بوقت حاجت بیت

الخلاء نہیں جاتے ہو؟ پھر کیا اس روزانہ کے آنے جانے سے بیت الخلاء کے ساتھ تم کو محبت ودلچسپی پیدا ہوگئی ہے؟ کیا بوقت حاجت روزانہ بیت الخلاء جاتے جاتے اب اسے اپنی تفریح گاہ سمجھنے لگے ہو؟ کیا اب وہاں دل بہلانے، سیر کرنے کے لئے جاتے ہو؟ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ تو حضرات علمائے اہلسنت دامت برکاتہم بھی یہی فتویٰ دیتے ہیں کہ مرتدین ومبتدعین کے ساتھ جہاں تک تم سے ہوسکے دنیوی تعلقات بھی نہ رکھو لیکن اگر ایسا کرنے کے لئے تمہیں ضروریات ومجبوری ہے تو تم اس بارے میں گنہگار نہیں البتہ ان دنیوی تعلقات کی بناء پر مرتدین ومبتدعین کے ساتھ موانست ومحبت ہرگز جائز نہیں۔

بھولے بھالے سنّی مسلمانو اپنے دشمنوں سے ہوشیار رہو اس سے پہلے کہ ہوشیار ہونا کچھ نفع نہ دے۔ (تلخیص از تجانب اہل السنت عن اہل الفتنۃ مصنفہ مناظر اہل سنت حضرت مولانا مفتی طیب داناپوری علیہ الرحمہ)۔

ایک انٹرویو، ایک انکشاف

1968ء میں بال ٹھاکرے بمبئی سے ایک انٹرویو میں پوچھا گیا کہ یہ جو ہندو مسلمان فسادات ہوتے ہیں، ان کے روکنے کا کوئی راستہ ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں! راستے ہیں۔ اور پہلا راستہ یہ ہے کہ یہاں کے مسلمان " محمدی غیر مسلم بن جائیں " فساد نہیں ہوگا۔ (محمدی غیر مسلم بنائے جانے سے حفاظت ص 16 از: علامہ عاشق الرحمٰن الٰہ آبادی علیہ الرحمہ)

اس انٹرویو سے یہ پتہ چلتا ہے کہ کفار ومشرکین ودشمنانِ دین کی یہی کوشش ہے کہ مسلمان صرف نام کے مسلمان رہ جائیں اور غیر مسلم بن جائیں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ جو سچا مسلمان ہوگا وہ کبھی اپنے دین وایمان کا سودا نہیں کرے گا۔

ایک ضروری اعلان

مقام رضانگر ہشام پور، پوسٹ بنگھسری، پچپیروا، ضلع بلرام پور، یوپی میں عزیز گرامی مولانا عبید الرضا عرف محمد شاہ عالم صاحب نوری نے بفضلہ تعالیٰ مسجدِ بدرملت تعمیر کروائی ہے۔ یہ مسجد خالص سنی صحیح العقیدہ مسلمانوں کی عبادت گاہ ہے، جو سرکار اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کو اپنا دینی پیشوا مانتے ہیں۔ اس مسجد کی تعمیر میں کسی بے دین، بدمذہب، بدعقیدہ کا پیسہ لگانے سے سخت پرہیز کیا گیا ہے۔ دفعِ فساد و فتنہ کی خاطر سنیت کے مخالف افراد مثلاً وہابی، دیوبندی، مودودی، تبلیغی، رافضی، ندوی وغیرھم کا داخلہ اس میں ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

کچھ دنوں سے اس مسجد کا پلاسٹر اور رنگ وروغن کا کام جاری ہے۔ اخراجات کی شدید حاجت وضرورت درپیش ہے، لہٰذا سنی مسلمانوں سے پرخلوص گذارش ہے کہ مولانا عبید الرضا صاحب کے اس موبائل نمبر 9198139649 پر رابطہ قائم کرکے دامے، درمے، قدمے، سخنے خانۂ خدا کے لئے دل کھول کر حصہ لیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

تعمیر مسجد میں شرکت کرنے والوں کو کیا ثواب ملتا ہے اسے ذیل میں بغور ملاحظہ کریں۔

۱۲۰ رسال قبل خلیفہ وتلمیذ اعلیٰ حضرت، ملک العلماء حضرت علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

''مسجد میں خرچہ دینا یعنی اس کی تعمیرات میں، فروش وحوض وحمام ودیگر مصارف میں مثل روشنی وغیرہ کا اتنا ثواب ہے کہ جس کو شمار میں نہیں لا سکتے، اس کا ثواب اتنا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا، نہ کسی دل پر اس کا خطرہ گزرا۔ رب العزت جل وعلا قرآن میں فرماتا ہے کہ خدا کی مسجدیں وہی تعمیر کرتے ہیں جو اللہ اور پچھلے دن پر یقین رکھتے ہیں۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ بے شک مسلمانوں کے ان عملوں سے جن

Scanned with CamScanner

کا ثواب بعدِ موت بھی ملتا رہتا ہے وہ مسجد ہے، جس کی بنا میں اس نے شرکت کی۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر فرماتے ہیں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مسجد بنائے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے جنت میں گھر بنائے گا۔

پھر یہ ثواب صرف اسی پر نہیں کہ ساری مسجد خود بنائے یا مالِ کثیر سے شرکت کرے۔ بلکہ ہر شرکت کرنے والے کو۔ چاہے شرکت پیسوں سے ہو یا روپیوں سے یا اشرفیوں سے، سب کو بے کم و کاست اتنا ہی ثواب ملے گا۔ (ملخصا: فتاویٰ ملک العلماء ص 146)

فقیر عبدالصمد قادری

نگران اعلیٰ: مدرسہ اہلسنت گلشن بدر رضا

مقام رضانگر ہشام پور، پوسٹ بنگھسری ضلع بلرام پور، یوپی

۴/ ربیع الاول شریف ۱۴۴۴ھ بمطابق ۱/ اکتوبر ۲۰۲۲ء بروز شنبہ

موبائل نمبر: 9764135477

پردے کا شرعی حکم

برادرانِ اسلام! دورِ حاضر میں جس طرح کفر و شرک، بدعقیدگی اور بے دینی، گمراہی اور بدمذہبی کا زور ہر طرف جس تیزی کے ساتھ بڑھتا جا رہا ہے اسی رفتار کے ساتھ بے حیائی اور بے پردگی کا سلسلہ بھی، سینما، ٹی وی، موبائل، مخلوط تعلیم گاہوں اور نوکریوں کے ذریعہ مسلمانوں میں زور پکڑتا جا رہا ہے۔ اس عالمگیر بے حیائی اور بے پردگی نے بالغہ لڑکیوں اور عورتوں کو جانوروں اور چوپاؤں کے قطاروں میں کھڑا کر دیا ہے۔ اور اہل اسلام کو مذہبی فرایمن پر عمل کرنے سے کوسوں دور کر دیا ہے۔ ایسے ہی ناگفتہ بہ احوال کا نقشہ کھینچتے ہوئے بہت پہلے ڈاکٹر اقبال صاحب نے کہا تھا:

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود   یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائے یہود

ایسے ناموافق حالات میں بہ نیت خیر خواہیٔ مسلمین لڑکیوں اور عورتوں کو نوکری کرنے اور کروانے نیز اسکول و کالج میں تعلیم دلوانے سے متعلق حضور فقیہ ملت علیہ الرحمہ کا شرعی فتویٰ پیش کر رہا ہوں۔ مولائے کریم ایمان والوں کو اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

سوال: عورت کو غیر محرم کے یہاں کسی نامحرم کے ساتھ گورنمنٹ کی ملازمت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: غیر محرم کے یہاں نامحرم کے ساتھ عورت کو ملازمت کرنے کے لیے پانچ شرطیں ہیں۔ اول: کپڑے باریک نہ ہوں، جن سے سر کے بال یا کلائی وغیرہ ستر کا کوئی حصہ جھلکے۔ دوم: کپڑے تنگ اور چست نہ ہوں جو بدن کی ہیئات ظاہر کریں۔ سوم: بالوں، گلے، پیٹ، کلائی، پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہوتا ہو۔ چہارم: کبھی نامحرم کے ساتھ تھوڑی دیر کے لیے بھی تنہائی نہ ہوتی ہو۔ پنجم: ملازمت کی جگہ پر رہنے یا باہر آنے جانے میں کسی فتنہ کا اندیشہ نہ ہو۔ اگر یہ پانچوں شرطیں پائی جائیں تو عورت کو ملازمت کرنے میں حرج نہیں اور اگر ان میں سے ایک شرط بھی نہ پائی جائے تو عورت کو ملازمت کرنا حرام ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ رضویہ نویں جلد میں ہے: وھو تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

کتبہ: جلال الدین احمد امجدی   (منقول از فتاویٰ فیض الرسول ج ۲ ص ۵۷۶)

پیش کردہ: عبدالصمد قادری، رفیع گنج اورنگ آباد (بہار)

پردہ جنتی نعمت ہے

سوال: عورتوں کے لیے شرعی پردہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: مسلمان آزاد عورت کے لیے شرعی پردہ یہ ہے کہ اجنبی مردوں، فاحشہ اور بدکار عورتوں سے اپنے وجود کو چھپائے رکھیں، حتی کہ اپنی آرائش وزیبائش اور اپنی آواز کو بھی ان سے پوشیدہ رکھیں اور بلا ضرورت شرعیہ خود بھی انہیں نہ دیکھیں۔ اور اگر بضرورت گھر سے انہیں نکلنا بھی ہو تو اس طرح نکلیں کہ چہرہ اور ہتھیلیوں کے سوا پورا جسم اس طرح چھپا ہوا ہو کہ بالوں کی سیاہی وسفیدی اور جسم کی ساخت بھی ظاہر نہ ہو اور نہ ہی کوئی ایسا زیور زیب تن ہو جس کی آواز دوسرے تک پہنچ سکے۔ جن عزیزوں سے پردہ واجب ہے وہ لوگ ہیں جن سے فی الحال نکاح اگرچہ ناجائز ہے لیکن کسی وقت درست بھی جیسے بہنوئی جب تک بہن زندہ ہے اور چچازاد ماموں زاد، خالہ اور پھوپھی کے بیٹوں، جیٹھ و دیور یعنی ان لوگوں سے بھی عورت کو پردہ کرنا واجب ہے۔

کتبہ: **محمد قدرت اللہ رضوی**

مفتی دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف ضلع سدھارت نگر یوپی

(منقول از ماہنامہ فیض الرسول ماہ نومبر ۱۹۹۰ء ص ۴۵)

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشیں، یعنی خیموں سے مراد جنتی گھر ہیں جو ایک موتی کی خیمہ کی طرح ہیں یعنی ہر مومن بیویاں، حوریں صرف اپنے خیموں میں رہتی ہیں کہیں باہر نہیں جاتیں۔ اس سے تین مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ جنت میں پردہ ہوگا۔ پردہ جنتی نعمت ہے، بے پردگی دوزخ کا عذاب ہے کہ وہاں عورت مرد مخلوط اور ننگے ہوں گے، تیسرے یہ کہ متقی پرہیزگار سے بھی پردہ لازم ہے۔ (تفسیر نور العرفان ص ۸۵۱/ از حکیم الامت مفتی احمد یار خاں علیہ الرحمہ)

قرآن مجید کی تفسیر خزائن العرفان کے ص ۱۳۴/ پر سورۂ آل عمران کے آیت کریمہ ۱۸۷/ کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے حضرت صدر الافاضل علیہ الرحمہ تحریر کرتے ہیں، علم دین کا چھپانا ممنوع ہے، حدیث شریف میں آیا کہ جس شخص سے دریافت کیا گیا، جس کو وہ جانتا تھا اور اس نے اس کو چھپایا، روز قیامت اس کے منہ میں آگ کی لگام لگائی جائے گی۔ مسئلہ: علما پر واجب ہے کہ اپنے علم سے فائدہ پہونچائیں اور حق ظاہر کریں اور کسی غیر فاسد کے لیے اس میں سے کچھ نہ چھپائیں۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس مسلمان کے گھر میں پردہ ہے وہ جنتی گھر ہے۔ پروردگار عالم مسلمانوں کو اپنے گھروں میں اسلامی پردہ رائج کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پیش کردہ: فقیر قادری عفی عنہ

Scanned with CamScanner

فقیر قادری کی اشاعتی سرگرمیاں

بفضلہ تعالیٰ وبعون سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ۲۴، ۲۵ سال کے عرصے میں اس گدائے رضوی کے جدو جہد سے مندرجہ ذیل کتب طبع ہو کر ملک و بیرونِ ملک تک پہنچ چکی ہیں۔ اور بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے:

(۱) ازالۃ العار (۲) حقیقت نِکاح (۳) مضامین بدرِ ملت (۴) مکتوباتِ بدرِ ملت (۵) رسائل بدرِ ملت (۶) نورانی گلدستہ (۷) اظہارِ حق مع تحقیقی جواب (۸) تذکرۂ سرکار غوث وخواجہ (۹) ضمیمہ فتاویٰ مصطفویہ (۱۰) معارفِ بدر العلماء (۱۱) وہابیت اپنے مکروفریب کے آئینے میں (۱۲) نوری یسر القرآن (۱۳) تعمیر ادب مکمل سیٹ مع تصحیح واضافہ (۱۴) تعمیر قواعد حصہ اوّل، دوم (۱۵) مناظرۂ بریلی (۱۶) لاؤڈ اسپیکر مع تحقیقاتِ اکابر اہلسنّت (۱۷) تین اعتقادی رشتے (۱۸) ہدایۃ البرایہ (۱۹) حدائق بخشش (۲۰) ذوق نعت (۲۱) سامانِ بخشش (۲۲) نورِ ہدایت (۲۳) احکام شرعیہ برعقائد وہابیہ (۲۴) تقریر منیر (۲۵) مختصر تذکرہ میلاد النبی ﷺ (۲۶) اذان کی شرعی حیثیت (۲۷) تلمیحاتِ رضا (۲۸) شیر سنّت کا پیغام سنّی مسلمانوں کے نام (۲۹) تحقیقی محاسبہ (۳۰) مسئلہ مرغوب (۳۱) فیضانِ دُعا (۳۲) تجانب اہلسنّت (۳۳) طاہر القادری کی حقیقت کیا ہے؟ (۳۴) امتیازِ اہلسنّت (۳۵) ہندوستان کا قدیم مروّجہ پردہ (۳۶) فتاویٰ بدر العلماء (۳۷) اربعین شذت (۳۸) لہو بولتا ہے (۳۹) الصوارم الہندیہ مع جدید تصدیقات (۴۰) بدمذہبوں سے میل جول (۴۱) قبالۂ بخشش (۴۲) اقوام البیان بأنّ الحبیب لَا یخلُو منہ زمان ولا مکان (۴۳) مدارِ نجات (۴۴) پیکرِ رشد وہدایت حضور بدرِ ملت (۴۵) آئینۂ صلح کلیت (۴۶) فتاویٰ الحرمین (۴۷) عطیہ ربانی در مقالہ نورانی (۴۸) موجودہ حالات میں مسلمان کیا کریں؟ (۴۹) تذکرۂ حضور بدر ملت مع حرمین شریفین (۵۰) فضیلت علم دین اور قرآن صحیح پڑھنے کا طریقہ (۵۱) تحریک دعوت اسلامی: مفید یا غیر مفید۔

اس کے علاوہ دورِ حاضر کے فرقہائے باطلہ وہابیہ، دیوبندیہ، تبلیغیہ، مودودیہ وغیرہم کے رَد میں ہزارہا پوسٹر، پمفلٹ وغیرہ چھپوا کر دور دراز مقامات تک بٹوائے گئے۔ پروردگارِ عالم اِن تمام دینی خدمات کو قبول فرمائے اور تاحین حیات اپنی اور اپنے محبوب کی رضا وخوشنودی کے کاموں میں منہمک رکھ کر خاتمہ بالخیر فرمائے، قبر و دوزخ کی منزل آسان فرمائے اور میدانِ محشر میں سرکار کی شفاعت نصیب کرے۔
آمین ثم آمین

فقیر عبد الصمد قادری اورنگ آبادی

قادری منزل، رضوی گلی، محلہ بابوگنج، رفیع گنج، ضلع اورنگ آباد، بہار

رابطہ: 6203334358

PUBLISHED BY:

KUL HIND JAMAT-E-RAZA-E-MUSTAFA

13/5, Vijay Nagar, Kanpur (U.P.)

Mob: 9936478680, 9793288786

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
کام وہ لے لیجیے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروروں درود
مسلک اعلیٰ حضرت زندہ آباد
اعلان
مسلک اعلیٰ حضرت زندہ آباد
خلیفہ حضور بدر ملت حضرت علامہ صوفی عبد الصمد قادری صاحب قبلہ مدظلہ العالی
کی مرتبہ کتابوں و رسالوں کو حاصل کرنے کے لیے ہم سے ضرور رابطہ فرمائیں۔
محمد عرفان رضا قادری
تنظیم فیضان اعلیٰ حضرت
سیو بنڈیہ، آزاد نگر، بکارو اسٹیل سیٹی، جھارکھنڈ
Mobile:+916204351217
9764135477, 8292960660

ریاضت کے یہی دن ہیں بڑھاپے میں کہاں ہمت ۔ جو کچھ کرنا ہے اب کرلو ابھی نوری جواں تم ہو

۲۸۶/۹۲

1

مختصر تعارف :- بزرگوں کے فرمودات و نگارشات (سرکار حضور مفتی اعظم ہند)

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے
تیرے غلاموں کا نقش قدم ہے راہ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

بحمدہ تبارک وتعالیٰ و بعون سرکار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء فقیر عبد الصمد قادری کی یہ تازہ ترین تالیف و ترتیب اس دور الحاد و بے دینی میں اس نیت سے منظر عام پر آئی تاکہ اس کے ذریعہ مذہب اسلام کے ماننے والے اہل اللہ کے فرمودات و نگارشات بہ نگاہ محبت پڑھیں - اور اللہ سے ڈریں اور سچوں کے ساتھ ہو جائیں اور دور حاضر کے تمام فرقہائے باطلہ بالخصوص وہابیہ، دیوبندیہ، رافضیہ، صلح کلیہ وغیرہ نیز دشمنان اسلام کفار و مشرکین، یہود و نصاریٰ وغیرہم سے دور و نفور رہ کر سنیوں کے سچے مذہب اہلسنت وجماعت یعنی مسلک اعلیٰحضرت پر تادم حیات مضبوطی سے قائم رہ کر سعادت دارین کی سرخروئی حاصل کریں

اس سلسلے میں چند ارشادات عالیہ ملاحظہ کریں اور اپنے ایمان میں جلا پیدا کریں —
سرکار اعظم پیارے مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا :— بلا شبہ سارے اعمال میں سب سے پیارا عمل اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک یہ ہے کہ اللہ کی خاطر محبت کی جائے اور اللہ کی خاطر دشمنی رکھی جائے —

پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ — آدمی جس سے محبت کرتا ہے اس کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا - (بخاری شریف)

ایک بار سرکار کے عظیم المرتبت صحابی سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں —— یا رسول اللہ میں خود تو صالحین و نیکوکاروں میں سے نہیں ہوں[1] - مگر اللہ عزوجل کے نیکوکار اور صالحین بندوں سے محبت کرتا ہوں"

[1] یہ سرکار سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عاجزی و انکساری ہے ورنہ آپ انتہائی بلند مرتبے والے صحابہ کے زمرے میں شامل ہیں —

2 الف

classmate
Date
Page

نہیں رہنا دوست رکھتا ہوں۔ میرے آقا! آپ ارشاد فرمائیں میرا معاملہ کیسا رہے گا؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: — اَنْتَ یَا اَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ — اے ابو ذر! تو انہیں کے ساتھ رہے گا جن سے تو محبت کرتا ہے اور تیرا حشر انہیں کے ساتھ ہوگا جن سے تو محبت کرتا ہے۔

ہمارے مسلک حنفی کے عظیم پیشوا حضرت سیدنا ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی مقام پر ارشاد فرمایا ہے کہ جب لوگ عام طریقے سے بد عقیدگی، بے دینی، بد عملی اور گناہوں میں مبتلا ہو جائیں تو ان کے سامنے اللہ والوں کی سیرت اور ان کے فرامین بیان کئے جائیں تاکہ ان کے دلوں میں نرمی پیدا ہو اور اپنے گناہوں سے تائب ہو کر دین و ایمان خلوص کے ساتھ اور عمل صالح کی جانب راغب ہوں۔ مولیٰ عز و جل ان فرمودات عالیہ اور اس کتاب سے مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ بہرہ مند فرمائے۔ آمین۔

بفضلہ تعالیٰ و بعون سرکار مصطفیٰ علیہ الصلاۃ والسلام ۴۶ دینی اور مذہبی کتابیں نیٹ پر ڈلوانے کے بعد بحمدہ تعالیٰ یہ سینتالیسویں کتاب بذریعہ واٹساپ وغیرہ قارئین تک پہونچانے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ فقیر قادری کے مشورے اور نشان دہی سے کتابوں کو نیٹ پر ڈال کر عالم اسلام میں پھیلانے کا کام انتہائی خوش دلی کے ساتھ محب قلبی جناب عرفان رضا قادری زید مجدہ نے انجام دیا ہے۔ حالانکہ تقریباً ۱۰ / ۱۸ سے وہ اپنے وطن سے کافی دور ملازمت کرتے ہوئے ان دینی خدمات کی ذمہ داری مستعدی کے ساتھ سنبھالے ہوئے ہیں۔ پروردگار عالم ان کی اور دامے، درمے، سخنے اس اشاعتی کام میں حصہ لینے والے جملہ حضرات کی خدمات بطفیل سرکار دو عالم علیہ التحیۃ والثنا قبول فرمائے اور اس عمل خیر کی برکت سے ہم سب کی ظاہری اور باطنی بیماریوں سے شفائے کاملہ و عاجلہ نصیب فرمائے اور مخالفین، حاسدین، ظالمین اور دشمنان دین کے شرور سے محفوظ و مامون رکھ کر تا زیست اسی طرح اپنے دین کے تحفظ و بقاء اور نشر و اشاعت میں مصروف رکھ خاتمہ بالخیر فرمائے اور مرشدان طریقت، اولیائے کاملین اور علمائے اہلسنت کے جوار اقدس میں جگہ مرحمت فرمائے اور میدان محشر میں آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

پیشکش کردہ: — فقیر عبد الصمد قادری رضوی۔ قادری منزل۔ رفیع گنج۔ ضلع اورنگ آباد (بہار) انڈیا

۲۹ ربیع الآخر شریف ۱۴۴۴ھ مطابق ۲۵ نومبر ۲۰۲۲ء جمعہ مبارکہ

Mob:-9764135477 —— عرفان بھائی 6204351217